سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعرات،17۔مئی2018

(یوم الخمیس، یکم رمضان المبارک1439ھ)

سولھویں اسمبلی: چھتیسواں اجلاس

جلد 36: شمارہ 4

159

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔مئی 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18

1۔ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 پر عام بحث

2۔ ضمنی مطالبات زر برائے سال 2017-18 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر1	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 9 کروڑ 60 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد مالیہ اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 1 تا 2 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر2	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 12 کروڑ 64 لاکھ 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صوبائی آبکاری برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 3 تا 4 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر3	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 5 کروڑ 66 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد جنگلات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 5 تا 6 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 4

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 5 کروڑ 52 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 7 تا 8 ملاحظہ فرمائیں۔

160

مطالبہ نمبر 5

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 2-ارب 75 کروڑ 92 لاکھ 89 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد آبپاشی و بحالی اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 9 تا 17 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 6

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 82 کروڑ 27 لاکھ 41 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد نظام عدل برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 18 تا 23 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 7

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم 5 کروڑ 25 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 24 تا 25 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 8

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 5-ارب 60 کروڑ 76 لاکھ 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد پولیس برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 26 تا 35 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 9

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 19-ارب 86 کروڑ 33 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعلیم برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 36 تا 45 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر10	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 17-ارب 16 کروڑ 27 لاکھ 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات صحت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 46 تا 84 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر11	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 7-ارب 60 کروڑ 36 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زراعت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 85 تا 88 ملاحظہ فرمائیں۔

161

مطالبہ نمبر12	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 7 کروڑ 65 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ماہی پروری برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 89 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر13	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک-ارب 69 کروڑ 89 لاکھ 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد امور پرورش حیوانات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 90 تا 101 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر14	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 15 کروڑ 89 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد امداد باہمی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 102 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر15	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 75 کروڑ 88 لاکھ 38 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صنعت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 103 تا 104 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر16

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو50 کروڑ3لاکھ79ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018 کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد متفرق محکمہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 105 تا114ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر17

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جوایک-ارب،44 کروڑ75لاکھ64 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد شہری تعمیرات برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال2017-18 کے صفحات 115 تا117ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر18

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو58 کروڑ54لاکھ30 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018 کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد مواصلات برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 118 تا119ملاحظہ فرمائیں۔

162

مطالبہ نمبر19

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو10لاکھ62ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدسٹیشنری اینڈپرنٹنگ برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ120 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر20

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو3 کروڑ9لاکھ97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018 کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد شہری دفاع برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 121ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر21

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو18 کروڑ91لاکھ74ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2018 کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل اداخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد غلے اور چینی کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔

گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات122 تا 123ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر22	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 2-ارب 84 کروڑ 59 لاکھ 81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعمیرات آبپاشی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 124 تا 135 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر23	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 19-ارب 10 کروڑ 47 لاکھ 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد شاہرات وپل برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-2018 کے صفحات 136 تا 188 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر24	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد افیون برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 189 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر25	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اسٹامپس برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 190 ملاحظہ فرمائیں۔

163

مطالبہ نمبر26	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد رجسٹریشن برداشت کرنے پڑیں گے۔۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 191 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر27	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر ٹیکس ومحصولات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 192 تا 193 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 28	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد انتظام عمومی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 194 تا 242 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 29	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد عجائب خانہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 243 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 30	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صحت عامہ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 244 تا 251 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 31	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 252 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 32	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ریلیف برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 253 ملاحظہ فرمائیں۔

164

مطالبہ نمبر 33	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سبسڈیز برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کے صفحات 254 تا 255 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر34	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد متفرق محکمہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 256 تا 287 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر35	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد کوئلے اور میڈیکل سٹورز کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کا صفحہ 288 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر36	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ترقیات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 289 تا 538 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر37	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زرعی ترقی و تحقیق برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کا صفحہ 539 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر38	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ٹاؤن ڈویلپمنٹ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کا صفحہ 540 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر39	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سرکاری عمارات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 کے صفحات 541 تا 590 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر40	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2017-18 کا صفحہ 591 ملاحظہ فرمائیں۔

3۔ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2017-18 ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2017-18 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

167

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا چھتیسواں اجلاس

جمعرات، 17- مئی 2018

(یوم الخمیس، یکم رمضان المبارک 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر ایک بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللّٰهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِO

عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یَّرۡحَمَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ عُدۡتُّمۡ عُدۡنَا ۘ وَ جَعَلۡنَا جَہَنَّمَ
لِلۡکٰفِرِیۡنَ حَصِیۡرًا ﴿۸﴾ اِنَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَہۡدِیۡ لِلَّتِیۡ ہِیَ اَقۡوَمُ وَ
یُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ اَجۡرًا
کَبِیۡرًا ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ اَعۡتَدۡنَا
لَہُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۱۰﴾ وَ یَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَہٗ
بِالۡخَیۡرِ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾

سورۃ بنی اسرآئیل آیات 8 تا 11

امید ہے کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے، اور اگر تم پھر وہی (حرکتیں) کرو گے تو ہم بھی (وہی پہلا سا سلوک) کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے (8) یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ اُن کے لئے اجر عظیم ہے (9) اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اُن کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار

کر رکھا ہے (10) اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی مانگتا ہے اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے (11)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا مصطفیٰ عطا ہو پھر اِذن حاضری کا
کرلوں نظارہ آکر پھر آپ کی گلی کا
اک بار پھر دکھا دو رمضان میں مدینہ
بے شک بنا لو آقا مہمان دو گھڑی کا
روتا ہوا پھر آؤں داغِ جگر دِکھاؤں
افسانہ بھی سناؤں میں اپنی بے کسی کا
پھر سبز سبز گنبد کی دیکھ لوں بہاریں
اب اِذن دے دو آقا پھر مجھ کو حاضری کا

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور ضمنی بجٹ برائے 2017-18 پر عام بحث ہو گی اور آپ نے جو cut motions دی ہیں اُن پر guillotine پانچ بجے apply ہو گی۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے آپ میری بات سنیں۔ یہ بات نہ کیا کریں۔ جب Chair کی طرف سے کوئی بات ہو رہی ہو تو آپ پہلے سن لیا کریں اُس کے بعد بے شک اپنی بات کریں۔ عام بحث میں جو صاحبان حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری صاحب کو لکھوا دیں۔ بحث کا آغاز لیڈر آف دی اپوزیشن سے کرتے ہیں۔ جی، محترمہ! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر لیا تھا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اگر پوائنٹ آف آرڈر valid ہو گا تو ضرور سنوں گا اور valid نہیں ہو گا تو پھر اس کو کارروائی کا حصہ نہیں بننے دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج ہم ضمنی بجٹ پر بات کرنے جا رہے ہیں لیکن میں اس سے پہلے آج کے دن کے حوالے سے چند گزارشات کرنا چاہ رہی تھی۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے لیکن گزارشات نہیں ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر ہی آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: کس بات کا؟

اسمبلی کی مدت پوری ہونے پر معزز ایوان کی تعریف و تحسین

محترمہ فائزہ احمد ملک: ہمارا سب کا پانچ سال کا ٹائم گزرا چاہے اچھا یا بُرا وہ آنے والا وقت ہی طے کرے گا۔ میں تھوڑی emotional ہو گئی تھی۔ اس ملک میں جمہوریت کا سفر جو آج اختتام ہونے جا رہا ہے ہم سب کو اسے appreciate کرنا چاہئے اور آج اس موقع پر تیسری اسمبلی لیکن اگر جمہوری اسمبلی کہیں تو دو جمہوری اسمبلیوں نے یہ tenure پورا کیا ہے۔ یہ وہ جمہوریت ہے جس کے لئے ہمارے بڑوں نے بے شمار قربانیاں دی ہیں اور اتنی قربانیاں کہ اگر اُن قربانیوں کی کتاب لکھنے لگیں تو ایک بہت اچھی تاریخ رقم ہو سکتی ہے۔ یہاں حکومتی اور اپوزیشن کے بہن بھائی سب بیٹھے ہیں تو میں یہ کہوں گی کہ ہم سب کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے جس کا ہم کچھ حصہ پورا کر کے جا رہے ہیں لیکن ایک بہت بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ جس aim کو حاصل کرنے اور اس صوبے کے لوگوں کی خاطر جس مقصد کے لئے ان ایوانوں میں آئے ہیں اُس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ جمہوریت چلتی رہے۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جمہوریت تب ہی چلتی ہے جب رواداری اور برداشت کو لے کر چلیں لیکن جب رواداری اور برداشت کو چھوڑ دیتے ہیں تو پھر تیسری قوت کو موقع ملتا ہے جو ہمارے اوپر قبضہ کرتی ہے۔ ہمیں آخری دن یہ عہد کرنا ہے کہ ہمیں اس ملک میں کوئی تیسری قوت نہیں چاہئے بلکہ ہمیں اس ملک میں جمہوریت اور اس ملک کے ایوان چاہئیں۔۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاباش۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہمارا چونکہ دلوں کا روحانی رشتہ ہے اور ہم نے عوام کے ساتھ جو عہد اس اسمبلی میں آ کر کیا ہے اس کو پورا کرنا چاہئے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہم میں سے بہت سارے لوگ اگلی اسمبلی میں نہیں ہوں گے لیکن جو لوگ ہوں گے اُن کو یہ چاہئے کہ اس پارلیمنٹ کو مضبوط کرنے کے لئے کوشش کریں۔ اُن کی خاموشی اور اُن کی ہاں دونوں اس بات پر مربوط اور منحصر ہیں کہ یہ پارلیمنٹ کتنی مضبوط ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جو ہو گیا سو ہو گیا لیکن جب تک اس ملک میں آئین اور پارلیمنٹ مضبوط نہیں ہو گی میں نہیں سمجھتی کہ ہم عوام کو وہ relief دے سکیں گے جس کا وعدہ ہم اُن سے کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ماشاء اللہ شاباش۔ بڑی مہربانی اور اب ذرا میاں صاحب کو ٹائم دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں ایک سیاسی ورکر ہوں اور بالکل اس چیز کی خواہش رکھتی ہوں کہ اس ملک میں جمہوریت کو مستحکم کرنے کے لئے ہمارے بڑوں نے قربانیاں دی ہیں جس میں ہم نے بھی کچھ حصہ ڈالا ہے لہٰذا ہمیں اس حصے کو نبھانے کے لئے جمہوریت کو لے کر چلنے کا جو صحیح راستہ ہے اُس کو لے کر چلنا ہے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔ شاباش۔ لیڈر آف دی اپوزیشن!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ اب اُن کو بات کرنے دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ دے دیں۔

سرکاری کارروائی

ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 پر بحث

جناب سپیکر: جی، میں نے ضمنی بجٹ برائے سال 18-2017 پر بحث کے لئے قائد حزب اختلاف کو floor دیا ہے۔ آپ کوئی بحث کرنا چاہتی ہیں تو بعد میں کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! شکریہ۔ آج ضمنی بجٹ پر ہم بحث کرنے چلے ہیں۔ عام طور پر آج سے چند سال پہلے ضمنی بجٹ کی کوئی روایت نہیں تھی۔ اگر کوئی urgent, miscellaneous, unseen and unavoidable اخراجات ہوتے تھے جو کروڑوں یا چند ارب روپوں میں ہوتے تھے لیکن اب افسوس کے ساتھ کہ ضمنی بجٹ ایک باقاعدہ روایت بن چکی ہے۔ ہم اپنے سالانہ بجٹ میں آمدن اور اخراجات کا جو تخمینہ دیتے ہیں اُس سے باہر نکل کر اربوں روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے۔ ضمنی اور re-appropriation کے نام پر، وہ انتہائی ضروری شعبہ جات جن کے بارے میں سالانہ بجٹ کے اندر مختص فنڈز ہیں، ان کو نکال کر اپنی وقتی ضرورت، سیاسی فائدے اور political motives کے تحت وہ اربوں روپیہ خرچ کر دیا جاتا ہے۔ 85۔ ارب 40 کروڑ روپے ضمنی بجٹ کا حجم ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ وزیر خزانہ ایک ماہر معاشیات بھی ہیں تو ہمارا خیال تھا کہ پچھلے تین چار بجٹ انہوں نے پیش کئے ہیں اور شاید اس میں کوئی بہتری آئے گی لیکن افسوس کے ساتھ اس ساری کتاب کا میں نے سرسری سا مطالعہ کیا ہے اگر اسے go through کریں تو انتہائی poor financial discipline ہمیں نظر آتا ہے کیونکہ austerity، بچت، فضول خرچی کے خاتمے کے اور سادگی کے تمام تر دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری بہن جو وزیر خزانہ ہیں، نے بھی شاید حکمرانوں کی خواہشات، ان کی پسند و ناپسند، ان کی ذاتی priorities، ان کے political motives کے آگے surrender کر دیا اور وہ جو بہت شہرت تھی ان کی کہ یہ بہت بڑی economist ہیں اور یہ صوبے کو سیدھا کر دیں گی، financial discipline لے کر آئیں گی اور بجٹ سے باہر دائیں بائیں نہیں ہوا جائے گا تو وہ ہمارا سارا خواب ادھورا رہ گیا اور وہ شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا۔ بقول شاعر:

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرہ خون نکلا

جناب سپیکر! سب سے پہلے چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے اخراجات میں 6 کروڑ 46 لاکھ روپے اضافہ ہو گیا۔ 17-2016 کے بجٹ میں چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے سالانہ اخراجات کے لئے 43 کروڑ روپے بجٹ میں رکھے گئے لیکن 72 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ 18-2017 میں 43 کروڑ روپے سے بڑھا کر 49 کروڑ روپے بجٹ چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے لئے رکھا گیا۔ اب اس میں 6 کروڑ 46 لاکھ روپے کا مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ اسے ماہانہ پر لے جائیں تو تقریباً پونے پانچ کروڑ روپے ایک مہینے کا خرچہ بنتا ہے اور اگر آپ روزانہ پر لے جائیں تو تقریباً 17 لاکھ روپے یومیہ چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے اوپر خرچ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک مقروض صوبہ جس کے مقروض عوام اور اس پنجاب کی دھرتی کا بچہ بچہ لاکھوں روپے کا مقروض ہے تو اس صوبے کے وزیر اعلیٰ کو جو خود کو خادم اعلیٰ کہلائیں، کیا انہیں زیب دیتا ہے کہ 17 لاکھ روپے روزانہ وہ ڈکار جائیں، سادگی کے دعوے کہاں گئے؟ عام آدمی کی بہتری کی بات کرنے والے وزیر اعلیٰ اگر اپنے گھر سے شروع نہیں کریں گے تو

وہ کیسے صوبے کو بدل سکتے ہیں اور وہ نہیں بدل سکے۔ دس سال گزر گئے اور شاید کسی وزیر اعلیٰ کو اتنا continues period ملا ہو جتنا خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو ملا لیکن افسوس کے ساتھ وہ اپنے قول و فعل کے اندر مطابقت ظاہر نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سادگی کی باتیں کرنا اور انقلابی نغمے گنگنانا لیکن اپنی ذاتی زندگی، اپنے اخراجات پر اتنا خرچ کرنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ اگر ہم قرون اولیٰ میں چلے جائیں، اپنے اسلاف کی طرف دیکھیں، خلیفہ وقت کی زندگیوں پر نظر ڈالیں اور اپنی اسلامی تعلیمات کے اوپر چلے جائیں تو کیا match کرتا ہے؟ آپ کے یہ دعوے، آپ کے یہ جمہوریت کے نعرے اور آپ کے انقلابی نغمے بالکل ایک ڈھکوسلہ ہے کیونکہ آپ کے ذاتی اخراجات ہر سال کروڑوں روپے کے حساب سے بڑھتے چلے گئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس صوبے کے عوام کے خون پسینے کا پیسا اس طرح سے اڑایا گیا جسے ہمیں دیکھنے کی ضرورت ہے کہ اتنے پیسے یعنی 17 لاکھ روپے روزانہ کہاں خرچ ہوتا ہے؟

جناب سپیکر! 17 ہزار روپے کی بات ہوتی تو آدمی خاموش ہو جاتا ہے، ایک لاکھ 17 ہزار روپے کی بات بھی ہوتی تو خاموش ہو جاتا ہے، پانچ لاکھ روپے روزانہ کی بھی بات ہوتی تو آدمی خاموش ہو جائے لیکن 17 لاکھ روپے روزانہ خرچ ہونے پر ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ 18۔ ایچ ماڈل ٹاؤن اور اس کے علاوہ پانچ سات جو دفاتر بنے ہوئے ہیں جہاں پر پارٹی کا کام ہوتا ہے، وہاں پر کھانے، وہاں کے utility Bill، وہاں کی meetings کے اخراجات اور یہ ساری چیزیں سرکاری کھاتے سے supply ہوتی ہیں؟ اگر یہ اسی طرح ہے اور میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ہے تو یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہے کہ ہم سرکاری خزانے پر اتنا بوجھ ڈالیں اور چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے اپنے سیاسی دفاتر کو چلائیں۔

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ کے صفحہ 230 سیریل نمبر 69 "جاتی امرا میں رینجرز کی تعیناتی پر ادا کئے گئے ایک کروڑ 41 لاکھ روپے" ہیں۔ جاتی امرا میں کون رہتا ہے؟ کیا یہ پنجاب کے غریب، مقروض، مظلوم، بے کس اور بے چارے عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہاں پر ایک سابق وزیر اعظم رہتے ہیں یا ان کی فیملی کے افراد رہتے ہیں جن کی حفاظت اور تحفظ کے لئے رینجرز تعینات کی جائے؟ ہزاروں پولیس

والے تو ایک طرف رہے یہ رینجرز کے لئے ہم ایک کروڑ 41 لاکھ روپے دے رہے ہیں جس کی کوئی justification نہیں بنتی۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر زیادتی ہے کہ آپ کے عوام کو اپنی جان و مال کے تحفظ کے لالے پڑے ہوئے ہیں اور ہم کروڑوں روپے چند افراد کی حفاظت کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ پنجاب پولیس کہاں ہے، ایلیٹ کہاں ہے، آپ کی ڈالفن فورس کدھر ہے اور آپ کے قومی محافظ کدھر ہیں؟ وہ ساری forces وہاں پر متعین ہیں لیکن اس کے بعد آپ نے وہاں پر رینجرز کو بھی لگا دیا ہے جس کو ایک کروڑ 41 لاکھ روپے دینے پر مجبور ہوئے ہیں تو کوئی اس رقم کو justify نہیں کر سکتا کہ یہ ایک جائز خرچہ ہے اور رینجرز کو شاہی خاندان کی حفاظت کے لئے اتنے پیسے دیں؟

جناب سپیکر! اسی ضمنی بجٹ کی کتاب کے صفحہ 218 سیریل نمبر 3 پر گورنر صاحب کے علاج پر 53 لاکھ روپے کے اخراجات آئے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ کیا گورنر پنجاب کوئی اور مخلوق ہیں، کیا وہ ہمارے جیسے انسان نہیں ہیں اور کیا وہ پنجاب کے 11 کروڑ عوام جیسے نہیں ہیں؟ ان کا خون اور طرح کا ہے اور ان کا جسم اور طرح کا ہے؟ 53 لاکھ روپے لوگوں کے ٹیکس کے پیسے سے ایک گورنر باہر جا کر علاج کرواتا ہے۔ کیا وہ یہاں پی آئی سی میں علاج نہیں کروا سکتے تھے جہاں ساری دنیا کروا رہی ہے؟ آپ کے تو بڑے دعوے ہیں کہ ہمارے کارڈیالوجی کے equipment بڑے اچھے ہیں۔ حکمران خاندان کی یہ روش ہے کہ اگر ان کے کسی بچے کو بھی چھینک آجائے تو سپیشل جہاز پر لندن چلے جاتے ہیں اور وہاں سے چیک اپ کروا کے آجاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنر صاحب جن کو ہم پہلے ہی کروڑوں روپیہ دے رہے ہیں ان کا کیا کام ہے؟ 400 کنال کا محل ان کے زیر استعمال ہے، ساڑھے تین ہزار افراد ان کی آؤ بھگت کے لئے ہے، ہٹو بچو کے لئے ہے، ان کی خدمت پر مامور ہیں اور پھر بھی یہ 53 لاکھ روپیہ ان کے بیرون ملک علاج و معالجہ پر خرچ ہوا ہے It is very shameful یہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ انہیں پاکستانی ہونے کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس spirit کا مظاہرہ کرنا چاہئے تھا اور اسی ملک کے اندر، اسی پنجاب کے اندر یہاں کارڈیالوجی ہسپتال میں اپنا علاج کروانا چاہئے تھا۔ اگر وہ ایسا کرتے تو یہ 53 لاکھ روپیہ جو اس صوبے کے غریب عوام کا ہے اسے بچایا جا سکتا تھا اور اسے کسی اور جگہ پر خرچ کیا جا سکتا تھا۔

جناب سپیکر! اس میں سینکڑوں چیزیں ہیں اور ہر چیز پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ میں وقت کی کمی کی وجہ سے اور رمضان کی وجہ سے موٹی موٹی چیزوں کو touch کر رہا ہوں۔ خواجہ حارث کو ایک انٹرا کورٹ اپیل کے لئے 55 لاکھ روپیہ فیس دی گئی ہے۔ یہ صفحہ نمبر 230 سیریل نمبر 70 ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ "مال مفت دل بے رحم" ہے۔ آپ کا ایڈووکیٹ جنرل اور اس کا پورا سیکرٹریٹ کس مرض کی دوا ہے؟ آپ سالانہ کروڑوں روپیہ ان کے اوپر خرچ کرتے ہیں، ان کے پاس قیمتی گاڑیاں ہیں، درجنوں پائے کے وکلاء ہیں کیا وہ اس اہل نہیں ہیں کہ انٹرا کورٹ اپیل میں وکیل کے طور پر پیش ہو سکیں؟ پھر ان سب کو dismiss کر دینا چاہئے اور وہاں پر کوئی competent لوگ بٹھانے چاہئیں۔ یہ اقرباء پروری اور pick and choose کے ذریعے نا اہل لوگوں کو اگر آپ نے اتنے بڑے عہدوں پر بٹھایا ہوا ہے اور جو انہیں اختیارات تفویض کئے ہوئے ہیں اگر وہ اس کے اہل نہیں ہیں تو انہیں dismiss کر دینا چاہئے۔ اگر آپ نے کسی اہم کیس کی وکالت کے لئے، اپنے آپ کو defend کرنے کے لئے اور ریلیف لینے کے لئے اس طرح کے وکیلوں کو آدھا آدھا کروڑ اور کروڑ کروڑ روپیہ فیسیں دینی ہیں تو پھر ایڈووکیٹ جنرل آفس کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ میں اس پر سخت معترض ہوں کہ 55 لاکھ روپیہ، اگر پانچ لاکھ روپیہ دیا ہوتا تو کوئی justification تھی، دس لاکھ دیا ہوتا تو بھی justify ہو سکتا تھا لیکن 55 لاکھ روپیہ دینا، کہیں ایسا تو نہیں کہ جو آج وہ احتساب عدالت میں پیشیاں بھگت رہے ہیں تو ان کی فیس ادھر سے گئی ہو؟ یہ لوگوں میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ 55 لاکھ روپے جو پنجاب کے خزانے سے گیا ہے یہ قابل گرفت بات ہے اور کسی صورت بھی اس پریکٹس کو repeat نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! اسی ضمنی بجٹ کے صفحہ نمبر 228 اور سیریل نمبر 56 پر آئیں تو کیبنٹ ڈویژن کو 12 کروڑ 16 لاکھ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے۔ ہیلی کاپٹر کا کرایہ۔ پنجاب حکومت کے پاس اپنا بھی ہیلی کاپٹر تھا اگر نہیں تھا تو لے لینا چاہئے تھا۔ پچھلی دفعہ بڑا چرچہ سنا تھا کہ ایک ارب سے زائد روپے کا کوئی رشیئن ہیلی کاپٹر خرید لیا گیا ہے۔ یہ جو 12,13 کروڑ روپیہ ہیلی کاپٹر کے کرائے کی مد میں دیا گیا اس میں کون سیر سپاٹے کر تا رہا ہے؟

جناب سپیکر! میری بہن محترمہ وزیر خزانہ نے تو میرا خیال ہے کہ اس میں کبھی سیر نہیں کی ہوگی اور کسی منسٹر نے بھی نہیں کی ہوگی تو پتا لگانا چاہئے کہ یہ 12,13 کروڑ روپیہ کس پر خرچ ہوا ہے، لوگوں کے ٹیکس کا پیسا کس ضرورت کے تحت خرچ کیا گیا، کون سی urgency تھی، کون سی مصیبت ٹوٹی ہوئی تھی اور کون سی ایسی وجہ تھی کہ جس کے لئے یہ کروڑوں روپیہ لگایا گیا؟ اگر اس خرچے کو آپ مہینے کے حساب سے دیکھیں تو ایک کروڑ سے زائد رقم بنتی ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہ یہ پنجاب کے اندر کیا ہو رہا ہے؟ یہ 12,13 کروڑ روپے کی رقم کو کسی بھی طرح سے justify نہیں کیا جاسکتا کہ آپ کیبنٹ ڈویژن کو 12 کروڑ 16 لاکھ روپیہ ہیلی کاپٹر کے کرائے کی مد میں دے دیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن پر انہوں نے 18,19۔ ارب روپے کی بڑھوتی دکھائی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اس میں 14۔ ارب روپے کی block allocation ہے اور اس کے ساتھ ایک بڑی دلچسپ بات ہے کہ لارنس کالج گھوڑا گلی کو 25 کروڑ روپے عنایت کر دیئے ہیں۔ واہ سبحان اللہ۔ ایک کٹھ پتلی وزیراعظم بلکہ سٹپنی وزیراعظم اس کے وزیراعظم بنتے ہی ان کا دل للچا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے کہا کہ یہ تو وزیراعظم بن گیا ہے اور یہ اس کے حلقے کا کالج ہے اور اس کے حلقے کا یہ سکول ہے یہاں نوابوں، رئیسوں، feudal lords اور سرمایہ داروں کے بچے پڑھتے ہیں۔ کسی دن بات ہوئی ہوگی اور جناب خادم اعلیٰ پنجاب، ان کی کون سی جیب سے گیا، یہ 25 کروڑ روپیہ اس ملک کے غریب کا، اس ملک کے مزدور کا، اس ملک کے کسان کا، اس ملک کے بے کس اور مظلوم لوگوں کا پیسا ہے جو آپ نے لارنس کالج کو دیا ہے۔ کیوں نہیں اس صوبہ کے سکولوں کی حالت کو ٹھیک کرنے پر یہ 25 کروڑ روپے لگا؟ یہاں پر ساڑھے گیارہ ہزار سکول ایسے ہیں اس پنجاب کے اندر، اس شہر لاہور کے اندر، جاتی امرا کے گردونواح میں کہ جس کے اندر missing facilities ہیں۔ کسی کی چار دیواری نہیں ہے، کسی کی بجلی نہیں ہے، کسی کا پینے کا پانی نہیں ہے، کہیں استاد نہیں ہیں اور شہنشاہ معظم نے یہ 25 کروڑ روپیہ لارنس کالج گھوڑا گلی کو دے دیا ہے۔ کس نے ان کو اختیار دیا ہے، کیا آپ کو اس لئے elect کیا ہے؟ آپ جمہوریت کی بات کرتے ہو، غریب عوام کی بات کرتے ہو، ان کی تعلیم کی بہتری کی بات کرتے ہو یہ جو 25 کروڑ روپیہ ہے یہ کسی صورت وہاں پر جانا مناسب نہیں تھا۔ پانچ ہزار تین سو سکول ہمارے پنجاب کے اندر ایسے ہیں جہاں پر پچھلے تین سال سے کوئی ہیڈ مسٹریس اور ہیڈ ماسٹر

نہیں ہے۔ کسی ٹیچر کو پکڑ کر اس کا چارج دیا ہوا ہے اور وہ سکول کو چلا رہا ہے۔ یہ کون سی گڈ گورننس ہے کہ آپ کے غریب لوگ مجبور ہوں، ٹاٹوں پر بیٹھنے والے سکولوں کے اندر بھی وہ سہولتیں موجود نہ ہوں اور آپ اٹھیں اور اتنی بڑی رقم دے دیں۔ ماشاء اللہ صوبائی وزیر راجہ صاحب تو یہاں پچھلے کئی tenure سے چلے آرہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے کبھی بھی نہیں کہا ہو گا کہ 25 کروڑ دو۔ یہ تو جب وزیراعظم وہاں سے آگئے تو انہوں نے کہا ہو گا اور پنجاب حکومت نے salute کیا ہو گا کہ سر آپ حکم کریں اور 25 کروڑ روپیہ جاری ہو گیا۔ یہ انتہائی غلط بات ہے یہ 25 کروڑ روپے واپس آنا چاہئے تھا پنجاب کے ان سکولوں پر لگنا چاہئے تھا جہاں پر facilities نہیں ہیں، جہاں پر ٹیچرز نہیں ہیں، جہاں پر پانی نہیں ہے اور جہاں پر چار دیواریاں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! اس سے آگے صفحہ نمبر 239 سیریل نمبر 123 پر Additional funds publicity کے لئے 40 کروڑ روپیہ ہے۔ یہیں بس نہیں ہے اس سے آگے صفحہ نمبر 234 سیریل نمبر 91 پر بھی ہے۔ publicity کے لئے 5 کروڑ 27 لاکھ روپیہ ہے اور یہیں بس نہیں ہے صفحہ نمبر 232 سیریل نمبر 85 پر 4 کروڑ روپیہ for campaign ہے۔

جناب سپیکر! آگے آجائیں صفحہ نمبر 230 پر advertising کی مد میں 3 کروڑ 84 لاکھ روپیہ ہے۔ اس سے آگے آجائیں صفحہ نمبر 231 سیریل نمبر 77 پر 14 کروڑ 71 لاکھ روپیہ ہے۔ یہ تقریباً ایک ارب روپے کے قریب رقم بنتی ہے۔ انہیں خدا کا خوف نہیں آیا کہ سالانہ بجٹ میں آپ نے جو چیزیں رکھی ہوئی ہیں اسے پاس کروالیا کیونکہ آپ کی اکثریت تھی۔ کم از کم اسی لائن کو آپ مد نظر رکھتے۔ یہ جو ایک ارب روپے کا ٹیکہ لگایا ہے اس ملک اور صوبے کے عوام کی طرف سے کسی صورت بھی اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ آپ اپنے ذاتی اشتہارات کے لئے قد آور تصویریں سارے اخبارات کے اندر front and back page پر چھپوائیں۔ آپ جو اخبار کھولیں گے تو اس میں آپ کو خادم اعلیٰ اور خادم اعلیٰ ہی نظر آئے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ شہنشاہی طریقے سے اصراف اور بے جا اخراجات ہیں۔ یہ اپنی ذاتی campaign پر تقریباً ایک ارب روپیہ کا ضمنی بجٹ سے لگ رہا ہے۔ وہ تو بھلا ہو سپریم کورٹ کا کہ اگر وہ Suo moto notice نہ لیتی تو شاید آج ان سارے اخبارات کے اندر الیکشن کے ہر گزرتے دن

کے ساتھ کوئی اور خبر اور کوئی تصویر نہ ہونی تھی۔ Front page, back page اور اندر والے صفحوں پر صرف خادم اعلیٰ ہی ہونے تھے۔ اگر اپنی جیب سے خرچ کریں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، غریب عوام کے پیسے سے خرچ کریں تو ایک limit تک اس کو justify کر سکتے ہیں اس سے آگے لوگ چڑ جاتے ہیں۔ اس ملک کے محکوم، مظلوم اور بے روزگار لوگ جب اخبار کھولتے ہیں تو ان کا خون کھولتا ہے۔ والدین، بچوں اور عوام کا بھی خون کھولتا ہے کہ یہ تو ایسے اخبارات کے اشتہارات دے رہے ہیں جیسے انہوں نے جنت بنادی ہے۔ ہمارے پاس تو بچوں کی فیس کے پیسے نہیں ہیں، ہمارے پاس تو ہسپتال میں جانے کے لئے دوائی کے پیسے نہیں ہیں اور مفت دوائیاں وہاں ملتی نہیں ہیں۔ ہمارے بچوں کو تو روزگار نہیں مل رہا اور یہ اتنی تصویروں کی بھرمار ہے جیسے انہوں نے پنجاب کے عوام کے قدموں میں ہر چیز نچھاور کر دی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اپنے ذاتی advertisement کے اُوپر اور مختلف محکموں کا نام لے کر اتنے بڑے پیمانے پر اتنی بڑی مقدار میں ضمنی بجٹ کے اندر اربوں روپیہ خرچ کرنا انتہائی تشویشناک بات ہے۔ اس طرح کے اخراجات کی اجازت دینا نامناسب ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے حکومتی بنچوں کے بھائیوں سے بھی کہوں گا کہ board across the آپ اپنے ضمیر کے مطابق اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر ان باتوں پر ذرا غور کیجئے گا جو میں کر رہا ہوں۔ ہم سب کو جواب دینا ہے صرف عوام کی عدالت میں نہیں بلکہ اللہ کی عدالت کے اندر بھی جواب دینا ہے کہ یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور ہم صرف انگوٹھے لگانے والے تھے، ہم صرف ہاں میں ہاں ملانے والے تھے اور ہمیں آخرت میں جوابدہی کا احساس نہیں تھا۔ یہ خادم اعلیٰ نہیں ہیں بلکہ یہ تو صرف نام کے خادم اعلیٰ ہیں لیکن ان کے سارے کام میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ ضمنی بجٹ میں صفحہ نمبر 297 سیریل نمبر 1 پر ایک ارب 53 کروڑ روپے پینے کے صاف پانی سے نکال کر اورنج لائن ٹرین میں ڈال دیئے گئے ہیں۔ یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ اس وقت جو ممبران تالیاں بجا رہے ہیں انہیں شرم آنی چاہئے کہ پنجاب میں پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ ہر سال گیارہ لاکھ بچے گندا پانی پینے سے مر رہے ہیں۔ انہوں نے پینے کے صاف پانی کی سکیم سے

ایک ارب53کروڑروپے نکال کر اورنج لائن ٹرین میں ڈال دیئے ہیں۔ معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہوا۔اس سے آگے آئیں، لیسکو کو ادا کرنے کے لئے ضمنی بجٹ میں رقم showکی گئی ہے اور یہ صفحہ نمبر304سیریل نمبر3پر4کروڑ73لاکھ روپے بتائے گئے ہیں۔اس سے آگے15کروڑ68لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!اس سے اگلے صفحہ نمبر319سیریل نمبر151پر ایک رقم دی گئی ہے۔ یہ کتنی دلچسپ آئٹم ہے۔ یہ رقم51کروڑ51لاکھ روپے کی ہے اور یہ رقم انہوں نے اورنج لائن ٹرین کے نیچے پودے لگانے کے لئے جاری کر دی ہے۔I challenged آپ میرے ساتھ ابھی اورنج لائن ٹرین کے نیچے جائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہاں پر ایک پودا بھی نہیں لگا ہوا۔۔۔

جناب محمد وحید گل:جناب سپیکر!میں ان کا challenge قبول کرتا ہوں اور اگر ثابت ہو جائے کہ پودے نہیں لگائے تو میں استعفیٰ دے دوں گا یا پھر یہ استعفیٰ کا اعلان کریں۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں چوبرجی سے لے کر ہائی کورٹ تک کی بات کر رہا ہوں۔ میںnorthern sideکی بات کر رہا ہوں تو یہ51کروڑ روپے کدھر چلے گئے اور کیا اس کا ٹھیکہ احسن اقبال کے بھائی کو دے دیا گیا ہے؟ بھلے یہ جس کو مرضی ٹھیکہ دیں لیکن یہ51کروڑ روپے کے extraاخراجات کسی صورت بھی مناسب نہیں ہیں۔ ابھی پودے لگے نہیں تو آپ51کروڑ روپے کسی کو دے دیتے ہیں۔ یہ کس کوobligeکیا گیا ہے اور کیوںobligeکیا گیا ہے؟اس کا جواب تو یہی دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں تو اس کا جواب نہیں دے سکتا البتہ میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ اورنج لائن ٹرین کے اس سفید ہاتھی پر18۔ارب روپے ہر سال پنجاب کے عوام سے بھتہ کی شکل میں، سود کی ادائیگی اور سبسڈی کے لئے ادا کئے جائیں گے۔ انہوں نے تو31۔مئی کو چلے جانا ہے۔ آنے والی حکومت کے گلے میں یہ طوق ڈال کر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں آپ سے عرض کروں گا کہ یہ18۔ارب روپے کا قرضہ سود اور سبسڈی کی مد میں پنجاب کی عوام کے اُوپر ایک لٹکتی ہوئی تلوار ہے۔ انہوں نے اربوں روپے دوسری سکیموں سے نکال کر اورنج لائن ٹرین پر خرچ کئے ہیں جو کہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! GOR کے لئے 18 کروڑ 75 لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ لگنا چاہئے، سمجھ میں آتا ہے کیا وہاں کوئی غریب بستے ہیں، وہاں کوئی مزدور بستے ہیں، وہاں کوئی کنگلے لوگ رہتے ہیں، وہاں کوئی کسان یا عام آدمی رہتے ہیں؟ بھئی! وہاں تو خلائی مخلوق رہتی ہے جس کا ذکر ان کے قائد اکثر کرتے ہیں۔ میاں محمد نواز شریف اس خلائی مخلوق کی تعریف تو کرتے ہیں۔ خلائی مخلوق نے کہا ہو گا کہ بھئی! ہمارا ذکر تو بڑا کرتے ہو ادھر کچھ اخراجات بھی کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے GOR پر 18 کروڑ 75 لاکھ روپے خرچ کر دیئے۔ کیا پہلے جی او آر میں کوئی کمی تھی؟ عام آدمی ذرا جی او آر میں داخل ہو کر تو دکھائے، ذرا اندر enter تو ہوں، وہاں جا کر کیا گمان ہوتا ہے کہ ہم کہاں آ گئے ہیں؟ جی او آر ایک اور دنیا اور پاکستان ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک طرح کی political bribe ہے جو ان بیوروکریٹس کو دی گئی ہے۔ اس کی کوئی justification نہیں تھی۔ بھوکے، ننگے، پیاسے اور بے گھر لوگ خون بھری آنکھوں سے اس جی او آر کو دیکھتے ہیں کہ ہمارے ٹیکس کے پیسوں پر پلنے والے یہ لوگ آٹھ آٹھ، سولہ سولہ کنال کی کوٹھیوں میں رہتے ہیں اور ان کی فلاح و بہبود پر مزید کروڑوں روپے یہ حکومت ضمنی بجٹ میں خرچ کر رہی ہے اور ان کے اوپر نچھاور کر رہی ہے۔ ذہن میں رہے کہ یہ بیوروکریٹس کسی کے نہیں ہیں۔ آپ ان کو استعمال کر چکے ہیں۔ اب یہ آپ کے ساتھ کھڑے ہونے والے نہیں ہیں۔ دیکھتے جائیں کہ آئندہ کیا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: محترم قائد حزب اختلاف! آپ مجھ سے مخاطب ہو کر بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ ہی سے مخاطب ہوں۔ میں کہہ رہا تھا کہ جی او آر میں اتنی زیادہ رقم خرچ کرنے کی کیا ضرورت تھی، کیا آپ کبھی جی او آر گئے ہیں؟ لازمی گئے ہوں گے کیونکہ اسی جی او آر کے اندر آپ کا ایک گھر بھی ہے۔ اسی جی او آر کے اندر ان وزراء صاحبان اور سیکرٹریوں کے گھر ہیں۔ وہاں پتا نہیں ہل سکتا، چڑیا پر نہیں مار سکتی۔ کیا 19 کروڑ روپے کسی غریب کے کنبے پر نہیں لگ سکتے تھے، کسی کچی آبادی پر نہیں لگ سکتے تھے، کیا ان کو ابھی اس سے زیادہ آسائشوں کی ضرورت ہے، اس سے زیادہ حفاظت کی ضرورت ہے، اس سے زیادہ greenery کی ضرورت ہے اور اس سے زیادہ تعیشات کی ضرورت ہے؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صریحاً زیادتی ہوئی ہے، کسی صورت میں اس کو justify نہیں کیا جا سکتا کہ یہ آپ 18 یا 19 کروڑ روپیہ جی او آر کے اوپر لگا دیں۔

جناب سپیکر! آپ نے پولیس کے بجٹ میں بھی 5، 5½- ارب روپے کا اضافہ کر دیا ہے اور اس پولیس کے بجٹ میں ہم پہلے ہی ہر آئندہ آنے والے سال میں دس، پندرہ ارب روپیہ اضافہ کرتے ہیں، کیا ایسی ضرورت پڑ گئی کہ آپ نے یہ 5، 5½- ارب روپیہ پولیس کے اخراجات میں اضافہ کر دیا اور اس میں یہ کروڑہا روپیہ کس پر لگا ہے، یہ صفحہ نمبر 29 اور سیریل نمبر 2 پر 6 عدد نئی ڈبل کیبن ویگو برائے چیف منسٹر اسکواڈ 2 کروڑ 40 لاکھ روپیہ ہے۔ کیا پہلے آپ کا اسکواڈ نہیں ہے؟ پہلے آپ گاڑیوں کی پوری فوج اور پیروائے میں نہیں نکلتے؟ آپ جاتے جاتے پنجاب کے غریب عوام کو یہ ٹیکہ لگا کر جا رہے ہیں، آپ کو کچھ ہی سوچ لینا چاہئے تھا کہ آپ کا tenure کتنا رہ گیا ہے۔ یہ پولیس والے جو ہیں یہ شاہ سے بڑھ کر شاہ کے وفادار بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ چھ نئی گاڑیاں اڑھائی کروڑ روپے کی انہوں نے لے لی ہیں۔ آگے صفحہ نمبر 30 اور سیریل نمبر 5 ہے کہ 3 عدد ٹیوٹا ڈبل کیبن، ڈیوٹی برائے وی وی آئی پی اسکواڈ 2 کروڑ 55 لاکھ روپیہ۔ ذرا پتا تو چلے کہ ایک تو چیف منسٹر وی وی آئی پی ہو گئے، باقی وی وی آئی پی کون کون ہیں؟ اس اڑھائی کروڑ روپے سے ان کے لئے ڈبل کیبن خریدے جا رہے ہیں یعنی خاندان کا ہر فرد جو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: حزب اختلاف! اس کو پوری طرح دیکھ لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے دیکھ لیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ مسئلہ کہیں اور نہ چلا جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سے آگے آئیں، وہ جو آپ anti-terrorism والی بات کر رہے ہیں وہ بھی یہاں پر لکھا ہوا ہے، وہ 8 کروڑ 90 لاکھ روپیہ ہے، دو بلٹ پروف گاڑیاں ہیں اور استعمال کس کے تحت ہیں، یہ مجھے بتائیے، ان میں کون سفر کر رہا ہے، یہ کس کی ڈیوٹی پر ہیں؟ یہ 8 کروڑ 90 لاکھ روپیہ anti-terrorism کی مد میں دو بلٹ پروف گاڑیاں ہیں، انہیں استعمال کون کر رہا ہے؟

جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں، یہ پتا چلنا چاہئے، وہ anti-terrorism کی مد میں لے تو لی ہیں لیکن شاہی خاندان کے استعمال میں ہیں۔ ان کے خاندان کے بچے ان میں گھوم رہے ہیں، یہ anti-terrorism department کے پاس کوئی ایسی گاڑی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پتا کیا ہے، یہ گاڑیاں چیف منسٹر کے پاس ہیں، یہ خادم اعلیٰ کے پاس ہیں، ان کے خاندان کے پاس ہیں، ان کے بچوں کے پاس ہیں، ان کے وزیروں کے پاس ہوں گی، یہ ظلم اور زیادتی ہے، پنجاب کے لوگوں کے ساتھ یہ کھلواڑ بند ہونا چاہئے۔ اس سے آگے صفحہ نمبر 216 اور سیریل نمبر 49 ہے۔ یہ 2 کروڑ 10 لاکھ روپے کی مزید گاڑیاں ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اتنا زیادہ حفاظتی حصار، کیا جب دس سال پہلے یہ وزیر اعلیٰ بنے تھے، اس کے بعد مسلسل یہ چیف منسٹر رہے، یہ پروٹوکول کے بغیر تھے؟ پروٹوکول میں چلتے تھے، یہ گاڑیوں کے جلو میں ہوتے تھے، اب یہ کیا ضرورت پڑ گئی کہ ہنگامی طور پر آخری چند ماہ کے اندر آپ اربوں روپیہ پولیس کو دے رہے ہیں کہ پولیس کے فنڈز میں اضافہ ہو گیا ہے اور پولیس کیا کر رہی ہے، یہ ساری گاڑیاں خرید کر شاہی بیڑے میں شامل کر دی ہیں اور شاہی خاندان کو دے دی ہیں۔ اس کی کوئی توجیہہ سمجھ میں نہیں آتی۔

جناب سپیکر: No. This is not true. آپ کی بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ان کے قول و فعل میں اتنا تضاد ہے، جمہوریت کی بات کرنا، جمہوری رویوں کی بات کرنا، گڈ گورننس کی بات کرنا لیکن ہر ڈیپارٹمنٹ سے، خاص طور پر پولیس اور anti-terrorism department سے، ان کی یہ بلٹ پروف گاڑیاں ان کے خاندان کے زیر استعمال ہیں، انہیں فوری طور پر واپس لیا جائے اور جس مقصد کے لئے وہ گاڑیاں خریدی گئی ہیں اس مقصد کے اوپر ان گاڑیوں کو مامور ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! آگے آیئے، صوابدیدی فنڈ: Discretionary Fund Chief Minister خادم اعلیٰ کو 6 کروڑ روپیہ مزید عنایت کر دیا گیا، کیوں بھئی! پہلے تھوڑے ان کے پاس صوابدیدی فنڈز ہیں۔ 6 کروڑ روپیہ آپ نے ضمنی بجٹ میں بھی دے دیا، کس لئے دیا؟

ایک معزز خاتون ممبر: جناب سپیکر! بھائی جان روزہ نہیں ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ روزے سے بھی زیادہ اہم کام ہے جو کر رہا ہوں۔ حکمرانوں کو expose کر رہا ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو 6 کروڑ روپیہ ہے اس کی detail کیا وزیراعلیٰ بتا سکتے ہیں کہ یہ اتنی بڑی bulk میں یہ رقم جو ہے یہ انہوں نے کہاں خرچ کی ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایسا نہ کریں، مہربانی کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! این اے-120 کے انتخابات میں بہت سے لوگوں نے شور مچایا کہ وزیراعلیٰ کے دفتر سے مختلف مائیوں کو، لوگوں کو، مختلف افراد کو پچاس پچاس ہزار روپیہ مل رہا ہے---(شور وغل)

جناب سپیکر: No ماننے کی بات تو نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس کی وضاحت ہونی چاہئے کہ یہ 6 کروڑ روپیہ جو ہے یہ کہاں سے آیا اور وزیراعلیٰ نے یہ کہاں خرچ کیا؟

جناب سپیکر! اب ایک انتہائی، میں سمجھتا ہوں کہ رونگٹے کھڑے کر دینے والی بات، میں اس کی طرف آپ کو لے کر جا رہا ہوں کہ Roads and Bridges کے لئے 19- ارب 10 کروڑ روپیہ اضافی خرچ ہو گیا ہے اور افسوس کی بات یہ ہے، میں یہ پڑھے دیتا ہوں کہ سپیشل ڈویلپمنٹ package، این اے-120 صفحہ نمبر 331، سیریل نمبر 302 کے لئے 2- ارب روپیہ۔ آگے آیئے، صفحہ نمبر 332 سپیشل ڈویلپمنٹ package این اے-120 کے لئے 2- ارب روپیہ، یہیں بس نہیں ہے، آگے آیئے---

جناب سپیکر: یہ سب عوام کی بہتری کے لئے ہے، عوام کی بہتری کے لئے جو کام ہو رہا ہے وہ اس کے لئے ہے۔ نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ کوئی درجن بھر سکیمیں ہیں، میں ان کا نام لیتا ہوں۔ صفحہ نمبر 312 سیریل نمبر 63 لکشمی چوک سے برساتی پانی کا نکاس 23 کروڑ روپیہ۔ این اے-120 میں سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر 47 کروڑ روپیہ۔ ابراہیم سٹریٹ اور اس سے متعلقہ links

این اے-120 اس کے اندر 11 کروڑ روپیہ۔ اگر یہ ٹوٹل ملائیں تو یہ 8½-ارب روپیہ بنتا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ 19-ارب پلوں اور سڑکوں میں لگا ہے۔8½-ارب روپیہ یہ بجٹ بک کہہ رہی ہے کہ این اے-120 پر لگایا گیا، ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: ہار گئے، ہار گئے۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کا بھی حلقہ ہے، کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے بھی الیکشن ادھر سے لڑا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ نے بھی الیکشن ادھر سے لڑا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! وہ بے چاری ڈاکٹر یاسمین راشد، اس کو میں سلام پیش کرتا ہوں۔ یہ تو وہ رقم ہے 8½-ارب جو پنجاب حکومت نے لگائی ہے۔ سوئی گیس اور واپڈا کے شعبوں کے اندر تقریباً اتنی ہی رقم فیڈرل گورنمنٹ نے بھی لگائی ہو گی۔ وہ مرکزی بجٹ کے اندر آئے گی، اگر 15-ارب روپیہ یہاں پر اس انتخاب کو جیتنے کے لئے لگایا گیا ہے تو معاف کریں نعوذ باللہ، نعوذ باللہ یہاں تو قائد اعظم بھی آجاتے تو انہیں بھی انہوں نے ہرا دینا تھا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر! 15-ارب روپیہ، یہ جواب دیں کہ الیکشن کمیشن نے بھنگ پی ہوئی تھی، الیکشن کمیشن کہاں تھا، ہم الیکشن کمیشن کے پاس اب جائیں گے، یہ اس وقت تو پتا نہیں چلتا تھا کہ کدھر سے پیسے آرہے ہیں، یہ ایک document evidence ہمارے پاس آگیا ہے۔8½-ارب روپیہ پنجاب کے غریب لوگوں کا، جنوبی پنجاب کے لوگوں کا، پسے ہوئے ہاریوں کا، مزدوروں اور کسانوں کا وہ 8½-ارب روپیہ آپ نے چھین کر یہاں این اے-120 میں لگا دیا، آپ شکست سے دوچار ہونے جا رہے تھے، آپ نے یہاں پر اربوں روپے بچھا دیئے کہ کوئی الیکشن نہ جیت سکے۔ اس کو جمہوریت کہتے ہیں، یہ جمہوری روّیہ ہے، یہ آئینی روّیہ ہے اور یہ اخلاقی روّیہ ہے؟ یہ گڈ گورننس ہے۔

جناب سپیکر! نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا حساب ہونا چاہئے کہ یہ 8½-ارب روپیہ کیسے اور کیوں لگا؟ اس بارے الیکشن کمیشن اور باقی محکمہ جات biased ہوئے ہوئے تھے۔ ہم آج دوبارہ الیکشن کمیشن کے پاس جا رہے ہیں، ہم نیب کے پاس بھی جا رہے ہیں کہ الیکشن announce ہونے کے بعد یہ 8½-ارب روپے کی رقم کیوں اور کیسے لگی۔

جناب سپیکر! محترمہ وزیر خزانہ کو ڈٹ جانا چاہئے تھا چونکہ سچائی اور حق و صداقت کے سامنے کوئی چیز بھی نہیں ٹھہر سکتی۔ یہ by-election ہے، الیکشن declare ہو گیا ہے اس کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہمیں ضمنی بجٹ کے اندر کوئی پیسے جاری نہیں کرنے چاہئیں۔ دہائی خدا کی 8½ ارب روپیہ آپ نے دے دیا ہے، پہلے کچھ پراجیکٹ بولے ہیں یہاں تو بیسیوں پراجیکٹ ہیں کوئی گلی، کوئی محلہ نہیں چھوڑا۔ ایک طرف تو لوگوں کو پیسے بانٹ رہے ہیں اور دوسری طرف 8½ ارب روپے کے یہ کام کر رہے ہیں اور 7 ارب روپیہ مرکز سے بھی ملا ہوا ہے، اس کی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ شاید میری ان بہنوں کو روزہ لگ رہا ہے اس لئے میں wind up کرتا ہوں آپ ان سے کہیں کہ یہ ایک آدھ منٹ صبر کر لیں۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر 24 ارب روپیہ صاف پانی، ایجوکیشن اور ہیلتھ سے نکال کر ان چیزوں پر لگا دیا ہے جس وجہ سے آج پنجاب کے عوام پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں، پنجاب کے عوام صحت کی سہولتوں سے محروم ہیں اور پنجاب کے عوام تعلیم کی سہولتوں سے محروم ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم مجموعی طور پر دیکھیں تو یہ صوبہ جس کے بارے میں یہ تاثر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہاں بڑی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے، یہاں بڑے کام ہوئے ہیں۔ میری بہن وزیر خزانہ کے شوہر ڈاکٹر حفیظ پاشا جنہوں نے اپنی کتاب میں پنجاب، خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان چاروں صوبوں کا annual growth rat کا analysis دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! وہ لکھتے ہیں کہ اس وقت پاکستان کے چاروں صوبوں میں سب سے زیادہ growth rate KPK کے اندر 5.5 فیصد ہے اور پنجاب میں 4.7 فیصد ہے۔ ایک ایسا صوبہ جہاں پر دہشتگردی نے

بیس سال سے تباہی مچائی ہوئی تھی، 80 فیصد انڈسٹری بند تھی وہاں کے حالات آپ کے سامنے ہیں کہ کس طرح دھماکے ہو رہے تھے اگر ان حالات کے اندر وہاں پر growth rate 5.5 percent ہے تو ہمیں انہیں appreciate کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم مجموعی طور پر اس ضمنی بجٹ کو دیکھیں تو اس کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ انتہائی poor financial discipline کا شاہکار ہے اور بقول شاعر:

ویسے تو ہمیں آپ نے برباد کیا ہے
الزام کسی اور کے سر جائے تو اچھا ہے

بہت شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، چودھری محمد اقبال! میں گزارش کروں کہ کسی صورت میں بھی ٹائم سات منٹ سے زیادہ نہیں بنے گا۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! روزے ہیں اور سارا ٹائم تو قائد حزب اختلاف لے گئے ہیں۔ ہمیں تو بات کرنے کے لئے تھوڑا سا ٹائم بچا ہے۔ آپ پانچ منٹ تو دیں۔

جناب سپیکر: میں تو سات منٹ دے رہا ہوں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! ان میں پانچ منٹ کا اضافہ کر دیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! سات منٹ سے زیادہ نہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں محترمہ وزیر خزانہ اور اپنے تمام colleagues، صوبائی اسمبلی کے تمام ممبران اور آپ کے تمام رفقائے کار کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس اسمبلی کو چھٹا بجٹ پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہے اور یہ اعزاز قوموں کی زندگی میں بڑا کم ہوتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ بجٹ نہیں بلکہ ضمنی بجٹ ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جی، میں ضمنی بجٹ کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب ضمنی بجٹ کہہ رہے ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ میں نے بڑے انہماک سے قائد حزب اختلاف کی ساری باتیں سنی ہیں، ساری تنقید سنی ہے۔ کاش وہ اپنا وہ فرض بھی ادا کرتے کہ پنجاب کے اندر جو اچھے کام ہوئے ہیں کسی ایک کام کی تھوڑی بہت تعریف بھی کر دیتے۔ انہوں نے خیبر پختونخوا کی تعریفیں

کی ہیں کہ وہاں یہ ہوا ہے اور وہ ہوا ہے۔ وہ صوبہ جس کی یہ تعریف کر رہے تھے وہ تو وزیر اعلیٰ پنجاب، خادم اعلیٰ پنجاب کو follow کر رہے ہیں وہ جسے جنگلا بس کہتے تھے آج انہوں نے شروع کی ہوئی ہے۔ انہوں نے غریبوں اور پسے ہوئے طبقے کی بات کی ہے۔ جو بندہ شاہدرہ سے بیٹھ کر گجومتہ تک 32 کلومیٹر کا فاصلہ بیس روپے میں ائر کنڈیشنڈ بس میں طے کرتا ہے وہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور صوبہ پنجاب کو دعائیں دے رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے 1985 سے بڑے وزرائے اعلیٰ کے ساتھ کام کیا ہے اور مجھے اس بات کا اعزاز حاصل ہے۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: ان کا ٹائم ہے اور میں نے انہیں floor دیا ہوا ہے Not good. No cross talk

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ اپنی گھڑی بند کریں۔ میں آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ آپ بھی بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور آپ کے والد صاحب بھی اس ایوان کے ممبر رہے ہیں۔ میں نے بڑے وزرائے اعلیٰ کے ساتھ کام کیا ہے اور بڑے کام ہوتے دیکھے ہیں لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو speed کا trend set کیا ہے آج تک پاکستان میں کسی نے اس speed کا مظاہرہ نہیں کیا۔

جناب سپیکر: چائنا والے بھی مانتے ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! اس کی باتیں International Publication, Consultancies اور International Agencies بھی یہ تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکیں کہ آج تک وزیر اعلیٰ پنجاب کی speed کے ساتھ کام ہوتا نہیں دیکھا۔ میرا تعلق گوجرانوالہ سے ہے اور یہاں پر گوجرانوالہ سے سارے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں وہاں پر دو پل بنے ہیں ایک گیارہ مہینوں میں بنا ہے اور ایک غالباً سال میں بنا ہے۔ اس کے مقابلے کا پل ایک اور حکومت نے بنایا تھا جس کا نام لینے کی میں گستاخی نہیں کرنا چاہتا وہ پل پانچ

سال بنتا رہا اور ہم گھٹے مٹی میں وہاں زندگی گزارتے رہے لیکن پانچ سالوں میں پل مکمل نہیں ہوا۔ گوجرانوالہ کے اندر اس سے بڑا پل جس میں سارا شہر پانچ منٹ میں گزر جاتا ہے وہ گیارہ مہینوں میں بنا ہے اس لئے کام کرنے کی سپیڈ دیکھیں کہ کس کی سپیڈ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: گوجرانوالہ خوبصورت شہروں میں شامل ہو گیا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! کیا فرمایا؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آپ کا شہر بھی خوبصورت شہروں میں شامل ہو گیا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جی، بالکل آپ نے درست فرمایا ہے کہ اب ہمارا شہر بھی خوبصورت شہروں میں شامل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کا شہر دیکھا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ کی اور ہماری زندگی اسی دشت میں گزری ہے۔ صوبہ پنجاب کے اندر تقریباً 800 کلومیٹر farm to market roads بنی ہیں۔ صوبہ پنجاب میں state of the art سڑکیں بنی ہیں۔ اس قسم کی سڑکیں آج سے پہلے پنجاب کے اندر نہیں بن سکیں۔ یہاں موٹر وے بنی ہے لیکن دیہات کے اندر اس قسم کی سڑکیں پہلے کبھی نہیں بنیں۔ کہتے ہیں کہ تہذیب سڑک کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ گاؤں کے لوگ دُعائیں دے رہے ہیں کیونکہ ان کی فصلیں مارکیٹ تک پہنچتی ہیں، ہر گھر کے اندر دو دو موٹر سائیکلز ہیں، مریض ہسپتال بروقت پہنچتے ہیں اور لوگوں کو ان سڑکوں کی وجہ سے بہت relief ملا ہے۔

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے سکولوں کو بڑا ہدف تنقید بنایا ہے حالانکہ تعلیم کے حوالے سے تاریخی کام ہوئے ہیں۔ خصوصی طور پر دیہات کے سکولوں میں تمام بنیادی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ میں نے خود اپنے حلقہ کے اندر سکولوں کا visit کیا ہے۔ وہاں پر سرکاری سکول کے ساتھ بیکن ہاؤس سکول بھی چل رہا ہے یعنی پورے پنجاب میں ایک مقابلے کی فضا پیدا کی گئی ہے۔ تعلیم کے شعبے میں جتنا کام ہماری حکومت کے دور میں ہوا ہے آج تک اتنا کام پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس کے باوجود قائد حزب اختلاف کو پنجاب میں کوئی کام نظر نہیں آیا جس پر مجھے بڑا افسوس ہے۔ شاید آج اجلاس کا

آخری دن ہو لہٰذا قائد حزب اختلاف کو چاہیئے تھا کہ اچھی روایت قائم کر کے جاتے یعنی وہ تنقید کرتے لیکن ہماری حکومت اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو اچھے کام کئے ہیں ان کا ذکر بھی کر دیتے۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں state of the art ہسپتال بنے ہیں۔ ہماری حکومت کے آنے سے پہلے ہمارے ضلع گوجرانوالہ میں میڈیکل کالج نہیں تھا۔ ہماری حکومت نے وہاں پر میڈیکل کالج بنوایا ہے اور 500 بیڈز کا ہسپتال بن رہا ہے۔ اسی طرح صوبہ پنجاب میں بہت سے نئے میڈیکل کالج اور نئے ہسپتال قائم ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اکثر جنوبی پنجاب کی محرومیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ہماری حکومت نے ملتان کے اندر PIC بنایا ہے۔ یہ لاہور سے بھی بہتر state of the art ہسپتال بنایا گیا ہے۔ اسی طرح فیصل آباد میں بھی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بنایا گیا ہے۔ صحت کے شعبہ میں پنجاب کے اندر بہت زیادہ کام ہوا ہے لیکن قائد حزب اختلاف کو پتا نہیں یہ کیوں نظر نہیں آتا؟ ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہر شعبے کے اندر تاریخی کام کیا ہے۔ یہ وہ وزیر اعلیٰ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لوگوں کی حفاظت کرنا بھی جانتا ہے اور جہاں کہیں کسی غریب کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو یہ وہاں پر ہیلی کاپٹر بھی اُتارتا ہے۔ اس کے باوجود قائد حزب اختلاف نے وزیر اعلیٰ کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا اس پر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! مہربانی کر کے تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب جناب محمد شعیب صدیقی بات کریں گے۔ صدیقی صاحب! آپ کے پاس سات منٹ ہیں۔ آپ نے اپنی بات سات منٹ کے اندر مکمل کرنی ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنی بات کا آغاز اس شعر سے کروں گا کہ:

غم زیست سے بیزار ہیں میرے وطن کے لوگ
مہنگائی کا شکار ہیں میرے وطن کے لوگ
ہیں منتظر کبھی تو بدلے کا یہ نظام
تاعمر انتظار میں ہیں میرے وطن کے لوگ

جناب سپیکر! پانچ سال مکمل کرنے کے بعد آج ضمنی بجٹ پیش کیا جا رہا ہے۔ حکومت کی کارکردگی کا یہ حال ہے کہ آپ کے آدھے سے زیادہ MNAs اور MPAs ہماری پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں اور جو باقی آدھے رہ گئے ہیں، میں یہ بات حلفاً on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ باقی آدھے دوست جو کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ ہماری پارٹی میں آنے کے لئے ترلے کر رہے ہیں۔ پانچ سال حکومت کرنے کے بعد آپ کی کارکردگی کا یہ حال ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: .Order please. Order in the House آپ ان کی بات سُنیں اور اپنی باری میں اس کا جواب دے دینا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! اب یہ اپنی کارکردگی کی تفصیل ذرا حوصلے سے سُنیں۔

جناب سپیکر: صدیقی صاحب! آپ معزز ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کے بارے میں بات نہ کریں بلکہ ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! ایک سال کے بعد جب کسی بھی جماعت کا امتحان دینا ہوتا ہے تو پوری تیاری کر کے یہ امتحان دیا جاتا ہے اور جب کوئی سالانہ امتحان میں فیل ہو جاتا ہے تو پھر اسے supplementary examination میں دوبارہ appear ہونا پڑتا ہے۔ آپ کی حکومت نے سالانہ بجٹ پیش کیا اور اب اس کی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے 85۔ارب روپے سے زائد کا ضمنی بجٹ پیش کر دیا گیا ہے۔ یہ انتہائی افسوسناک عمل ہے کیونکہ یہ پیسے حکومت کے اللّوں تللّوں پر خرچ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! 18-2017 کا بجٹ 1970۔ارب اور 70 کروڑ روپے کا تھا۔ اس میں سے 635۔ارب روپے ADP کے لئے اور 345۔ارب روپے شعبہ تعلیم کے لئے رکھے گئے تھے لیکن اس حکومت نے شعبہ تعلیم میں 19۔ارب روپے extra خرچ کئے ہیں۔ آج دانش سکولز بند پڑے ہیں اور پنجاب کے سرکاری سکولوں میں ابھی تک missing facilities پوری نہیں کی گئیں۔ اس وقت

پنجاب کے تقریباً 72 فیصد سکولز پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں، 19 فیصد سکولوں میں بچوں کے لئے بیت الخلاء کی سہولت موجود نہیں ہے، 18 فیصد سے زیادہ سکولز بجلی سے محروم ہیں، 21 فیصد سکولوں میں چار دیواری نہیں ہے اور 26 فیصد سے زائد سکولوں میں اساتذہ موجود نہیں ہیں۔ 19-ارب روپے extra اخراجات کرنے کے باوجود بھی آپ پنجاب کے سرکاری سکولوں میں missing facilities پوری نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! یہاں پینے کے صاف پانی کی بات ہوئی ہے۔ پنجاب کی 56 کمپنیاں اس وقت نیب کے اندر جواب دہ ہو رہی ہیں۔ پنجاب کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے جبکہ آپ نے میٹرو بس اور اورنج لائن ٹرین چلانے کے لئے اربوں روپے لگا دیئے ہیں۔ اورنج لائن ٹرین کے نیچے کچی آبادیاں موجود ہیں جہاں پر بھوک اور پیاس سے بلکتے ہوئے بچے رو رہے ہیں اور آپ ان کے اُوپر سے اورنج لائن ٹرین گزار رہے ہیں۔ ان کچی آبادیوں میں پہلے فی مرلہ 172 روپے زمین کا rate تھا اور آج ساڑھے تین لاکھ روپے فی مرلہ اس جگہ کی قیمت ہو چکی ہے لیکن اس کے باوجود ان کچی آبادیوں کو آپ کی حکومت نے مالکانہ حقوق نہیں دیئے۔ اسی طرح اس حکومت کی آشیانہ سکیم پیرا گون کے اندر منتقل ہو گئی ہے، یہ بہت بڑا scandal بن چکا ہے اور اس کا case نیب کے اندر چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! صفحہ نمبر 231 اور point number 17 پر حکومت نے اپنی تشہیری مہم چلانے کے لئے extra اخراجات کئے ہیں۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے کوئی ترقیاتی کام نہیں کئے۔ ہم نے وہاں پر ادارے مضبوط کئے ہیں اور ہم نے اپنی ذاتی تشہیری مہم پر غریب عوام کے اربوں روپے خرچ نہیں کئے۔ وہاں پر اخبارات کے اشتہارات میں ہم نے اپنی تصاویر نہیں دیں۔ آپ آج جا کر وہاں کے سکولوں اور ہسپتالوں کو دیکھیں۔ ہم نے اربوں روپے اپنی ذاتی تشہیر پر خرچ نہیں کئے بلکہ ہم نے وہاں کے ادارے مضبوط اور بہتر کئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد انہوں نے قائد اعظم سولر پاور پلانٹ اور نندی پور پاور پلانٹ پر extra اخراجات کئے ہیں۔ نندی پور پاور پلانٹ سال میں چھ مہینے بند رہتا ہے اور آپ نے اس کے تحفظ کے لئے پاکستان رینجرز کو deploy کیا ہوا ہے اور اس کے عوض کروڑوں روپے رینجرز کو دیتے ہیں۔ کیا

پنجاب پولیس اس پاور پلانٹ کی حفاظت نہیں کر سکتی جو کہ بجلی بھی مہیا نہیں کر رہا؟ میں اپنی بات اس شعر کے ساتھ ختم کروں گا کہ:

اب گناہ و ثواب بکتے ہیں
مان لیجئے جناب بکتے ہیں
پہلے پہلے غریب بکتے تھے
اب تو عزت مآب بکتے
بے ضمیروں کی راج نیتی میں
جاہ و منصب و خطاب بکتے ہیں

بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب ملک محمد جاوید اعوان بات کریں گے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اب میں floor میاں محمد رفیق کو دیتا ہوں۔ میاں صاحب! آپ کے پاس سات منٹ ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ نے مجھے ہمیشہ تشنہ رکھا ہے۔ آپ کا شکریہ کہ آج آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے سات منٹ عطا فرما دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! بڑا افسوس ہے۔ اب وقت نہیں ورنہ میں آپ کو تشنہ ضرور رکھتا۔ آپ مہربانی کر کے ضمنی بجٹ پر بات شروع کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! چودھری محمد اقبال ہمارے بڑے پیارے ساتھی اور پرانے دوست ہیں۔ وہ جو کچھ فرما کر گئے ہیں میں ان کی باتوں کی تائید کرتا ہوں۔ پاکستان بننے کے بعد ہر حکومت نے کچھ نہ کچھ کام کیا اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ موجودہ حکومت نے سب سے زیادہ ترقی کی ہے لیکن یہ ترقی مہنگائی میں بھی ہوئی ہے، ترقی کرپشن میں بھی ہوئی، ترقی بے روزگاری میں بھی ہوئی، ترقی اس میں بھی ہوئی کہ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوا۔

جناب سپیکر! امجد مجید امجد کی بڑی خوبصورت نظم ہے "ایوان کے اندر اور ایوان کے باہر" وہ نظم اگر میں پڑھنا چاہوں تو آپ مجھے اتنا وقت نہیں دے سکیں گے۔ بہر حال میں یہ گزارش کروں گا کہ

یہ بھی المیہ ہے کہ ہم ایک polarized nation بن چکے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد ہم آج تک قومی تقسیم میں بھی ہیں، مذہبی تقسیم میں بھی ہیں، صوبائی و لسانی تقسیم میں بھی ہیں اور آج ہم سیاسی تقسیم میں بھی ہیں۔

جناب سپیکر! ہم میں قومی اتفاق ہے ہی نہیں اور آپ نے یہاں پر یہ نظارہ دیکھ بھی لیا کہ ہم ایک دوسرے کی بات سننے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ بات کچھ اس طرح سے ہے کہ حکومتی پالیسیاں تو children family friendly ہیں۔ ہمارے کاشتکار کا یہ بھی ایک المیہ ہے کہ پاکستان کا کاشتکار، مزدور، کسان کا پیداواری اخراجات پر کوئی کنٹرول نہیں ہے وہ جو پیداوار کرتا ہے وہ پیداوار رُل جاتی ہے یا اُس کو اُس پیداوار کی قیمت بھی نصیب نہیں ہوتی۔ کاشتکار کو منڈی تک جانے کے لئے سڑکیں تو ملی ہیں جس کی وجہ سے اُس کی پیداوار منڈی تک جاتی ہے لیکن اُس کو اپنی پیداوار کا بھاؤ نہیں مل رہا۔ ہمیشہ سے میرا مطالبہ یہی رہا ہے کہ کسان کے پیداواری اخراجات کو جمع کیا جائے، اُس میں اُس کی محنت کو شامل کیا جائے، اُس میں اُس کا منافع شامل کیا جائے پھر اُس فصل کی قیمت فروخت مقرر کی جائے اور جب تک یہ نہیں ہو گا میرے ملک کا کسان خوشحال نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! دوسرا المیہ یہ ہے اور اس پر ورلڈ بنک کی رپورٹ ہے کہ 2025 میں لاہور کا پانی ختم ہو جائے گا اور 2050 میں پاکستان صومالیہ اور افریقہ کی طرح بنجر اور صحرا بن چکا ہو گا لیکن اس پر کسی بھی حکومت نے کوئی توجہ نہیں کی ہے۔ سرائیکی وسیب کے ایک شاعر نے لکھا ہے:

میں تسی، میڈی روہی تسی، میکوں آکھ نہ پنج دریائی

جناب سپیکر! جب پانچوں دریا بھرپور چلتے تھے، ہیڈ پنجند پر پورا پانی جاتا تھا اُس وقت بھی روہی روہی تھی اور سرائیکی وسیب کے شاعر نے بھی ٹھیک کہا تھا اور آج سارا پاکستان روہی بننے جا رہا ہے۔ ہمارے خادم اعلیٰ نے سندھ میں جا کر کہہ دیا ہے کہ کالا باغ ڈیم سندھ پر سو بار قربان تو یہ پورے پاکستان کو ہندوستان پر قربان کر سکتے ہیں۔ جب پانی نہیں ہو گا تو یہ سڑکیں، یہ موٹروے اور یہ اورنج لائن ٹرین کس کام آئیں گی۔ ہمارا آج کا سب سے بڑا مسئلہ دریائی اور نہری پانیوں کا ہے جو حکومت دریائی اور نہری پانیوں کا بندوبست نہیں کرتی، اس کے بارے میں سوچ بچار نہیں کرتی اور اس کا اہتمام نہیں کرتی تو وہ حکومت قطعاً ترقی نہیں کر سکتی۔

امجد مجید امجد نے اسی لئے کہا تھا کہ:

اس ایوان کے باہر سوچ میں ڈوبے شہر اور گاؤں
کڑیل باہیں، ہل کی انی، گھومتے پہیے خود آگ پئیں اور پھول کھلائیں

جناب سپیکر! کاشتکار، مزدور خود آگ پیتا ہے اور دوسروں کو پھول کھلاتا ہے اور یہ بہت بڑی حقیقت اور بہت بڑا المیہ بھی ہے۔ پاکستان کا ایک اور المیہ یہ ہے کہ جس کے پاس سرمایہ ہے اُس کا سرمایہ باہر چلا جاتا ہے، جس کے پاس دماغ ہے وہ خود باہر چلا جاتا ہے اور جو چھوٹا سرمایہ دار ہے وہ developer بن کے کالونیاں بنا کے بیچنا شروع کر دیتا ہے اور پھر بنکوں کا سرمایہ بھی اُدھر ہی travel کر جاتا ہے۔ کسی ترقی پذیر ملک کا پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر جب تک ساتھ ساتھ نہیں چلیں گے تب تک وہ ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب کسی کا سرمایہ ہی یہاں پر نہیں ہو گا اور انوسٹمنٹ نہیں ہو گی تو روزگار کہاں سے آئے گا؟ یہاں پر جتنی ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے وہ ساری قرضوں پر ہو رہی ہے تو غالب نے شاید ایسے ہی موقع کے لئے ٹھیک ہی کہا تھا:

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ حاجی ملک عمر فاروق!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ یہ ضمنی بجٹ پر بحث ہے جس پر قائد حزب اختلاف نے آغاز کیا۔ اُن کی بحث کے دوران مجھے تو یہی محسوس ہو رہا تھا جیسے [******]

جناب سپیکر: ایسے الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنائیں۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کے ضمنی بجٹ پر بحث ہو اور بار بار خیبر پختونخوا کے reference دیئے جاتے ہیں۔ میرے بھائی! یہ خیبر پختونخوا کے reference جنوبی پنجاب والوں کو دیں، لاہور والوں کو دیں میں تو ٹیکسلا سے ہوں اور اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر دیکھوں تو آدھا کے پی کے نظر آتا ہے تو میں ان باتوں میں آنے والا نہیں۔ وہاں پر جو کمال ہوا ہے وہ بھی انشاء اللہ بہت جلد ساری دنیا کو پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر! میں خادم اعلیٰ اور حکومت پنجاب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے ڈیڑھ سال قلیل عرصہ میں اربوں روپے کی خطیر رقم سے میرے حلقے میں پنجاب کا بہت خوبصورت ہسپتال بنایا۔ وہ ہسپتال پچھلے تقریباً دو ہفتوں سے operational ہے۔ میں نے کل وہاں سے پوچھا تو اُس کی OPD 1500 سے above چلی گئی ہے تو میں اپنے حزب اختلاف کے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اُس میں 1000 تو میرے ٹیکسلا اور واہ کے مریض ہیں اور 500 مریض اپنے علاج معالجہ کے لئے نوشہرہ اور ہری پور سے آ رہے ہیں۔ خادم اعلیٰ نے پنجاب میں بالخصوص carpeted roads کا آغاز کیا، ملتان میں میٹرو بس بنائی تو یہ ترقی شہروں اور معاشرے کے حالات سے نظر آتی ہے۔ انہوں نے یہاں پر جاتی امرا کی بات کی تو اپنا گریبان بھی تھوڑا سا کھول کر جھانک لیا کریں۔ جاتی امرا تو ایک لیڈر کا گھر ہے لیکن یہ بھی جہاں رہائش پذیر ہیں۔[**************]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران قائد اختلاف کی طرف سے
حاجی ملک عمر فاروق کے خلاف نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، میں ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)
ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز حاجی ملک عمر فاروق! آپ کے الفاظ اچھے نہیں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! اللہ کی مہربانی سے پنجاب میں جو ڈویلپمنٹ ہوئی ہے۔ دنیا نے پنجاب کی ترقی کی speed کو تسلیم کیا ہے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: عمر فاروق صاحب! آپ میری بات سنیں یہ معزز ایوان آپ کا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور جو چند الفاظ آپ نے کہے ہیں ان کو withdraw کر لیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر میری کسی بات سے جو میں نے روایتی طور پر کی ہے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں معذرت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: حاجی ملک عمر فاروق نے اپنے الفاظ کو واپس لے لیا ہے ان الفاظ کو کارروائی کا حصہ نہیں بنایا جائے گا۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اپنے الفاظ واپس لیں اور معافی مانگیں۔

جناب سپیکر: کس سے معافی مانگیں۔ انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ اگر انہوں نے ایسی بات کی ہے تو غلط ہے اور اگر آپ کچھ کہہ رہے ہیں تو آپ بھی غلط کہہ رہے ہیں۔ عمر فاروق صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس طرح ہم ایوان کو نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ ایسے داب مجھے نہ لگائیں۔ میں آپ کو بہت برداشت کرتا ہوں۔ آپ مہربانی کریں۔ انہوں نے الفاظ واپس لے لئے ہیں اور انہوں نے معذرت بھی کر لی ہے۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

جناب سپیکر: عمر فاروق صاحب! آپ نے جو بات کی تھی وہ اچھی نہیں تھی۔ آپ کو اسے واپس لے لینا چاہئے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! آخری بات کی اجازت چاہتا ہوں کہ میرا دوستوں کی دل آزاری کا مقصد ہرگز نہیں تھا۔ ہم سب اس ایوان کے ممبر ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار جناب طارق مسیح گل اور
جناب شہزاد منشی معزز ممبر حزب اختلاف جناب محمد عارف عباسی کی طرف گئے
جنھیں معزز ممبران حزب اقتدار نے روکا)

جناب سپیکر: مسٹر! آپ کیا کر رہے ہیں؟ ان کو باہر نکالیں۔ (قطع کلامیاں)

Order please. Order in the House آپ کیا کر رہے ہیں۔ ان کو باہر نکالیں۔ آپ سب اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! عباسی صاحب نے کوئی غلط بات نہیں کی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ شُنیلا رُوت! آپ ماحول کو خراب کرنے والی ہیں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! عباسی صاحب نے مذہبی بات کی ہے یہ ایوان میں معافی مانگیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے غلط بات کی ہے تو میں بات کرتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر اقلیتی ممبران حزب اقتدار واک آؤٹ کرتے ہوئے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، گل صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! آج پہلا روزہ ہے اور آج اجلاس کا آخری دن ہے۔ دونوں طرف سے تضحیک آمیز الفاظ استعمال کئے گئے ہیں لیکن مذہبی منافرت پھیلانے والے الفاظ عباسی صاحب اور لیڈر آف دی اپوزیشن واپس لیں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: گل صاحب! جو الفاظ حکومتی اور اپوزیشن اراکین کی طرف سے ادا کئے گئے ہیں وہ الفاظ کارروائی سے مکمل طور پر حذف کئے جا چکے ہیں۔ میں نے یہ بات کر دی ہے کہ دونوں طرف سے جو غلط

الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ اگر لیڈر آف دی اپوزیشن نے کوئی ایسا لفظ کہا ہے تو ان کے behalf پر بطور custodian میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔ اب مہربانی کریں آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ اگلے speaker عارف عباسی صاحب ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! عباسی صاحب خود اپنے الفاظ پر معذرت کریں۔

جناب سپیکر: گل صاحب! وہ بھی اپنے طور پر معذرت کر لیں گے لہذا ابھی آپ تھوڑا سا صبر کریں۔ مہربانی۔

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اقلیتی ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں لہٰذا ان کو واپس بلایا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ان کو بھی واپس لائیں گے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ہمارے اقلیتی ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں لہذا عباسی صاحب کو کہیں کہ وہ کھڑے ہو کر اپنے الفاظ پر معافی مانگیں۔

جناب سپیکر: گل صاحب! اب جو وہ بہتر سمجھیں گے ان کی مرضی ہے۔ میں نے اپنے طور پر گزارش کر دی ہے اور میں نے اپنے طور پر معذرت بھی کر لی ہے۔ اگر آپ لوگ میری معذرت قبول نہیں کرنا چاہتے تو یہ آپ کی مرضی ہے۔ ویسے تو یہ عباسی صاحب کی greatness ہے کہ وہ ماحول کو درست کرنے کے لئے اس پر بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرے خیال میں بڑے اچھے ماحول میں اجلاس چل رہا تھا۔ بجٹ تقاریر پر طنز کرنا وہ ایک الگ بات ہے لیکن ہمارے راولپنڈی والے بھائی نے جس طرح سے بات کی اور آج سے چند دن پہلے بھی بات ہوتی رہی ہے تو وہ انتہائی قابل اعتراض بات تھی۔ آپ نے کہا کہ ہم نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ لیڈر آف دی اپوزیشن کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے پہل کی گئی اور اس کے جواب میں پھر ادھر سے بھی جملہ بازی ہوئی تو ہم بھی اپنی طرف سے اگر کوئی الفاظ اس طرح کے ادا ہوئے ہیں تو ہم وہ اپنے الفاظ واپس لیتے ہیں اور آپ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کریں کیونکہ یہ ہمارا آخری سیشن ہے۔

جناب سپیکر: آپ لوگ کیا کر رہے ہیں آپ کیوں نہیں ان کی بات سن رہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ حکومتی بنچوں کے ممبران سے یہ گزارش کریں کیونکہ ہماری طرف سے پہل نہیں ہوئی۔ جس پیرائے میں معزز ممبر نے بات کی ہے وہ حقیقت میں قابل اعتراض تھا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ الفاظ میں نے کارروائی سے حذف کروا دیئے تھے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آئندہ حکومتی ممبران جو بھی بات کریں وہ to the point کریں تو اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے ایسا کوئی لفظ نہیں بولا ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ کے منہ سے کوئی غلط الفاظ نکل گئے ہیں تو مہربانی کرکے ان کو withdraw کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر میرے لیڈر کو کوئی گالی دے یا بُرا بھلا کہے اور یہ پھر آگے سے یہ کہیں کہ میں نے کوئی غلط بات نہیں کی میں تو speech کر رہا تھا۔ میرے لیڈر کے خلاف کوئی غلط لفظ استعمال نہ کرے۔ میرے اگر کوئی ایسے الفاظ ہیں تو وہ میرے سامنے لائیں۔ اگر میرے منہ سے کوئی ایسے الفاظ نکل گئے ہیں تو مجھے اس پر معذرت کرنے میں کوئی عار نہیں ہے میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اب آپ لوگ بیٹھ جائیں کیونکہ اگر عباسی صاحب نے کوئی ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں تو وہ انہوں نے واپس لے لئے ہیں۔

محترمہ رخسانہ کوکب: جناب سپیکر! ان کو اپنی بات پر معذرت کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایسے بات نہ کریں۔ عباسی صاحب نے کہا ہے کہ اگر ان سے بھول سے کوئی ایسے الفاظ ادا ہوئے ہیں جس سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں ان الفاظ کو واپس لیتا ہوں۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! یہ معافی مانگ لیں۔ یہ اقلیتوں کے بارے میں بہت کچھ کہہ گئے ہیں۔ ویسے بھی الیکشن آنے والے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اور معافی مانگنے کا کیا طریق کار ہوتا ہے جبکہ انہوں نے کہہ دیا ہے کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں؟ بڑی مہربانی۔ آپ بیٹھ جائیں کہیں مجھے اس کے لئے کوئی اور طریق کار نہ استعمال کرنا پڑ جائے۔ عباسی صاحب نے معذرت کر لی ہے لہٰذا جو معزز ممبران واک آؤٹ کر گئے ہیں ان کو رانا ارشد صاحب اور وحید گل صاحب منا کر واپس لائیں۔

(اس مرحلہ پر معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ رانا محمد ارشد
اور جناب محمد وحید گل حکومتی اقلیتی ممبران کو منانے کے لئے گئے)

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! ہم کو ان کی بات کی سمجھ ہی نہیں آئی۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ پتا نہیں کیا کرتے ہیں اگر آپ بولتے رہیں گے تو پھر آپ کو سمجھ کیسے آئے گی لیکن آپ کو سمجھ ساری آتی ہے۔ اب معذرت تو عباسی صاحب نے کرنی ہے۔ عباسی صاحب! اگر آپ کی بات سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو آپ اس پر تھوڑی سی معذرت کر کے اپنی بات شروع کر دیں۔ مہربانی

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے تو اپنا نام ہی نہیں لکھوایا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر چکی ہیں۔ اب میں کیا کروں میں نے floor عباسی صاحب کو دے دیا ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اصولاً تو اس شخص کو معذرت کرنی چاہئے جس نے پہل کی ہے۔ انہوں نے تو معذرت کی ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ادھر سے بھی معذرت ہو گئی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کو انہیں اُسی وقت روک دینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے اجلاس کے شروع میں بہت اچھی بات کی تھی اور وہ بات میں نے آپ کی سنی تھی لہٰذا اب ایسے نہ کریں اور آپ تشریف رکھیں۔ پلیز ایوان کو آگے چلنے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! پہلے جو میں نے بات کہی ہے آپ وہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں کوئی speech نہیں کر رہا تھا۔ میں نے صرف اتنا کہا ہے کہ آپ اپنی زبان بند رکھیں اور غلط جملے نہ کہیں۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ جس پر میں معذرت کروں۔ اگر آپ کے پاس کوئی ریکارڈ ہے تو وہ پیش کریں۔ کیا میرے منہ سے کوئی غلط بات نکلی ہے یا کسی نے ماحول خراب کرنے کے لئے بات کا بھتنگڑ بنایا ہے تو وہ اس کا ذمہ دار ہے ویسے میں نے کوئی غلط بات نہیں کی؟ اگر آپ کے ریکارڈ میں کوئی چیز ہے تو وہ سامنے لائیں۔ کسی نے شیطانی سے ماحول خراب کرنے کی کوشش ہے۔ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس پر مجھے شرمندگی ہو یا جس سے ایوان کا تقدس مجروح ہوا ہو۔ آپ کو بھی اس بات کا پتا ہے کہ یہ غلط الفاظ کہاں سے آئے ہیں اور پھر ماحول خراب ہوا ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! یہ تو سب آپ کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب میں اپنی speech کی طرف آتا ہوں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ کی وجہ سے تھوڑی سی پریشانی آ رہی ہے لہٰذا آپ مہربانی کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! صرف آپ کے کہنے پر۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر میری وجہ سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں on the floor of the House اس سے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ شاباش۔ اب آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جو ضمنی بجٹ 85۔ ارب 40 کروڑ روپیہ اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوٹ مار پچھلے دس سال سے جاری ہے۔ ان کے آخری سال میں 1970۔ ارب روپے کا ریگولر بجٹ پیش کیا گیا تھا اُس کے بعد 85۔ ارب روپیہ جو زائد خرچ کیا گیا ہے یہ پنجاب کے عوام کے حقوق پر ڈاکا ہے۔ جس صوبے میں 56 کمپنیوں پر 80۔ ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہو، چائنا کے بنک سے 1.646 بلین ڈالر قرضہ ہم لوگوں نے لیا، یہ کوئی پونے 200۔ ارب روپیہ بنتا ہے جس پر ہم نے سوال کئے اور شرح سود کے بارے میں پوچھا لیکن آج تک جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر! میری اطلاع ہے کہ وہی قرضہ جو انڈیا نے چائنا سے 0.1 percent mark up پر لیا تھا لیکن انہوں نے اورنج لائن ٹرین کے لئے 1.646 بلین ڈالر قرضہ 6 فیصد پر لیا ہے۔ اس سے بڑا ظلم قوم کے ساتھ ہو نہیں سکتا کہ اب قرضوں کے سود پر بھی کمیشن لیں۔ اگر آپ ضمنی بجٹ کو مکمل پڑھیں تو اس میں کہیں بھی ہسپتالوں کی سہولیات کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا، کئی لوگوں کو پینے کا صاف پانی نہیں دیا گیا اور آج بھی لوگ گندا پانی پیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، رمضان شریف ہے اس لئے خیال کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کہیں پر بھی سیوریج میں improvement نہیں ہوئی۔ شرم کی بات ہے کہ آج بھی ہسپتالوں کے باہر ہماری بہنیں سڑکوں پر اور واش رومز میں بچوں کو جنم دیتی ہیں، ہسپتالوں میں ادویات نہیں ہیں اور پینے کا صاف پانی نہیں ہے۔ اگر یہ 85۔ ارب روپیہ غریب آدمی پر لگتا تو ہمیں کوئی تکلیف نہ ہوتی لیکن یہ ان کے اللوں تللوں پر لگے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آپ صفحہ نمبر 29 پر جائیں تو 2 کروڑ 40 لاکھ روپے کی ڈبل کیبن VIP سکواڈ کے لئے لی، دو Vigo گاڑیاں ہیں جو 2 کروڑ 50 لاکھ روپے کی ہیں۔ یہ سب کچھ شاہی خاندان کو مزید سہولیات دینے اور اُن کا دبدبہ قائم رکھنے کے لئے 85۔ ارب روپیہ آپ لوگوں نے خرچ کیا۔

جناب سپیکر! سکولوں کی حالت دیکھ لیں کہ سکولوں کی کیا حالت ہے، ہسپتالوں کی حالت دیکھ لیں، پینے کے صاف پانی کی حالت دیکھ لیں، لاء اینڈ آرڈر کی حالت دیکھ لیں کہ اس وقت آپ کی پولیس کی کیا حالت ہے؟ پورے پنجاب میں اگر غنڈہ گردی کرتی ہے تو پنجاب کی پولیس کرتی ہے اور کیا اس وقت پنجاب کی پولیس terrorist نہیں بن چکی؟ یہ جس طرح پاکستان اور پنجاب کے عوام کا خون چُوس رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے الیکشن میں عوام انشاء اللہ اِن سے بدلہ ضرور لے گی لیکن میں ایک بات اِن کو بتا دوں کہ ایک ذات اوپر بیٹھی ہے اور وہ اللہ کی ذات ہے جس نے ان سے جوابدہی کرنی ہے اور ان سے پوچھنا ہے کہ آپ 13 کروڑ لوگوں کے خزانے کے امین تھے۔ کھربوں روپیہ جو سویٹزرلینڈ کے بنکوں میں گیا، دبئی اور انگلینڈ میں گیا، انہوں نے کس طرح لوٹا ہے اور جن کی لوٹ مار ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ جب ان سے پوچھے گا تو ان کو سمجھ آ جائے گی کہ اس دنیا میں نہیں تو اگلے جہان ضرور جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب کے حالات یہ ہیں کہ پچھلے دس سالوں میں انہوں نے پنجاب کے بدترین حالات کئے ہیں۔ اورنج لائن ٹرین پر اِن کا loan پر جو کمیشن ہے اس کے علاوہ 12 سے 15 فیصد کمیشن اور بعض جگہوں پر 35 فیصد کمیشن لے رہے ہیں اور کل وہاں پر میاں محمد شہباز شریف کو دھکے پڑ رہے تھے وہ اسی وجہ سے پڑ رہے تھے۔ یہ اورنج لائن ٹرین جو آپ 225۔ ارب روپے کی بنا رہے ہیں اس میں 35 سے 40۔ ارب روپے کی کرپشن ہے۔ ان کے داماد کا پینے کے صاف پانی میں نام آ رہا ہے اور احد چیمہ جو کچھ بتا رہا ہے تو میں کہتا ہوں کہ ان حکمرانوں کو شرم آنی چاہئے۔ یہ 85۔ ارب روپیہ غریب اور مسکین عوام کا ہے، اُن لوگوں کا ہے جو مسائل میں مبتلا ہیں اور بِلک بِلک کر زندگی گزار رہے ہیں لیکن انہوں نے اپنے اللّے تللّوں پر خرچ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ کسی بھی ملک میں اس قسم کی بدعنوانی اور عوام پر ظلم نہیں ہوتا لیکن پنجاب حکومت کی یہ روایت ہے۔ مجھے ان کی حرکات پر رونا آتا ہے کہ یہ کر کیا رہے ہیں اور عوام نے ان کو بھیجا کس لئے تھا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم ضمنی بجٹ کی پُر زور مذمت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس میں سے ایک روپیہ بھی عوام پر نہیں لگا اور جو کچھ لگا ہے ان کے اللّے تللّوں پر لگا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیسے اِن سے لینے چاہئیں جنہوں نے یہ خرچ کئے ہیں نہ کہ قوم کے خزانے سے لینے چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کی باری ہے۔ ملک صاحب! آپ پانچ منٹ بات کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مجھے جو حکم کریں گے میں اتنی بات ہی کر لوں گا۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آپ نے حکم دیا تھا تو میں اور میرے ساتھی وحید گل صاحب نے تمام اقلیتی ممبران سے request کی ہے لیکن ابھی وہ احتجاج پر ہیں۔

جناب سپیکر: اب انہوں نے معذرت کر لی ہے اور پورے ایوان نے سن بھی لیا ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم نے اُن سے request کی ہے لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ اُن کی یہ demand ہے کہ ممبر موصوف جناب محمد عارف عباسی کو معطل کیا جائے جبکہ میں نے اُن سے کہا ہے کہ آپ مہربانی کریں۔ وہ still احتجاج کر رہے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: چلیں، ان کی مرضی ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! ان کا یہ متفقہ مطالبہ ہے اور کہتے ہیں کہ عباسی صاحب کو سپیکر صاحب معطل کریں۔

جناب سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے۔ اب آپ کی بات سن لی ہے اور میں اس پر بات کروں گا۔ جی، جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ ہے تیرا کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

جناب سپیکر! آج یکم رمضان المبارک ہے اور پہلا روزہ ہے جس پر میں اپنی اور اپنے تمام دوستوں کی طرف سے آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا نے 85۔ارب 40 کروڑ روپے کا جو ضمنی بجٹ دیا ہے اس پر میں خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جتنے تاریخ ساز کام اُن کے دَور میں ہوئے ہیں وہ ملک کی 70 سالہ تاریخ میں نہیں ہوئے۔ جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ میں to the point بات کرتا ہوں لیکن انہوں نے اپنی تقریر میں ڈاکٹر یاسمین راشد کو قائد اعظم محمد علی جناحؒ سے ملا دیا تو کیا یہ to the point ہے؟ جناب محمد شعیب صدیقی نے ہمیں یہ کہا کہ ہم پاکستان مسلم لیگ کے ایم پی ایز PTI میں جانا چاہتے تھے تو اِن کو شرم آنی چاہئے، کیا یہ to the point بات ہے؟ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرا جو قائد ہے---

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی بجٹ پر بات کریں۔ بڑی مہربانی۔ Be relevant now

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں نے حلفاً بات کی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم یہودیوں کو نہیں مانتے۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! یہ کہیں کہ کیا یہ رابطے میں نہیں ہیں؟

MR SPEAKER: Have your seat please.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے باتیں تو بڑی کی ہیں لیکن میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آنکھوں کے اندھوں کا علاج تو ممکن ہے کہ کسی ہسپتال یا کلینک میں ہو جائے لیکن عقل کے اندھوں کا علاج ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے خادمِ پنجاب اور محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ ایسے عقل کے اندھوں کا علاج کروانے کے لئے ہسپتال بنا دیں۔ میرا وہ قائد ہے جس نے نہروں کا نظام درست کیا ہے اور ہیڈ سے لے کر ٹیل تک آج زمینداروں کو پانی مل رہا ہے۔ آج باردانہ شفاف طریقے سے فراہم کیا جا رہا ہے۔ میرا وہ حلقہ ہے جہاں پر 50 سے زیادہ سکول اپ گریڈ ہوئے ہیں۔ جہاں پر آٹھ سے دس کلو میٹر دُور بچیوں کو اُن کے والدین کو پڑھائی کے لئے لے کر جانا پڑتا تھا لیکن آج پچاس سے زیادہ سکول ایک حلقے میں اپ گریڈ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے خادم پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا وہ حلقہ تھا جہاں پر ایک کالج نہیں تھا تو آج خادم اعلیٰ کی سپیڈ سے آج کمیر شہر میں دو ڈگری کالج فار بوائز اور گرلز دو سال کی قلیل مدت میں بنے ہیں جہاں پر آج بچے اور بچیاں پڑھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر 1320 کلو واٹ کا سولر پراجیکٹ کا پاور پلانٹ 21 ماہ کی قلیل مدت میں بنا ہے اور اس میں ان ظالموں کا 126 دن کا دھرنا بھی شامل تھا جنہوں نے چائنا کے صدر کو پاکستان آنے سے روک دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے شہباز سپیڈ پر نذر لگادی اور میں ان کے دھرنوں کی بھی مذمت کرتا ہوں لیکن شہباز سپیڈ پر نذر پھر بھی نہیں لگی۔ وہ خادم اعلیٰ جس نے کھیت سے لے کر منڈی تک سڑکوں کے جال بچھا دیئے ہیں۔ ہم نے اور دیہی علاقوں کے عوام نے یہ سوچا نہیں تھا کہ ہمیں لاہور جیسی سڑکیں ملیں گی اور خادم اعلیٰ رورل روڈ پروگرام کے تحت ہماری فصلیں آسانی سے کھیت سے منڈیوں تک پہنچتی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! نہروں کے نظام کے علاوہ ہسپتالوں کا نظام دیکھ لیں۔ یہاں پر صحت کے وزیر بیٹھے ہیں تو وہ ہسپتال جو abandoned پڑے تھے ان BHUs میں 24/7 کی سہولت دی گئی اور آج ان ہسپتالوں میں 24 گھنٹے ایمبولینسیں بھی موجود ہیں جو کہ مریضوں کو سہولت فراہم کرتی ہیں۔ وہاں پر الٹراساؤنڈ مشین تاریخ میں کبھی نہیں دی گئی لیکن آج وہ مشینیں ہر BHUs میں موجود ہیں۔ آج ہر RHCs میں وہ تمام سہولیات موجود ہیں جو کہ THQ اور DHQ کی سطح کے ہسپتالوں میں موجود ہونی چاہئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ساہیوال میں ایک ہزار بیڈ کا ہسپتال دیا جس پر میں خادم اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم ان کا کس کس بات پر شکریہ ادا کریں کہ انہوں نے ایسے ایسے تاریخی اقدامات کئے ہیں کہ ساہیوال میں میڈیکل کالج بنا جہاں پر آج بچے اور بچیاں ڈاکٹر بن رہے ہیں۔ پتا نہیں ان "عقل کے اندھوں کو" یہ منصوبے نظر کیوں نہیں آتے جس پر مجھے افسوس ہے۔ پورے پنجاب میں جتنا کام ہوا وہ میں بتانا چاہتا تھا لیکن آپ نے میرا وقت مختصر کر دیا ہے۔ آج اس اسمبلی اجلاس کا آخری دن ہے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپنے قائدین کے لئے دعا گو ہوں کہ وہ تاحیات یہاں پر وزیر اعلیٰ اور وزیراعظم رہیں اور ہم ان کے ورکرز رہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب آصف محمود!

جناب آصف محمود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ اور بڑی مہربانی، میں سب سے پہلے تو یہ سمجھتا ہوں کہ آج جو یہ 85۔ ارب روپے کا اضافی بجٹ پیش کیا ہے کیونکہ 1970۔ ارب روپے کا بجٹ گزشتہ سال دیا ہے اور اس کے بعد آج 85۔ ارب روپے کا بجٹ دینا تو تجاوز ہے۔ جب یہاں پر کھڑے ہو کر یہ گفتگو سنیں اور سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ ہم criticize کرتے ہیں اور آج ہم نے یہ ثابت کیا ہے کہ "خلائی مخلوق" اصل میں ہے کون؟ خلائی مخلوقیں تو یہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں یعنی ہم ثابت کر رہے ہیں۔ جب اس جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور جب اس طرح کا رویّہ اس معزز ایوان کے اندر ہو گا تو irrationally جس نے بھی غلط الفاظ کا استعمال ان مقدس ایوانوں کے اندر کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہر انسان کو criticize کریں اور ضرور کریں لیکن الفاظ کا استعمال۔۔۔

جناب سپیکر: آصف صاحب آپ ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں ضمنی بجٹ پر بات کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: اگر ضمنی بجٹ پر بات نہیں ہو گی تو میں آپ کو وقت نہیں دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! 85۔ ارب روپے پر آ گیا ہوں کہ 85۔ ارب روپے کے ضمنی بجٹ پر جب یہاں پر کھڑے ہو کر۔۔۔

جناب سپیکر: آصف صاحب! اس پر بحث کریں ناں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں بالکل اسی پر بحث کر رہا ہوں اور آپ مہربانی کر کے مجھے بات کرنے دیں کیونکہ آج آخری دن ہے۔ میں آپ سے بحث کرتا رہتا ہوں اور میرا گلا آپ سے بحث کر کر کے تھک جاتا ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جب آپ غلط بات کریں گے تو میں آپ کی تصحیح کروں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ صرف میری تصحیح نہ کیا کریں کسی اور کی بھی کر لیا کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: Please have your seat ان کا وقت ہے اور میں نے انہیں floor دیا ہوا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق میں اقلیتی ممبران کو منانے کے لئے گیا تھا لیکن وہ نہیں آئے تو میری آپ سے request ہے کہ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ کسی ایک منسٹر کو بھجوایا جائے تاکہ وہ اقلیتی ممبران کو اس معزز ایوان میں لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ دیکھتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے وقت میں یہ 30 سیکنڈ add کر لینا۔ میرے بھائی ارشد محمود صاحب ابھی بات کر کے جس قسم کی منظر کشی کر رہے تھے تو میں پورے confidence سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر ان کی speech سوشل میڈیا پر چلے تو اس کے بعد ان کے ہر ہر لفظ کے بعد قہقہوں کی آواز آئے گی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہ کریں اور جب کسی معزز ممبر کو comment کریں گے تو I will not allow you آپ اپنی بات کریں اور ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جو ترقی ہوئی ہے میری بھی آنکھیں ہیں اور میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ سرکاری ہسپتالوں میں چلے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پتا نہیں کس منہ سے یہاں پر کھڑے ہو کر بات کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ کون سے ہسپتالوں میں جاتے ہیں؟ آپ کسی ہسپتال میں چلے جائیں اور کسی ایک ہسپتال کے اندر اگر کسی بندے کو properly attend کر جائے، میں ان کے ساتھ جاتا ہوں تو یہ مجھے بتا دیں۔ یہ کہاں کی باتیں کرتے ہیں اور کس کو دھوکا دیتے ہیں؟ ان کو اگلے الیکشن کے لئے ٹکٹ مل جائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہ کریں بلکہ مہربانی کر کے بجٹ پر بات کریں۔

(اس مرحلہ پر وزیر قانون رانا ثناءاللہ خان اقلیتی ممبران
کو منانے کے لئے معزز ایوان سے باہر گئے)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہاں پر تعریفوں کے پل باندھتے ہیں اربوں روپے اس قوم کے ٹیکس کے پیسوں کا لگا کر، وہ شخص کہاں ہیں جو یہاں پر انگلی ہلا ہلا کر، میں جب پہلے دن یہاں oath taking کے لئے آیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ یہاں پر سستا انصاف ملے گا، ہر شخص کو پولیس کو de-politicize کریں گے تو وہ شخص پورے پانچ سال یہاں نہیں آئے اس لئے وہ پہلے اس کا جواب دیں کہ وہ پانچ سال کہاں رہے؟ وہ کہاں کی گڈ گورننس وہ کہاں کی speed ہے اور وہ احد چیمہ کے ساتھ اور اپنے داماد کے ساتھ مل کر۔۔۔

جناب سپیکر: پھر آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ میرا حق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ایسی بات نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! رمضان کے مہینے میں تو یہ غلط باتیں کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ مہربانی کریں اور ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ اس وقت کہاں تھے جب یہ لوگ رمضان کے مہینے میں یہودی اور مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ دے رہے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس وقت کیوں نہیں بولے؟ یہ جمہوریت ہے ناں اس ایوان کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں کیا باتیں کر رہا ہوں؟

جناب سپیکر: آپ مجھے باتیں کر رہے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! نہیں، میں کیا باتیں کر رہا ہوں؟

جناب سپیکر: نہیں، آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جو بات کی گئی ہے میں اس کا جواب دے رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی بجٹ پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ضمنی بجٹ پر ہی بات کر رہا ہوں۔ میں آئینہ دکھا رہا ہوں اور مجھے وہ آئینہ دکھانے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کسی کی ذات کے حوالے سے بات کریں گے تو میں آپ کو بات نہیں کرنے دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرے عوام کے ٹیکس کا پیسا استعمال ہوا ہے تو میں اس پر بات کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسا نہ کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! وہ شخص پانچ سال انگلیاں ہلاتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میرا حق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا ٹائم کدھر سے ختم ہو گیا؟

جناب سپیکر: کدھر سے ختم ہوتا ہے ٹائم؟ گھڑی سے ٹائم ختم ہوتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ لوگ خلائی مخلوق ہیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا مائیک بند کریں اور اس ایوان سے باہر چلے جائیں۔ میں آپ کو order کر رہا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! دو مہینے بعد آپ کا بندوبست ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ چونکہ آج ہماری اسمبلی کے اجلاس کا آخری دن ہے جسے میرے خیال میں یاد بھی رکھنا چاہئے کہ یہ آخری دن ہم سب کی زندگیوں میں بھی آنا ہے۔ ہم نے یہاں آ کر پہلے جو حلف لیا تھا اور ہم سب عوام کے ووٹ لے کر یہاں بیٹھے ہیں تو اس عوام کو جوابدہ

بھی ہیں۔ نا صرف ان عوام کو بلکہ اللہ کی پاک ذات کو بھی کہ جن فرائض کی ذمہ داریاں ہم پر ڈالی گئیں تو میں سمجھتی ہوں کہ ہم سب جو یہاں پر بلا تفریق بیٹھے ہیں۔ ادھر بیٹھے ہوئے بھی اور اُدھر بیٹھے ہوئے بھی تو ہم ایک بار اپنا احتساب خود ضرور کریں اور ایک بار اپنے دل کو ضرور کھنگالیں کہ کیا پانچ سال ہم نے واقعی وہ کام کئے ہیں جس کے لئے لوگوں نے ہمیں ان ایوانوں میں منتخب کر کے بٹھایا تھا، کیا ہم نے واقعی یہ فرض ادا کیا ہے یا سب اپنے اپنے آقاؤں کو خوش کرتے رہے ہیں جو اللہ کے سوا ہم نے اپنے آقا بنائے ہوئے ہیں اور ان آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے یہاں آکر تقریریں کرتے رہے ہیں؟ ہم جا کر دیکھیں، آپ ترقی کی بات کرتے ہیں اگر پنجاب ترقی کرے گا تو ہمیں ضرور خوشی ہو گی۔ اچھے پل بننے چاہئیں، سڑکیں بھی بنی چاہئیں، ہسپتال بھی ہونے چاہئیں لیکن جب اس قوم کی مائیں، بہنیں سڑکوں پر بچے جنیں گی تو ہمیں خوشی نہیں ہو گی بلکہ تکلیف ہو گی پھر ہم بولیں گے۔ جب ہسپتالوں کے حالات اچھے ہوں گے تو ہمیں خوشی ہو گی۔ اگر پنجاب کی عوام کو ریلیف مل رہا ہے تو وہ ہم سب کو مل رہا ہے لیکن اگر ایک بیڈ پر تین تین لوگ ہوں، جب وہاں غریب جائے تو اس کو کوئی منہ نہ لگائے مجھے ہر روز دس فون آتے ہیں کہ ذرا آپ ایم ایس سے بات کر لیں اور وہ کہتا ہے کہ میں نے بات نہیں کرنی۔ وہاں ایک گولی پیناڈول کی نہیں ملتی اگر یہ چیزیں ہوں گی تو ہمیں تکلیف ہو گی پھر ہم بات کریں گے یہ ہمارا حق ہے اور ہم یہاں اسی لئے بیٹھے ہیں۔ جب ہم دیکھیں گے کہ ایجوکیشن کے نام پر بڑے دعوے کئے گئے جبکہ ہمارے سکولوں میں missing facilities ہیں اور جو دعوے کئے گئے اس کے مطابق کچھ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! آپ گورنمنٹ سکولوں میں جا کر دیکھیں میں نے پانچ سال پہلے اپنی تقریر میں ایک چھوٹے سے سکول کا ذکر کیا تھا اور وہ این اے۔124 حمزہ شہباز کے حلقے میں ہے۔ افسوس کے ساتھ کہ اس کی پانچ سالوں میں بھی حالت نہیں بدلی۔ مجھے بتائیے کہ کیا اس میں میرے بچے پڑھ رہے ہیں، کیا وہ آپ کے بچے نہیں ہیں اور وہ اس قوم کے بچے نہیں ہیں؟

جناب سپیکر! جب لاء اینڈ آرڈر کی بات ہوتی ہے اور ہم قصور میں دیکھتے ہیں، ہم روز اپنے چھوٹے بچے بچیوں کی لاشیں کوڑے میں سے اٹھاتے ہیں جب ان کی عزتیں اور حرمتیں ختم ہو چکی ہوتی ہیں تو کیا وہ بچے آپ کے نہیں ہیں، آپ کو کیسے رات کو نیند آتی ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز اقلیتی ممبران واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر: میں آپ کو ویلکم کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! آپ کو نیند نہیں آنی چاہئے۔ ایک دربار اوپر بھی ہے وہاں آپ نے جواب دینا ہے۔ آپ دنیاوی طور پر چار لوگوں کو خوش کر لیں گے، آئندہ کی ٹکٹ بھی confirm کر لیں گے لیکن آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھئے اور مجھے بتائیے کہ جو قصور میں واقعات ہوئے ہیں اور یہاں پولیس کو جو بجٹ دیا جا رہا ہے کیا وہ اس کے حقدار ہیں؟ جس طرح ہمارے بچوں کی بے حرمتی ہو رہی ہے، جس طرح ہمیں لاشوں کے ٹکڑے ملتے ہیں آپ زینب کی ماں بن کر تو سوچئے۔ یہاں جو میری بہنیں بغیر سوچے سمجھے شور مچاتی ہیں خدا کے لئے یہ پنجاب صرف آپ کا نہیں ہے بلکہ ہم سب کا ہے۔ ان کے بچے ہمارے ہیں، جب ان لوگوں کو آپ کے ذریعے اور ہمارے ذریعے فائدہ ہو گا تو پھر ہم بولیں گے اور کہیں گے کہ فائدہ ہوا ہے لیکن جب فائدہ نہیں ہو گا تو پھر ہم یہاں اسی لئے بیٹھے ہیں کہ آپ کی اصلاح کریں اور بتائیں کہ یہاں غلط ہوا ہے۔ اگر قصیدہ ہی پڑھنا ہے تو پھر جائیں درباروں میں بیٹھیں، دربار ہی اچھے تھے پھر کیا ضرورت تھی جمہوریت کی؟ جمہوریت کی روح یہی ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر سچ بولیں اور عوام کے حقوق کی بات کریں۔

جناب سپیکر! خدا کے لئے یہ جو ہم پر ذمہ داری آئی تھی ان پانچ سالوں کا حساب اپنے سے ضرور لیجئے گا۔ یہ جو ہم نے بڑے بڑے بجٹ رکھے ہیں ان بجٹ کی آڑ میں کس کو facility حاصل ہوئی، کن کو سکیورٹی ملی؟ آج ہمارے گھروں سے جو بچے بچیاں نکلتی ہیں کیا ان کی عزتیں محفوظ ہیں، کیا ان کی جانیں محفوظ ہیں اور کیا ان کے مال محفوظ ہیں، کیا سب بچوں کو equal education کی سہولت موجود ہے اور کیا یہ سہولت ہم دینے میں کامیاب ہوئے ہیں؟ ہمارے وہ بچے بھی ہیں جو کوڑے میں سے کھانا چن کر کھاتے ہیں۔ جب وزیر اعلیٰ کے کچن کا خرچہ ہر روز کا پانچ لاکھ آتا ہے تو ہمارا دل دہلتا ہے۔ آپ جو یہاں سب بیٹھے ہیں ان سب باتوں کو آپ بھی جانتے ہیں لیکن اقرار کرنے سے ڈرتے ہیں۔ جمہوریت جس کا ہم ڈھول پیٹتے ہیں وہ جمہور سے ہوتی ہے جب جمہور در در ٹھوکریں کھا رہا ہو، خوار ہو رہا ہو اور ذلیل ہو رہا ہو اور ہم جمہوریت کے ڈھول پیٹ رہے ہوں تو اس کا کیا فائدہ ہے؟ ہم نے جمہور کو بچہ بنایا ہوا ہے اور اس کو اپنی ڈگڈگی پر نچا رہے ہیں۔ خدا کے لئے آپ نے آئندہ بھی آنا ہے، آپ نے الیکشن لڑنا ہے،

عوام سے ووٹ لینا ہے لیکن ایک وہ بھی ہے جو آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اللہ نے ہمیں اتنا خوبصورت ملک دیا وہ دیکھ رہا ہے کہ آپ نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟ پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب میں وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ وہ اپنی بات کریں اور مطالبہ زر نمبر 8 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تمام ممبران کی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس ضمنی بجٹ پر تقریریں کی ہیں۔ میں ایک دو باتیں کہوں گی زیادہ لمبی بات نہیں کروں گی کیونکہ ہم نے کافی پیشرفت بھی کرنی ہے۔ ہمارے بہت ہی معتبر جناب قائد حزب اختلاف نے ضمنی بجٹ پر بات کی تھی۔

جناب سپیکر! میں بالکل agree کرتی ہوں کہ ضمنی بجٹ minimum ہونا چاہئے لیکن یہ بات بھی appreciate کرنے والی ہے اور سب کو احساس دلانے والی ہے کہ حقائق کو بھی دیکھا جائے۔ اگر ہم اس وقت بجٹ کو دیکھیں تو بجٹ کا صرف 4.3 فیصد ضمنی بجٹ ہے یعنی پانچ فیصد سے بھی کم ہے۔ ہمیں یہ بھی احساس کرنا ہے کہ یہ ضمنی بجٹ گیا کہاں ہے۔ وہ ضمنی بجٹ تعلیم میں گیا ہے، صحت اور لاء اینڈ آرڈر میں گیا ہے۔ یہ سب وہ چیزیں ہیں جن سے ایک عام آدمی کا معیار زندگی بہتر ہوتا ہے۔ اس میں بہت سے خرچے ہم foreign anticipate نہیں کر پا رہے تھے، ڈویلپمنٹ کی سکیمیں complete ہوتی گئیں اور ساتھ ساتھ اس کی current liabilities create ہوتی گئیں جس کی وجہ سے یہ ضمنی بجٹ بڑھ گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں appreciate کرنے والی بات یہ ہے کہ یہ جو بات کہی گئی تھی کہ poor financial management reflect کرتی ہے اور ضمنی بجٹ کا سائز 4.3 فیصد کا ہو تو میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ نہیں ہے۔ ایک اور بات کی گئی جو appreciate کرنے والی ہے وہ independent economist کی گئی اور اس کا نام بھی لیا گیا۔ یہ بات کی گئی کہ خیبر پختونخوا میں growth rate سب سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ وہ معیاری economist جس کو quote کیا جا رہا ہے وہ ڈاکٹر حفیظ پاشا ہے اور میں بھی انہیں کو quote کر رہی ہوں۔ ان کی ریسرچ ان کی کتاب میں یہ بھی

کہتی ہے کہ فی کس آمدنی جتنی پنجاب میں بڑھی ہے اتنی ملک کے کسی بھی صوبے میں نہیں بڑھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر خیبر پختونخوا کا growth rate بڑھا ہے تو وہ اس لئے بڑھا ہے کہ باہر سے remittances آ رہے ہیں، وہ اس لئے بڑھا ہے کہ foreign assistance آ رہی ہیں لیکن جو ہم نے پنجاب میں محنت کر کے فی کس آمدنی بڑھائی ہے وہ ہماری پالیسیوں کی وجہ سے ہے۔ وہ اس لئے ہے کہ ہم نے ایگریکلچر میں کسان package لائے ہیں، وہ اس لئے ہے کہ ہم نے develop human resource کی ہے، وہ اس لئے ہے کہ ہم نے پرائیویٹ سیکٹر کو involve کیا ہے۔ یہ انہی کی research authentic ہے جو ان کی کتاب سے quote کی گئی ہے کہ فی کس آمدنی پچھلے چار پانچ سال میں سب سے زیادہ صوبہ پنجاب میں بڑھی ہے یعنی معیار زندگی جتنا پنجاب کے رہنے والوں کا improve ہوا ہے اتنا ملک بھر میں کسی صوبے کا نہیں ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ساتھ ہی ساتھ وہی ریسرچ یہ demonstrate کرتی ہے کہ جو روزگار میں اضافہ ہوا ہے وہ ملک بھر میں سب سے زیادہ پنجاب کے صوبے میں ہوا ہے۔ روزگار میں اضافہ سب سے زیادہ پنجاب میں ہوا ہے اتنا اضافہ کسی دوسرے صوبے میں نہیں ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ساتھ ہی ساتھ دو تین چیزیں اور بتا رہی ہوں کیونکہ یہ quote کیا گیا ہے۔ incident of poverty یعنی غربت کا معیار سب سے کم پنجاب میں ہے۔ میں آپ کے لئے کچھ نمبرز quote کر رہی ہوں۔ 31 فیصد پنجاب میں ہے 43 فیصد سندھ میں ہے، 49 فیصد خیبر پختونخوا میں ہے اور 71 فیصد بلوچستان میں ہے۔ جو ہم programme لا رہے ہیں تاکہ لوگوں کو روزگار ملے اور وہ غربت سے باہر نکلیں اگر یہ پروگرام successful نہ ہوتے تو آج پنجاب کی عوام میں شرح غربت اتنی کم نہ ہوتی۔ یہ ہماری پالیسیاں ہیں، ہمارے expenditures ہیں، ہماری priorities ہیں جس کی وجہ سے آج ہمارے سامنے یہ نتیجے آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ساتھ ہی ساتھ Human Development Report کو quote کروں گی جس کو United Nation publish کرتے ہیں اس میں ہمارا کوئی role نہیں ہوتا اس میں بالکل صاف انداز میں

بتایا گیا ہے کہ تعلیم، صحت، nutrition ان سب میں پنجاب باقی صوبوں سے بہت بہتر perform کر رہا ہے اور پنجاب کی کارکردگی باقی صوبوں سے بہت بہتر ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک اور بات بھی independent economist کی ایک اور بات بھی quote کروں گی۔ یہ بات بار بار واضح طور پر کہی جاتی ہے کہ صوبہ بھر میں ترقی کا معیار ایک جیسا نہیں ہے۔ Regional inequality کی بات آتی ہے۔ Independent Economists کہتے ہیں سب سے کم inequality صوبہ پنجاب میں ہے۔

جناب سپیکر! باقی صوبوں میں regional inequality پنجاب کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں میں ترقی کا جو فرق ہے وہ سب سے کم صوبہ پنجاب میں ہے جبکہ باقی صوبوں میں یہ فرق بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات کہنا بھی ضروری ہے کہ ہمارے Independent Economists یہاں تک کہتے ہیں، economists کے نام سے ایک بہت بڑا publication ہے اس نے اپنی 2018 کی publication میں صوبہ پنجاب کو International Community میں ایجوکیشن کا ایک رول ماڈل بتایا ہے یعنی تعلیمی معیار کے حساب سے پنجاب پوری دنیا کے لئے ایک رول ماڈل ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں نہیں کہہ رہی بلکہ یہ پاکستان کے economists نہیں کہہ رہے۔ یہ economist publication جو باہر چھپتی ہے وہ صوبہ پنجاب کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ ہم تعلیم میں ایک ماڈل ثابت ہو رہے ہیں۔ ہم جو ضمنی بجٹ دے رہے ہیں اس کی وجہ سے بڑی بڑی باتیں کہنا کہ ہم نے خرچے زیادہ کر لئے ہیں اور ہم mismanaged ہیں یہ بات درست نہیں ہے بلکہ اصل حقائق کچھ اور ہیں۔ آپ ہمیں ہماری کوتاہیاں ضرور بتائیں، ہم ان کو سُننے کے لئے حاضر کھڑے ہیں اور آپ کی تنقید کو سر آنکھوں پر لیں گے لیکن اگر کچھ بہتر ہو رہا ہے تو اس کو بھی appreciate کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں ایک دو indicators مزید بتاؤں گی اور اس کے بعد wind up کروں گی۔ سب سے زیادہ ڈویلپمنٹ کے اخراجات ہیں۔ Service delivery کو improve کرنے کے لئے، infrastructure کو improve کرنے کے لئے، تعلیم اور صحت کا معیار improve کرنے کے لئے یہ اضافی اخراجات کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے چار پانچ سالوں میں سب سے زیادہ improvement, growth, increaseصوبہ پنجاب میں ہوا ہے۔یہ بھیindependent analysis indicateکرتے ہیں کہ صوبہ پنجاب نے غیر ترقیاتیcurrent expenditureمیں سب سے کمgrowthدکھائی ہے۔یہ ٹھیک ہے کہ کہیں کہیں mismanagementہوئی ہو گی لیکن اس حوالے سےgeneralized statementدینا مناسب نہیں ہے۔ہمیں تھوڑا ساqualifyingبات کرنی چاہئے جو کہ حقائق پر basedہو کیونکہ سیاسی باتوں کے لئے تو باہر میڈیا کافی ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں سب ممبران کا شکریہ ادا کروں گی اور اسمبلی کے سٹاف کا بھی شکریہ ادا کروں گا۔معزز ممبران بشمول حزب اختلاف کا بھی بہت خاص طور پر شکریہ ادا کروں گی کہ آپ نے ہمارا ساتھ دیا۔ہم نے جو بہت تیز رفتاری سے ترقی کا سفر شروع کیا ہے انشاءاللہ ہم قوی امید رکھتے ہیں کہ اس کو جاری و ساری رکھیں گے۔

جناب سپیکر! میں اسمبلی سٹاف، محکمہ خزانہ کے سٹاف اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے سٹاف کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں کیونکہ ان کی انتھک محنت سے ہی ہم یہ نتائج حاصل کر سکے ہیں۔میں باقیallied departmentsکا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہی کہوں گی کہ پاکستان کی ترقی ہم سب کا نصب العین ہے۔ہم اسی کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔آئیں مل کر کام کریں۔ہم چکروں میں پڑے رہتے ہیں، اتنی اہم economic policyپر بات ہو رہی ہے اور ہم اس کے درمیان میں دوسری چیزیں لے آتے ہیں۔جب تک عام آدمی کا معیار زندگی بہتر نہیں ہو گا تو اس وقت تک ہم سب کا مقصد پورا نہیں ہو گا۔بہت شکریہ۔پاکستان زندہ باد۔

ضمنی مطالبات زر برائے سال 2017-18 پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: وزیر خزانہ صاحبہ! اب آپ ضمنی مطالبہ زر نمبر 8 پیش کریں۔

ضمنی مطالبہ زر نمبر 8

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک ضمنی جو 5۔ ارب 60 کروڑ 76 لاکھ 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی جو 5۔ ارب 60 کروڑ 76 لاکھ 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر 8 میں کٹوتی کی تحریک میاں محمود الرشید، ملک تیمور مسعود، راجہ راشد حفیظ، جناب آصف محمود، جناب اعجاز خان، جناب محمد عارف عباسی، ڈاکٹر صلاح الدین خان، جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان، جناب محمد شعیب صدیقی، میاں محمد اسلم اقبال، ڈاکٹر مراد راس، جناب مسعود شفقت، جناب ظہیر الدین خان علیزئی، جناب جاوید اختر، جناب وحید اصغر ڈوگر، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، جناب عبدالمجید خان نیازی، جناب اعجاز حسین بخاری، محترمہ نگہت انتصار، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں، محترمہ ناہید نعیم، محترمہ شُنیلا رُوت، سردار علی رضا خان دریشک، جناب احمد علی خان دریشک، جناب خرم شہزاد، چودھری مونس الٰہی، سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ باسمہ چودھری، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ خدیجہ عمر، جناب احمد شاہ کھگہ، سردار محمد آصف نکئی، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، مخدوم سید مرتضیٰ محمود، مخدوم سید علی اکبر محمود، میاں خرم جہانگیر وٹو، محترمہ فائزہ احمد ملک، خواجہ محمد نظام المحمود، رئیس ابراہیم خلیل احمد، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب احسن ریاض فتیانہ اور جناب علی سلمان کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"5-ارب،60کروڑ،76لاکھ،51ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر8،"پولیس" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"5-ارب،60کروڑ،76لاکھ،51ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر8،"پولیس" کم کرکے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

وزیر قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جناب محمد عارف عباسی! یہ یاد رکھیں کہ پانچ بجے guillotine apply ہو جائے گی۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ لوگوں نے جو کچھ کیا ہے میں اس کو ہی appreciate کروں گا۔ 2017-18 کے بجٹ میں پولیس کے لئے 95-ارب59کروڑ75لاکھ اور 26ہزار روپے رکھے گئے تھے یعنی سالانہ بجٹ میں تقریباً ایک کھرب روپے کی بڑی رقم آپ نے محکمہ پولیس کو دی تھی اس کے بعد ضمنی بجٹ میں پولیس کو ½5- ارب روپے مزید دینے کی کوئی منطق سمجھ میں نہیں آتی۔ آپ پولیس کو کس لئے یہ ½5-ارب روپے مزید دے رہے ہیں؟ جب میں نے ان اخراجات کی تفصیل ضمنی بجٹ کی کتاب میں دیکھی ہے تو مجھے پتا چلا ہے کہ VVIP اور وزیراعلیٰ کے escort کے لئے مختلف قسم کی گاڑیاں خریدی گئی ہیں۔ ان اللوں تللوں پر 5-ارب روپے خرچ دیئے گئے ہیں۔ آج سے دس سال پہلے عوام کے ساتھ پولیس کا جو روّیہ تھا یا امن وامان کی جو صورتحال تھی اس سے کہیں زیادہ بدتر صورتحال آج 2018 میں ہے۔ پاکستان اور خصوصی طور پر پنجاب میں محکمہ پولیس خوف اور دہشت کی علامت ہے۔ محکمہ پولیس حکمران جماعت کے terrorist wing کا کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ کام کبھی کراچی میں ایم کیو ایم اپنے کارکنوں سے کرواتی تھی اور آج پنجاب کے حکمران یہی کام پولیس سے کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری پولیس کا آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ ان کی ترقیاں اور تعیناتیاں حکمران اپنی ذاتی مفادات کو دیکھتے ہوئے، اپنی ذات کے ساتھ ان کی loyalty کو دیکھتے ہوئے کرتے ہیں جو کہ

پنجاب میں پولیس کے زوال کی بڑی وجہ ہے۔ اگر پولیس کی پروموشن، پولیس کی تعیناتی اور ان کی ترقی ان کی کارکردگی کی بنیاد پر ہو، یہ دیکھا جائے کہ متعلقہ تھانے میں جرائم کتنے ہوئے، investigations کتنی ہوئیں، ملزمان کتنے پکڑے گئے اور ان میں سزائیں کتنے لوگوں کو ہوئیں۔ اگر اس قسم کا کوئی سسٹم ہو اور اس پر یہ پیسا لگے تو پھر ہمیں تکلیف نہ ہو، پنجاب کی پولیس ہی نہیں بلکہ میرا خیال ہے کہ اس وقت پورے پاکستان کی پولیس کارکردگی کے حوالے سے بدترین پولیس ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو 5۔ ارب روپیہ ہے یہ انہوں نے پولیس پر ضائع کیا ہے، اگر یہ ان کی ٹریننگ پر لگاتے اگر یہ ان کے انوسٹی گیشن کے طریق کار پر لگاتے اور یہ ان کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے لگاتے تو شاید ہمیں دکھ نہ ہوتا لیکن یہ 5۔ ارب روپیہ گاڑیوں کی خریداری، ان کے اللوں تللوں اور ان کی عیاشیوں پر لگے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس قوم کے ساتھ، پنجاب کی عوام کے ساتھ بڑا ظلم ہے اس لئے اس کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے تاکہ یہ خزانے پر مزید بوجھ نہ پڑے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: میں سن رہا ہوں، آپ بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آج آخری دن ہے، آج تو آپ اس طرح کی بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بات کریں۔

جناب آصف محمود: سپیکر صاحب! مجھے دیکھتے ہی آپ کو غصہ کیوں آجاتا ہے؟

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

جناب آصف محمود: نہیں جی، کیوں آجاتا ہے، کوئی مجھے وجہ بتائیں؟

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! پیار سے۔۔۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: بات کریں، بات کریں، بات کریں ناں

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آخری دن ہے، آپ بزرگ آدمی ہیں، میرے ساتھ اس طرح کا رویہ نہ رکھا کریں۔

جناب سپیکر: آپ کٹوتی کی تحریک پر بات کریں۔ میں پھر سنوں گا۔ بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے پولیس کے لئے مزید 5۔ارب روپیہ جو رکھا ہے وہ سمجھ سے بالاتر ہے، میں پہلے بھی گفتگو کر رہا تھا اور اب بھی وہیں سے start کرتا ہوں، میں پولیس اور انصاف کے اوپر ہی بات کر رہا تھا۔ میں پہلے دن جب اس ایوان کے اندر آیا تھا تو محترم وزیراعلیٰ نے جو اپنی پہلی تقریر کی تھی تو اس کا پہلا جو انہوں نے ایجنڈا بیان کیا تھا وہ یہ کیا تھا کہ پنجاب میں ہم پولیس کو de-politicize کریں گے، سستے انصاف کو ہم make sure کریں گے اس پر اربوں روپیہ لگایا گیا پہلے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پولیس کے ان جوانوں کو اور ان کے گھر والوں کو جنہوں نے دہشت گردی کی جنگ میں قربانیاں دیں ان کو میں خراج تحسین پیش کروں گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پولیس کے اندر جو کالی بھیڑیں ہیں انہیں بھی بے نقاب کرنا چاہئے اور کالی بھیڑوں کی وجوہات بھی ہمیں سامنے لانی چاہئیں۔ ابھی گزشتہ دنوں پانچ چھ دن پہلے راولپنڈی شہر کے اندر ایک واقعہ میڈیا کے اوپر رپورٹ ہوا کہ پولیس نے ایک شخص کو 21۔فروری کو پرائیویٹ گاڑی کے اندر اٹھایا ،وہ تین بچوں کا باپ تھا، اس کے چھوٹے بچے کی عمر میرا خیال ہے کہ لگ بھگ کوئی تین سال ہے، غریب آدمی ہے اس کو اٹھا کر پولیس لے جاتی ہے، اس کے کچھ لوگ میرے پاس آجاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو پرانی بات ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! دیکھیں، میں بات کر رہا ہوں۔ وہ پولیس والے تین بچوں کے باپ کو اٹھا کر لے جاتے ہیں، جب میں پولیس آفیسر سے رابطہ کرتا ہوں، سی پی او سے پوچھتا ہوں تو مجھے تھانہ کے ایس ایچ او صاحب بھی یہ فرماتے ہیں کہ اسے کسی sensitive case میں کسی خلائی مخلوق نے اٹھالیا ہے تو چار پانچ دن بعد وہ آدمی بازیاب ہوتا ہے اور اس حالت میں ہوتا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر! آپ کی ناراضگی مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی، میں سمجھتا ہوں کہ آج آخری دن ہے تو میں نہیں چاہتا ہوں کہ آپ اس طرح ناراضگی کا اظہار کریں۔

جناب سپیکر: میں سیکرٹری صاحب سے کوئی بات کر رہا تھا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اچھا، ٹھیک ہے، میں یہ سمجھا کہ آپ کا موڈ off ہے تو مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا، آج آخری دن ہے۔ میں بڑے تحمل سے بات کر رہا ہوں، میں یہ چاہ رہا ہوں کہ مسکراتے ہوئے آپ میری بات سنیں، ظاہر ہے، سپیکر صاحب! being opposition member یہ ہمارا فرض ہے کہ جو بات حقائق پر مبنی ہو وہ ہم تو کم از کم at least یہاں پر کریں تو ہمیں کرنے دیا کریں۔

جناب سپیکر! اب میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کے آئے دن میڈیا کے اوپر جو واقعات رپورٹ ہو رہے ہوتے ہیں تو میں سب سے پہلے تو وزیر اعلیٰ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ بلند و بانگ دعوے کرنا، اربوں روپے کی اخباروں کے اندر پبلسٹی کرنا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر different organizations کے سروے quote کر دیئے جاتے ہیں تو ان کی بھی reasons ہمیں پتا ہیں کہ کن بنیادوں کے اوپر وہ سروے رپورٹس آتی ہیں اور ان کی back end پر وجوہات ہوتی ہیں۔ Overall پنجاب کا کوئی شہری بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کہ آپ کے تھانوں کے اندر کوئی شریف آدمی جانے کو تیار نہیں ہے۔ تھانوں کی جو itself حالت ہے، میرے حلقے میں جو تھانے ہیں، ایک تھانہ ریس کورس ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ دن کو 12 بجے بھی وہاں جانے سے گھبراتے ہیں، کوئی شریف آدمی اس سائیڈ کا رخ نہیں کرتا۔ میں جب نیا نیا ایم پی اے بنا، ویسے بھی میں لگتا نہیں ہوں، یہاں پر کوئی تھوڑا سا misfit ہوتا ہوں، ایک عام آدمی ہوں تو میں چلا گیا تھانے میں، وہاں پر جو محرر صاحب بیٹھے ہوئے تھے ان کو میں نے کہا کہ ذرا مجھے پنسل دینا میں نے کوئی چیز لکھنی ہے، اس کو میں نے تعارف نہیں کروایا تو اس نے کہا کہ میرے پاس پن ہی نہیں ہے، باہر وں لے آو جا کے، تو جس صوبہ کے تھانوں کے اندر لکھنے کے لئے پن نہ ہو تو وہاں سے آپ انصاف کی کیا توقع کریں گے؟

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں تو میں پھر آپ کے سامنے بات کر کے آپ سے انصاف کی کیا توقع کروں؟ میں پانچ سال تو یہاں پر بولتا رہا ہوں تو کسی ایک بات کے اوپر بھی، کوئی ایک ایسی تجویز ہماری ہو، جو یہاں پر ہم نے بات کی ہو تو اس پر implement ہو جاتا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں، اپنے تمام colleagues کا مشکور ہوں جنہوں نے پانچ سال برداشت کیا، آپ کا مشکور ہوں، اسمبلی کے تمام سٹاف کا شکریہ۔ اپنے تمام اپوزیشن کے بھائیوں کا شکریہ اور میں دعا گو ہوں کہ اگلی جو اسمبلیاں آئیں، ہمیں نہیں پتا کہ کس نے آنا ہے---

جناب سپیکر: آپ کے گھر والوں کا بھی شکریہ جنہوں نے آپ کو ادھر بھیجا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے تو میرے علاقے کے لوگوں کا شکریہ کہ جنہوں نے مجھ جیسے عام آدمی کو یہاں پر بولنے کا موقع اور نمائندگی کا موقع فراہم کیا۔

جناب سپیکر: چلیں، بس ٹھیک ہے۔ اللہ خیر کرے گا۔

جناب آصف محمود: میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ آنے والی اسمبلیاں جو ہیں اللہ کرے کہ وہ حقیقی معنوں میں جمہوری ہوں اور یہ جو ہمارے رولز آف پروسیجرز ہوتے ہیں ان کو properly implement کیا جائے اور ہمارے جو ممبران ہیں اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ یہاں پر بیٹھ کر پاکستان کے لئے کوئی بات کر سکیں اور اللہ تعالیٰ آئندہ آنے والے سپیکر صاحب کو توفیق دے کہ ہماری بات سننے کی اس میں ہمت ہو۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اور کوئی صاحب بولنے والے نہیں ہیں۔۔۔جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبران نے اپنی کٹ موشن کے نتیجہ میں جو پولیس کی کارکردگی کے حوالے سے بات کی ہے جبکہ جس ضمنی گرانٹ کی اس وقت approval لی جا رہی ہے، اس میں محکمہ پولیس میں 8 ہزار سے زائد نئی پوسٹیں اس سال create کی گئیں۔ اس میں ڈولفن فورس کا دائرہ کار لاہور کے علاوہ پنجاب کے پانچ بڑے شہروں تک بڑھایا گیا۔ اسی طرح سے چائنیز اور غیر ملکی ہمارے بھائی ادھر آکر جو سی پیک پراجیکٹس کے مختلف منصوبوں پر کام کر رہے ہیں ان کی حفاظت کے لئے دو نئی بٹالین کھڑی کی گئی ہیں۔ اسی طرح سے ایلیٹ فورس کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے، ان کی تنخواہوں اور دیگر اخراجات کے حوالے سے اس ضمنی گرانٹ کی approval درکار ہے۔ جہاں تک کارکردگی پر بات کی گئی ہے تو پولیس کے دو بنیادی functions ہیں، Watch and Ward and Investigation دنیا جو ہے وہ ان دونوں functions میں آج سے 35/40 سال پہلے scientific بنیادوں پر جا چکی ہے۔

جناب سپیکر! پاکستان میں میاں محمد شہباز شریف کو بطور وزیر اعلیٰ یہ اعزاز حاصل ہے کہ پاکستان پولیس کی جو سمت ہے اس کا تعین کر دیا گیا ہے۔ 10۔ارب روپے کی لاگت سے سائنٹیفک

فرانزک لیبارٹری جو قائم کی گئی ہے وہ نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس فرانزک لیبارٹری کے قیام کے بعد اس کو فنکشنل کرنے میں ایک لمبا اور بڑا مشکل مرحلہ تھا لیکن اس کو میرٹ اور ایسی بنیادوں پر استوار کیا گیا ہے کہ آج دنیا میں اس لیبارٹری کا ایک ایسا کریڈٹ ہے، اس کی ایک ایسی پوزیشن ہے کہ دنیا سے ٹیسٹ کے جو samples ہیں اس کو بھیجے جاتے ہیں اور پاکستان میں، میں صرف پنجاب کی بات نہیں کر رہا، پاکستان سے مختلف جو heinous cases تھے وہ اس لیبارٹری کے ذریعہ سے resolve ہوئے، انوسٹی گیشن میں وہ جو ایک معاملہ ہوتا تھا کہ تھانیدار نے ضمنی پیسے لے کر ملزم کے حق میں لکھ دی یا مدعی سے پیسے لے کر ملزموں کے خلاف یا بے گناہ لوگوں کے خلاف لکھ دی۔ اس سائنٹیفک لیبارٹری سے کسی بھی crime scene کو save کرنے کے بعد وہاں سے چودہ قسم کی ایسی شہادتوں کو پکڑا جا سکتا ہے۔ ان کو capture کیا جا سکتا ہے کہ 7۔ارب انسانوں میں سے جس بندے کو کہیں گے کہ This is the man تو وہی بندہ ملزم ہو گا۔

جناب سپیکر!اس میں پولیس کی discretion کہ غلط تفتیش کر دی، غلط ضمنی لکھ دی، غلط آدمی کو پکڑ لیا یہ انوسٹی گیشن کا سب سے بڑا ظلم تھا اور پولیس کی کارکردگی میں سب سے بڑی خرابی بھی تھی لیکن اس سے وہ بتدریج دور ہو جائے گی۔ ہم اس وقت تک ڈسٹرکٹ level پر پہنچے ہیں، جیسے جیسے اس لیبارٹری کی reach trickle down ہو کر تھانہ level پر پہنچے گی تو اس کے بعد یہ بات ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! آپ اس وقت بھی دیکھ لیں کہ قصور کا واقعہ ہو، میڈیا میں جو ہاتھ کٹنے کا ایک بہت بڑا issue بنا تھا حتیٰ کہ خیبر پختونخوا میں سات سال کی ہماری بیٹی جس کے ساتھ درندگی ہوئی اس کا ملزم اس کا قریبی عزیز تھا اور اس کا گھر victim کے گھر کے بالکل سامنے تھا۔ جب تک لیبارٹری سے analysis کر کے ملزم کی نشاندہی نہیں ہوئی اس وقت تک وہ ملزم وہیں پر تھا، کسی کو اس پر شک بھی نہیں گزرا، کسی human intelligence کی بنیاد پر اسے نہیں پکڑا گیا لیکن جب اس کی نشاندہی ہوئی اس کیس میں بھی، قصور میں بھی اور باقی کیسز میں بھی تو وہ اتنی مستند تھی کہ کسی کو یہ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی، allegation کی حد تک بھی کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس لیبارٹری کا قیام آج سے بہت عرصہ پہلے ہو چکا ہوتا تو آج ہم انوسٹی گیشن کے مختلف نقائص اور باقی جو چیزیں سامنے آ رہی ہیں ان سے آگے نکل چکے ہوتے اس لئے یہ ایک بہت بڑا initiative ہے جس سے پولیس کی کارکردگی بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر! اسی طرح سیف سٹی پراجیکٹ وہ چیز ہے جو watch and ward کو scientific بنیادوں پر استوار کر دے گی اور کسی ملزم کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کسی ملزم کے لئے ممکن نہیں ہو گا کہ وہ واردات کرے اور اس کے بعد بچ نکلے۔ اس پراجیکٹ کو بھی initiate کر دیا گیا ہے، اس وقت لاہور میں سیف سٹی پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے۔ بڑے شہروں جن میں راولپنڈی، فیصل آباد، گوجرانوالہ، ملتان اور بہاولپور میں بھی یہ پراجیکٹ شروع کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ tenure میں جب پنجاب کے عوام اسی جماعت، اسی حکومت اور اسی لیڈر کو دوبارہ خدمت کا موقع دیں گے تو اس سیف سٹی پراجیکٹ اور scientific بنیادوں پر انوسٹی گیشن کے concept کو محیط کیا جائے گا تاکہ امن و امان کے لئے بہتر سے بہتر صورت حال پیدا ہو۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ماشاء اللہ، اللہ مبارک کرے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"5۔ ارب 60 کروڑ 76 لاکھ 51 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 8 پولیس کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی جو 5۔ ارب 60 کروڑ 76 لاکھ 51 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2018 کو ختم ہونے

والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر ہوا)

مطالبہ زر نمبر 9

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 9 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19-ارب 86 کروڑ 33 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19-ارب 86 کروڑ 33 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر 9 میں کٹوتی کی تحریک میاں محمود الرشید، ملک تیمور مسعود، راجہ راشد حفیظ، جناب آصف محمود، جناب اعجاز خان، جناب محمد عارف عباسی، ڈاکٹر صلاح الدین خان، جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان، جناب محمد شعیب صدیقی، میاں محمد اسلم اقبال، ڈاکٹر مراد راس، جناب مسعود شفقت، جناب ظہیر الدین خان علیزئی، جناب جاوید اختر، جناب وحید اصغر ڈوگر، جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی، جناب عبدالمجید خان نیازی، جناب اعجاز حسین بخاری، محترمہ نگہت انتصار، محترمہ

سعدیہ سہیل رانا، ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں، محترمہ ناہید نعیم، محترمہ شُنیلا رُوت، سردار علی رضا خان دریشک، جناب احمد علی خان دریشک، جناب خرم شہزاد، چودھری مونس الٰہی، سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ باسمہ چودھری، ڈاکٹر محمد افضل، محترمہ خدیجہ عمر، جناب احمد شاہ کھگہ، سردار محمد آصف نکئی، قاضی احمد سعید، سردار شہاب الدین خان، مخدوم سید مرتضیٰ محمود، مخدوم سید علی اکبر محمود، میاں خرم جہانگیر وٹو، محترمہ فائزہ احمد ملک، خواجہ محمد نظام المحمود، رئیس ابراہیم خلیل احمد، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب احسن ریاض فتیانہ اور جناب علی سلمان کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ محرک اپنی کٹوتی کی تحریک پیش کریں۔

MS NABILA HAKIM ALI KHAN: Mr Speaker! Thank you: I move:

> That the total of 19 billion, 86 million, 33 lac and 17 thousand…

جناب سپیکر: محترمہ! جو اردو میں لکھا ہوا ہے آپ وہ بولیں۔

You are not allowed to speak in English.

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

> "19- ارب 86 کروڑ 33 لاکھ 17 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 9 تعلیم کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "19- ارب 86 کروڑ 33 لاکھ 17 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 9 تعلیم کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: پہلے تو یہ بتائیں کہ اگر ایک روپیہ کر دیا جائے تو آپ کیا کریں گی؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اگر سزاؤں کا کوئی طریق کار بنالیا جائے تو آئندہ آنے والا وقت بہتر ہو سکتا ہے اسی وجہ سے میں کٹوتی کی تحریک پیش کر رہی ہوں تا کہ اس کا کوئی احساس ہو سکے کہ جب ہم کوئی بھی بجٹ لے کر آتے ہیں تو اس کا مقصد کیا ہوتا ہے۔ بجٹ لانے سے پہلے ہمیں جو تیاری کرنی چاہئے کیا ہم وہ تیاری کر رہے ہیں یا کر پاتے ہیں؟ اگر نہیں کر پاتے تو یہ کونسا طریق کار ہے کہ ایک بڑا بجٹ رکھنے کے بعد ہمیں ضمنی بجٹ کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہم نے 2017-18 میں تعلیم کے لئے 40۔ ارب 74 کروڑ 96 لاکھ 63 ہزار روپے کی خطیر رقم رکھی تھی۔ اس وقت پنجاب کے اندر ڈیڑھ کروڑ بچے سکولوں سے باہر ہیں، missing facilities پوری نہیں کر پائے۔ سینکڑوں ایسے سکول ہیں جہاں پر ہیڈ ماسٹرز اور ہیڈ مسٹریسز نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: پھر آپ نمائندگی کیا کرتے ہیں؟ آپ نوٹس میں بھی نہیں لاتے کہ یہاں سکول میں ہیڈ ماسٹر نہیں ہے یا ٹیچر نہیں ہے؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ہم بارہا ہاؤس کے اندر اپنے سوالوں اور تحاریک التوائے کار کے ذریعے عوامی issues highlight کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ آپ کے موجودہ تمام محکموں کی کرپشن اور ملی بھگت سے جو معاملات ہو رہے ہیں انہیں بھی highlight کرتے رہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ اس وقت پنجاب کا جو مسئلہ ہے میں اس پر بات کروں گی کہ ہم تعلیم کے لئے جو بجٹ رکھتے ہیں اس کا ہمارے پاس کیا mechanism ہے---

جناب سپیکر: محترمہ کی بات سنی جائے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! ہمیں یہ پتا ہی نہیں ہے کہ ہم تعلیم کا جو بجٹ رکھتے ہیں اس کی allocation اور اس کی ڈویژن کیسے کرنی ہے اور تمام سکولوں کی حالت کس طرح بہتر کر سکتے ہیں۔ کیا سکولوں میں صرف اور صرف allocation اور بجٹ سے معاملات حل ہو رہے ہیں؟ اگر نہیں ہو رہے تو کیا اس پر سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ہمارے پاس بجٹ بھی ہوتا ہے، ہم بہت بلند و بانگ دعوے بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمارے سکولوں اور اداروں کی تعلیمی صورتحال بدتر

سے بدتر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ کیا یہ گڈ گورننس پر سوالیہ نشان نہیں ہے؟ کیا یہ وہ چیزیں نہیں ہیں جو اس وقت آپ کے احتساب کے ادارے سامنے لے کر آ رہے ہیں اور کوئی ایسا محکمہ نہیں ہے چاہے محکمہ تعلیم ہو چاہے صحت، صاف پانی کمپنی ہو کوئی ایسا محکمہ نہیں ہے جہاں پر آپ کے حکمرانوں نے آپ کے اپنے لوگوں کو وہاں پر نوازا نا ہو یا کرپشن نہ کی ہو۔

جناب سپیکر! یہ معاملہ صرف اس حد تک نہیں رہ جاتا کہ ہم کٹوتی کی تحریک پیش کریں اور صرف بات کر کے اسے ختم کریں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت ہمارا ملک جس نہج پر آ چکا ہے اور پنجاب کے جو حالات ہو چکے ہیں وہاں پر ہم بڑے بڑے bridges بنا کر اور میٹرو لائنز بنا کر ہم اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں اس چیز کی بہت ضرورت ہے کہ ہم اپنے wisdom کو بڑھائیں۔ ہم MDGs بناتے ہیں اور اس میں پنجاب حکومت مکمل طور پر فیل ہوئی ہے۔ پھر ہم SDGs کی طرف آتے ہیں یعنی Sustainable Development Goals کی بات کرتے ہیں اور اس کے علاوہ حکومت نے پنجاب کی بہت سی task forces بنائی ہوئی ہیں لیکن اس کے باوجود معزز ممبران کو کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں دیا جاتا جب ہم کسی issue کو highlight کرتے ہیں تو ہماری بے توقیری کی جاتی ہے کیونکہ ہماری پیش کی گئی تجاویز کو شامل ہی نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر! آج آپ نے اس کرسی پر بیٹھ کر خود یہ بات پوچھی ہے کہ ہم یہ چیزیں ایوان میں کیوں لے کر نہیں آئے؟ کیا آپ اس چیز کے گواہ نہیں ہیں، کیا آپ نے دیکھا نہیں ہے کہ بطور ممبر ہم نے اپنے علاقے کے issues کو نا صرف highlight کیا بلکہ حکومت کو بہت دفعہ مجبور کیا اور اس بابت احتجاج بھی کئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب حکومت کی گڈ گورننس کا پول کھل کر سامنے آ چکا ہے اور اب یہ حکومت ضمنی بجٹ کی صورت میں پنجاب کی عوام پر ایک اضافی بوجھ بھی ڈال رہی ہے۔ ضمنی بجٹ سے بہتری نہیں آتی۔ جب ہم پالیسی بنا رہے ہوتے ہیں یا budget allocations کر رہے ہوتے ہیں تو اس وقت ہمیں ان سب باتوں کا خیال رکھنا چاہئے تاکہ ضمنی بجٹ پیش کرنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ بجٹ بنانے والے اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ اضافی اخراجات کرنا کوئی بہتر طریق کار نہیں ہے۔ پنجاب کے اندر اتنے سال حکومت کرنے کے باوجود بہت زیادہ اضافی اخراجات پیش کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! 18-2017 کے بجٹ میں شعبہ تعلیم کے لئے 40- ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی تھی لیکن اس کے باوجود 19- ارب روپے سے زیادہ کے extra اخراجات کئے گئے ہیں تو کیا یہ عقلمندی ہے اور مجھے اس بات کا جواب کون دے گا؟ یہاں پر سب لوگ تماشائی بن کر بیٹھے ہوئے ہیں اور حکومتی بنچوں کی طرف سے ہمیشہ غیر سنجیدہ اور مذاق والا روّیہ اپنایا گیا ہے۔ پانچ سال گزرنے کے بعد مجھے انتہائی افسوس اور دُکھ ہے کہ اگر ہم سب اپنی اپنی ذمہ داری احسن انداز سے پوری کرتے تو کیا پھر ملک اور صوبے کے حالات بہت بہتر نہ ہوتے؟

جناب سپیکر! میرا یہ سوال آپ اور اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے سب ممبران سے ہے کیونکہ آپ custodian of the House ہیں۔ آپ نے دیکھا ہے کہ جب کوئی مضحکہ خیز بات ہو تو تماشائیوں کی طرح اس پر سب ممبران بولنا شروع کر دیتے ہیں لیکن جب ہم good governance and policy making کی بات کرتے ہیں تو اس جانب کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! معزز ممبران کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال نہ کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! جب ہم policy making or good governance کے بارے میں بات کرنا چاہیں تو Chair کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ آپ صرف تین یا پانچ منٹ بول سکتے ہیں لیکن اگر ان کے اپنے ممبران قائدین کے قصیدے پڑھنا یا تعریفیں کرنا چاہیں تو پھر وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایسی باتوں سے اجتناب کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! موجودہ حکمران تو اب جانے والے ہیں اور انشاءاللہ آنے والا وقت پنجاب کی عوام کا وقت ہو گا۔ انشاءاللہ کل تحریک انصاف کا وقت ہو گا اور یہاں صوبے اور ملک میں قانون وانصاف کا بول بالا ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب محترمہ خدیجہ عمر بات کریں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! آج یکم رمضان المبارک ہے تو میں سب سے پہلے ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران، اپنے بھائی اور بہنوں کو رمضان المبارک کی مبارکباد دیتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس مہینے کی برکت سے ہمارے ملک پاکستان پر رحم کرے۔ اچھے اور غریب لوگوں کا احساس کرنے والے لوگ منتخب ہو کر اسمبلیوں میں آئیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات عرض کرنا چاہوں گی کہ دین اسلام کے ہر رکن کے پیچھے ایک logic کارفرما ہے۔ روزے کا بھی ایک logic ہے۔ جب ہم بُھوکے اور پیاسے رہتے ہیں تو ہمیں بُھوکے، پیاسے، غریب اور نادار لوگوں کا احساس ہوتا ہے۔ موجودہ حکومت کو پنجاب میں برسراقتدار آئے ہوئے دس سال ہو چکے ہیں لیکن یہ رمضان المبارک میں ہونے والی مہنگائی کا تدارک نہیں کر سکی۔ یہ ایک روایت بن چکی ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں مہنگائی آسمان سے باتیں کرنا شروع کر دیتی ہے۔ بے چارہ غریب جو پہلے دال روٹی کھا رہا ہوتا ہے رمضان المبارک میں مہنگائی کی وجہ سے اسے وہ بھی نصیب نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! ہم سب ممبران کا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم بازاروں میں جا کر چیزوں کی قیمتیں چیک کریں۔ مرغی کچھ دن پہلے 200 روپے فی کلو کے حساب سے مل رہی تھی لیکن آج اس کے نرخ 300 روپے فی کلو تک پہنچ گئے ہیں۔ بطور مسلمان ہمارا اوّلین فرض بنتا ہے کہ غریب لوگوں کی طرف توجہ دیں۔ ہم یہاں کرسیوں پر بیٹھ کر بڑی بڑی باتیں کر لیتے ہیں۔ ایک دن پورے پنجاب کی بجلی گئی ہے تو ہم سب بلبلا اُٹھے ہیں۔ آپ ان لوگوں کا حال دیکھیں کہ جن کے گھروں میں پنکھے بھی نہیں چلتے لیکن اس کے باوجود بجلی کے بل بہت زیادہ آتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں محکمہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گی۔ میری بہن نبیلہ حاکم علی خاں نے بھی مجھ سے پہلے اس بارے میں تفصیلاً بات کی ہے۔ پچھلے دس سال سے متواتر آپ لوگوں کی حکومت ہے۔ یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ اللہ نے آپ کو موقع دیا۔ کابینہ کے وزراء اور میری بہن وزیر

خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا نے بھی فرمایا ہے کہ پوری دنیا میں پنجاب کے ایجوکیشن سسٹم کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ کیا آپ نے سو فیصد انرولمنٹ کا target حاصل کر لیا ہے؟

جناب سپیکر! پچھلے دس سال سے آپ شعبہ تعلیم کے لئے ہر بجٹ میں بڑی کثیر رقم مختص کرتے رہے ہیں لیکن شعبہ تعلیم کی صورتحال انتہائی خراب ہے۔ 2008 سے لے کر 2018 تک آپ نے بہت زیادہ قرضے لئے ہیں اور اس کی وجہ سے ہماری آنے والی نسلیں بھی مقروض ہو چکی ہیں۔ ہمیں اس قرضے کا کیا فائدہ ہوا؟ ہم نے اپنے لوگوں کو مقروض کر دیا، ہم نے اپنے ملک کی اہم چیزیں گروی رکھوا دیں اور جب آپ چیزیں pledge کرواتے ہیں تو اس ملک سے برکت اُٹھ جاتی ہے۔ کیا اپنے ملک کی چیزیں pledge کروانے کے بعد ہم یہ کہہ سکتے ہیں، کیا اپنے ملک کے لوگوں کو stakes پر لگانے کے بعد ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سو فیصد dropout rate ختم ہو چکا ہے اور سو فیصد شرح خواندگی کا ہدف حاصل ہو گیا ہے، کیا تمام سکولوں کو پانی، بجلی اور دوسری بنیادی سہولتیں میسر ہیں، کوئی سکول چار دیواری اور چھت سے محروم نہیں ہے، صوبے کے تمام بچے ایک نصاب پڑھ رہے ہیں، صوبے کے ہر بچے کو مفت تعلیم کی ایک جیسی سہولت میسر ہے، صوبے کے اساتذہ کے تمام مسائل حل ہو چکے ہیں، محکمہ تعلیم کو کرپشن اور لاپرواہی کے کلچر سے بالکل پاک کر دیا گیا ہے؟ رمضان کے اس بابرکت مہینے میں اگر ہم اپنے ضمیر کے اندر جھانک کر دیکھیں اور سچ بولیں تو ان تمام سوالوں کا جواب نفی میں آئے گا۔ قرضے لے کر بھی ہم اپنے targets کو پورا نہیں کر سکے۔

جناب سپیکر! موجودہ حکمرانوں نے ان میں سے کچھ بھی پورا نہیں کیا اور انہوں نے صرف باتیں کی ہیں۔ اگر گڈ گورننس ہوتی تو یہ تمام اہداف پورے ہو چکے ہوتے۔ آپ شعبہ تعلیم میں کچھ بہتری لائے ہوں گے لیکن کس بنیاد پر اور آپ نے اس قوم کے بچوں کو کیا دیا ہے؟ پنجاب میں دو کروڑ سے زیادہ بچے سکول نہیں جاتے، 40 فیصد بچے سکول کی سہولت سے محروم ہیں، پنجاب میں سکول چھوڑنے کی شرح 34 فیصد ہے، پنجاب کی 40 فیصد آبادی ناخواندہ ہے، پنجاب میں 40 فیصد خواتین ناخواندہ ہیں، پنجاب میں 25 فیصد سکولز بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں اور آج بھی سائنس ٹیچرز کی 20 ہزار اسامیاں خالی ہیں۔ 2008 میں محترم وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے یہاں ایوان

میں کھڑے ہو کر بہت emotional تقریر کی تھی۔ وزیر اعلیٰ نے اپنی کئی تقاریر میں مائیک توڑے ہیں۔ اُس وقت ان کے جذبات سے ایسے لگتا تھا کہ جیسے اس ملک کے لئے سارا جذبہ انہی کے اندر ہے۔

جناب سپیکر! باتیں کرنا تو بہت آسان ہے، تقریریں کرنا تو بہت آسان ہے، مائیک توڑنا بہت آسان ہے۔ انگلی ہلا ہلا کر باتیں کرنا بہت آسان ہے۔ اس صوبے کی سب سے بڑی بد قسمتی یہ ہے کہ دس سالوں سے باتیں کی گئی ہیں لیکن عملدرآمد کچھ نہیں ہوا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ اس کو چھوڑ دیں ایک انسان ہونے کے ناتے بتائیں کہ ہم اپنے بچوں کے لئے کیا سوچتے ہیں اور ایک غریب کا بچہ جو رُل رہا ہے اُس کے پاس کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، تعلیم کے لئے بھی کچھ نہیں ہے، مہنگائی اتنی زیادہ ہے کہ غریب لوگ بجلی کے بل ادا نہیں کر سکتے اور اسی وجہ سے چوریاں اور ڈاکے بڑھ رہے ہیں لیکن یہاں پر کچھ ایسا پیش کیا جا رہا ہے کہ صوبہ پنجاب پیرس بن چکا ہے اور پنجاب میں کوئی مسائل ہی نہیں ہیں۔ کوئی خدا کا خوف کریں اور خدا کے لئے کم از کم ایک مقدس مہینے کا ہی لحاظ کر لیں۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کے 8 ہزار ہائر سیکنڈری سکولوں میں سے 4 ہزار ہائر سیکنڈری سکولز لائبریریوں اور لیبارٹریوں کی سہولت سے محروم ہیں جبکہ یہاں پر وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ جس قوم کی لائبریریوں اور لیبارٹریوں کی بتیاں روشن ہوئیں اُس قوم کو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ میں دس سال بعد اس وقت آپ کو یہ figures بتا رہی ہوں تو وزیر اعلیٰ اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے سے پہلے سوچیں۔ ہر دفعہ تو ایسی باتیں کرتے ہیں جس کو پورا نہیں کر سکتے لیکن پھر بھی اپنا نام بدلنے کے لئے کہتے ہیں۔ یہ صوبہ ہے یہ کوئی مذاق تو نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے وزیر اعلیٰ کے حق میں نعرے بازی)

جناب سپیکر! یہ اپنے وزیر اعلیٰ کو مکھن لگا سکتے ہیں، یہ اپنی لیڈر شپ کو مکھن لگا سکتے ہیں لیکن جب یہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے آگے پیش ہوں گے تو وہاں پر کس کو مکھن لگائیں گے اور یہ وہاں پر اللہ تعالیٰ کے آگے کیا جواب دیں گے؟

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ 7 منٹ کے بعد گلوٹین apply ہو جائے گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہی ہوں کہ جو غلط رپورٹس دیتا ہے اور جو غلط چاپلوسیاں کرتا ہے وہ بھی اتنا ہی ذمہ دار ہے اور یہ مکھن لگانے والے لوگ بھی اس کے ذمہ دار ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے جو cut motion آئی ہے اُس حوالے سے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ معزز وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کی priority ہمیشہ ایجوکیشن رہی ہے اور انہوں نے ان پانچ سالوں میں جتنا focus education پر رکھا ہے اور اس کے لئے بہت سارے initiatives بھی لئے ہیں تاکہ ایجوکیشن کو عام کیا جائے اُس میں طلباء کی انرولمنٹ بڑھائی ہے، اس کے علاوہ ٹیچرز کی بھرتی، اُن کی trainings، سکولوں میں missing facilities کی provision، ٹیکسٹ بکس ہیں، سکولز کی سیکورٹی کی بہتری کے لئے بہت سارے اقدامات اور میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ غریب بچوں کو تعلیم کی فراہمی کے لئے پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ جیسے پراجیکٹس شروع کئے، میرٹ پر لیپ ٹاپس دیئے گئے، یونیورسٹیز بنائی گئیں تاکہ تمام بچوں کو ایک جیسی معیاری تعلیم مہیا کی جا سکے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! رحیم یار خان میں آئی ٹی یونیورسٹی بنائی گئی ہے جو اس میں بہت اہم رول ادا کر رہی ہے تاکہ جنوبی پنجاب کے بچوں کو بھی یکساں تعلیم کے مواقع فراہم کئے جا سکیں۔ یہاں پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے ایک سوال کیا گیا تھا کہ بہت سارے بچے سکولوں سے باہر ہیں اس حوالے سے میں کہوں گی کہ یہ بالکل غلط statement ہے کیونکہ یہاں پر ہمارے بچے سکولز سے باہر نہیں ہیں۔ پچھلے تین سالوں میں تقریباً 35 ہزار اساتذہ کرام کی میرٹ پر بھرتی کی گئی ہے، بہترین افراد کا چناؤ بطور اساتذہ کرام کیا گیا ہے، PEEF اور QAED کے ذریعے معیاری تعلیم کو یقینی بنایا گیا ہے۔ پچھلے ایک سال میں انرولمنٹ میں 20 فیصد اضافہ ہوا ہے جو ایک ریکارڈ ہے اور اس وقت پنجاب میں 15.5 ملین طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ جنوبی پنجاب کے 16 اضلاع میں تقریباً 6 لاکھ طالبات کو ماہانہ وظائف دیئے جا رہے ہیں۔ جو بچے بھٹوں پر کام کرتے تھے اُن کے والدین کو 90 ہزار روپے کے وظائف دیئے جا رہے ہیں۔ اس وقت دانش سکول میں 9300 طلباء وطالبات کو بہترین معیاری تعلیم دی جا رہی ہے اور ان سکولوں کو بین الاقوامی سطح پر بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ ہمارے دانش سکول کے ہی بچے لاس اینجلس میں ایک international competition میں گئے تھے اور وہاں سے ایوارڈ جیت کر آئے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کے PEEF کے رزلٹ 68 فیصد سے بڑھ کر اس سال 86 فیصد ہو گئے ہیں اور میٹرک کے نتائج بھی 77 فیصد سے بڑھ کر 82 فیصد پر گئے ہیں۔ پنجاب وہ واحد صوبہ ہے جس نے باقی صوبوں کو اپنے برابر اور ہم آہنگی پر لانے کے لئے بلوچستان صوبہ کے طلباء کو سکالرشپ فراہم کئے ہیں۔ گوادر اور بلوچستان میں پنجاب حکومت ایک ماڈل سکول تعمیر کر رہی ہے جس کے تمام اخراجات پنجاب حکومت برداشت کر رہی ہے۔ 2021 سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، ایک لاکھ نئے اساتذہ کی میرٹ پر بھرتی کی گئی ہے۔ چنانچہ میں یہاں پر بتانا چاہوں گی کہ ایجوکیشن کی مد میں بہت سارے initiatives لئے گئے ہیں اور جس کی وجہ سے معیار تعلیم بہتر ہوا ہے اور یہ تمام initiatives خادم اعلیٰ پنجاب نے پنجاب کی عوام کی خاطر لئے ہیں اس لئے میں آپ سے request کروں گی کہ حزب اختلاف کی کٹوتی کی تحریک کو مسترد کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے وزیر اعلیٰ کے حق میں نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، آرڈر، آرڈر پلیز۔ اب سوال یہ ہے جو اس کٹوتی کی تحریک کے حق میں ہیں وہ "ہاں" کہیں اور جو اُس کے خلاف ہیں وہ "ناں" کہیں۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"19۔ ارب 86 کروڑ 33 لاکھ 17 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر 9،

"تعلیم" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19- ارب 86 کروڑ 33 لاکھ 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ ضمنی مطالبات زر پر cut motions کے ذریعے کارروائی پانچ بجے تک جاری رہے گی اور باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ (4)144 کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی تو اب ہم با قاعدہ قاعدہ (4)144 کے تحت guillotine کا اطلاق کرتے ہوئے کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

مطالبہ زر نمبر 1

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 9 کروڑ 60 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 2

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 12 کروڑ 64 لاکھ 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 3

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 5 کروڑ 66 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 4

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 5 کروڑ 52 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مطالبہ زر نمبر 5

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2- ارب 75 کروڑ 92 لاکھ 89 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 6

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 82 کروڑ 27 لاکھ 41 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 7

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم 5 کروڑ 25 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے

طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزا یافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 10

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 17- ارب 16 کروڑ 27 لاکھ 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 11

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7- ارب 60 کروڑ 36 لاکھ 19 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 12

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7 کروڑ 65 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال

کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 13

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 69 کروڑ 89 لاکھ 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امور پرورش حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 14

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 15 کروڑ 89 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 15

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 75 کروڑ 88 لاکھ 38 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 16

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 50 کروڑ 3 لاکھ 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 17

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 44 کروڑ 75 لاکھ 64 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 18

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 58 کروڑ 54 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 19

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 10 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 20

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 3 کروڑ 9 لاکھ 97 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 21

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 18 کروڑ 91 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 22

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 2۔ارب 84 کروڑ 59 لاکھ 81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 23

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 19۔ارب 10 کروڑ 47 لاکھ 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر24

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر25

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر26

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد رجسٹریشن برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر27

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 28

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 29

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 30

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 31

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 32

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 33

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 34

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 35

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال

کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "کوئلے اور میڈیکل سٹورز کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 36

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 37

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 38

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 39

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 40

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2018 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے

طور پر بسلسلہ مد" قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ پیش کریں۔

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2017-18

ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Sir, I lay the supplementary schedule of authorized expenditure for the year 2017-18.

MR DEPUTY SPEAKER: The supplementary schedule of authorized expenditure for the year 2017-18 has been laid.

قواعد کی معطلی کی تحریک وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان بلوچستان میں پاک فوج کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شہادت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان میں پاک فوج کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شہادت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان میں پاک

فوج کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شہادت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان میں پاک فوج کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شہادت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف کئے گئے آپریشن کے دوران شہید ہونے والے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناءاللہ کی شجاعت پر شاندار خراج عقیدت کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

مورخہ 16۔ مئی 2018 کو بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف کئے جانے والے آپریشن کے دوران ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ شہید اور تین جوان زخمی ہو گئے۔ آپریشن رد الفساد کے تحت سکیورٹی فورسز کے اس آپریشن میں دو خودکش بمباروں سمیت تین دہشت گرد ہلاک ہو گئے جن میں پولیس اہلکاروں اور ہزارہ برادری کے ایک سو افراد کو قتل کرنے والا دہشت گرد سلمان بادینی بھی شامل ہے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان شہید کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شجاعت پر ان کو شاندار خراج عقیدت پیش کرتا ہے، ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار ہمدردی کرتا ہے نیز زخمی ہونے والے جوانوں کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

مورخہ 16۔ مئی 2018 کو بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف کئے جانے والے آپریشن کے دوران ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ شہید اور تین جوان زخمی ہوگئے۔ آپریشن رد الفساد کے تحت سکیورٹی فورسز کے اس آپریشن میں دو خودکش بمباروں سمیت تین دہشت گرد ہلاک ہوگئے جن میں پولیس اہلکاروں اور ہزارہ برادری کے ایک سو افراد کو قتل کرنے والا دہشت گرد سلمان بادینی بھی شامل ہے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان شہید کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شجاعت پر ان کو شاندار خراج عقیدت پیش کرتا ہے، ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار ہمدردی کرتا ہے نیز زخمی ہونے والے جوانوں کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

مورخہ 16-مئی 2018 کو بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف کئے جانے والے آپریشن کے دوران ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ شہید اور تین جوان زخمی ہوگئے۔ آپریشن رد الفساد کے تحت سکیورٹی فورسز کے اس آپریشن میں دو خودکش بمباروں سمیت تین دہشت گرد ہلاک ہوگئے جن میں پولیس اہلکاروں اور ہزارہ برادری کے ایک سو افراد کو قتل کرنے والا دہشت گرد سلمان بادینی بھی شامل ہے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان شہید کرنل سہیل عابد اور حوالدار ثناء اللہ کی شجاعت پر ان کو شاندار خراج عقیدت پیش کرتا ہے، ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اہل خانہ سے اظہار ہمدردی کرتا ہے نیز زخمی ہونے والے جوانوں کی جلد صحت یابی کے لئے بھی دعا گو ہے۔

یہ ایوان اس طرح کے واقعات میں ملوث دہشت گردوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے اور دہشت گردی کے ذمہ دار تمام افراد، ان کے سرپرستوں اور سہولت کاروں کے خلاف نبرد آزما سکیورٹی فورسز، پولیس اور دیگر سکیورٹی اداروں کی جلد کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، قاعدہ 137 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اسے oppose کرتے ہیں۔ جو ہم قرارداد لاتے ہیں اس کو take up نہیں کیا جاتا لہٰذا یہ بالکل غلط طریقہ ہے کہ آخری اجلاس میں آخری دن قواعد کو معطل کر کے آپ یہاں پنجاب حکومت کے ڈھنڈورے پیٹنے شروع ہو جائیں۔ اگر رانا صاحب یہ پیش کریں گے تو ہم احتجاجاً واک آؤٹ کریں گے۔ یہاں پر بجٹ اور ساری چیزوں پر debate ہوئی ہے لیکن اگر آپ نے نعرے لگانے ہیں تو باہر جا کر لگائیں۔ پنجاب کے ایوان کے اندر وزیر اعلیٰ پورے سال میں چند منٹوں کے لئے آئیں تو اس ایوان کی یہ توہین ہے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ پچھلے پانچ سالوں میں کتنی

دفعہ اس ایوان کے اندر آئے ہیں؟ ہم اس کو oppose کرتے ہیں اور اگر آپ دوبارہ یہ پڑھیں گے تو ہم اس پر واک آؤٹ کرتے ہیں۔

قرارداد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راناصاحب! آپ قرارداد پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے" اور گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

پاکستان میں جمہوری تقاضوں کے مطابق اسمبلیوں کی مدت پوری ہونے پر اظہار مسرت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خاں): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ :

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر اظہار مسرت کرتا ہے کہ پاکستان میں جمہوری تقاضوں کے مطابق موجودہ اسمبلیاں اپنی آئینی مدت پوری کر رہی ہیں۔ یہ ایوان موجودہ پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی پر اپنے مکمل اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پاکستان کے تمام صوبوں کے مقابلے میں صوبہ پنجاب کی کارکردگی سب سے بہتر رہی ہے۔

حکومت پنجاب نے عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے بے شمار عوامی منصوبے شروع کئے جن سے عوام کا معیار زندگی بلند ہوا۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی انتھک، دیانتدارانہ اور مخلص

قیادت میں حکومت پنجاب کی گزشتہ پانچ سال کی ترقی کو دنیا بھر میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور عالمی سطح پر اس کی مثال دی جاتی ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی زیر قیادت پنجاب اسمبلی نے تاریخ ساز قانون سازی کرتے ہوئے 191 قوانین کی منظوری دی جو کہ ایک ریکارڈ ہے اور پاکستان کی تمام اسمبلیوں میں سب سے زیادہ ہے۔

پنجاب اسمبلی کی شاندار کارکردگی کا سہرا قائد ایوان اور کابینہ کے علاوہ سپیکر پنجاب

اسمبلی، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی اور قائد حزب اختلاف کے ساتھ ساتھ تمام ممبران اسمبلی کو جاتا ہے۔

یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف اور پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اعادہ کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار بھی کرتا ہے کہ ان کی قیادت میں پاکستان مسلم لیگ(ن) آئندہ بھی عوامی خدمت کے اس عمل کو آگے بڑھاتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حالیہ بیان کو اپنے معنی پہنا کر بھارتی میڈیا کی ہرزہ سرائی کی مذمت کرتا ہے اور اس ہرزہ سرائی سے متاثر ہو کر اپنی سیاسی دکانداری چمکانے اور میاں محمد نواز شریف کی عوامی مقبولیت سے خوف زدہ مخصوص لابی کی طرف سے منفی مہم جوئی کو یکسر مسترد کرتا ہے اور پُرزور الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان پاکستانی عوام کے محبوب، محب وطن، ایٹمی پاکستان کے خالق اور معاشی طور پر مضبوط پاکستان کے مستقبل کے منصوبے "سی پیک" کے معمار میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان آئندہ انتخابات 2018 کے بروقت، منصفانہ، شفاف اور آزادانہ انعقاد پر زور دیتا ہے نیز الیکشن کمیشن آف پاکستان اور تمام متعلقہ اداروں سے اپنا بھرپور

کردار ادا کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے امید کرتا ہے کہ پاکستان ایک جمہوری پاکستان کے طور پر آگے بڑھے گا"۔ انشاءاللہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر اظہار مسرت کرتا ہے کہ پاکستان میں جمہوری تقاضوں کے مطابق موجودہ اسمبلیاں اپنی آئینی مدت پوری کر رہی ہیں۔ یہ ایوان موجودہ پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی پر اپنے مکمل اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پاکستان کے تمام صوبوں کے مقابلے میں صوبہ پنجاب کی کارکردگی سب سے بہتر رہی ہے۔

حکومت پنجاب نے عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے بے شمار عوامی منصوبے شروع کئے جن سے عوام کا معیار زندگی بلند ہوا۔ پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی انتھک، دیانتدارانہ اور مخلص قیادت میں حکومت پنجاب کی گزشتہ پانچ سال کی ترقی کو دنیا بھر میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور عالمی سطح پر اس کی مثال دی جاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی زیر قیادت پنجاب اسمبلی نے تاریخ ساز قانون سازی کرتے ہوئے 191 قوانین کی منظوری دی جو کہ ایک ریکارڈ ہے اور پاکستان کی تمام اسمبلیوں میں سب سے زیادہ ہے۔

پنجاب اسمبلی کی شاندار کارکردگی کا سہرا قائد ایوان اور کابینہ کے علاوہ سپیکر پنجاب اسمبلی، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی اور قائد حزب اختلاف کے ساتھ ساتھ تمام ممبران اسمبلی کو جاتا ہے۔ یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف اور پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اعادہ کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار بھی کرتا ہے کہ ان کی قیادت میں پاکستان مسلم لیگ(ن) آئندہ بھی عوامی خدمت کے اس عمل کو آگے بڑھاتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حالیہ بیان کو اپنے معنی پہنا کر بھارتی میڈیا کی ہرزہ سرائی کی مذمت کرتا ہے اور اس ہرزہ سرائی سے متاثر ہو کر اپنی سیاسی دکانداری چمکانے اور میاں محمد نواز شریف کی عوامی مقبولیت سے خوف زدہ مخصوص لابی کی طرف سے منفی مہم جوئی کو یکسر مسترد کرتا ہے اور پُر زور الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان پاکستانی عوام کے محبوب، محب وطن، ایٹمی پاکستان کے خالق اور معاشی طور پر مضبوط پاکستان کے مستقبل کے منصوبے "سی پیک" کے معمار میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان آئندہ انتخابات 2018 کے بروقت، منصفانہ، شفاف اور آزادانہ انعقاد پر زور دیتا ہے نیز الیکشن کمیشن آف پاکستان اور تمام متعلقہ اداروں سے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے امید کرتا ہے کہ پاکستان ایک جمہوری پاکستان کے طور پر آگے بڑھے گا"۔ انشاءاللہ

اس قرارداد کی کسی نے مخالفت نہیں کی لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر پر اظہار مسرت کرتا ہے کہ پاکستان میں جمہوری تقاضوں کے مطابق موجودہ اسمبلیاں اپنی آئینی مدت پوری کر رہی ہیں۔ یہ ایوان موجودہ پنجاب حکومت کی پانچ سالہ کارکردگی پر اپنے مکمل اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران پاکستان کے تمام صوبوں کے مقابلے میں صوبہ پنجاب کی کارکردگی سب سے بہتر رہی ہے۔

حکومت پنجاب نے عوام الناس کی فلاح و بہبود کے لئے بے شمار عوامی منصوبے شروع کئے جن سے عوام کا معیار زندگی بلند ہوا۔ پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی انتھک، دیانتدارانہ اور مخلص قیادت

میں حکومت پنجاب کی گزشتہ پانچ سال کی ترقی کو دنیا بھر میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور عالمی سطح پر اس کی مثال دی جاتی ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی زیر قیادت پنجاب اسمبلی نے تاریخ ساز قانون سازی کرتے ہوئے 191 قوانین کی منظوری دی جو کہ ایک ریکارڈ ہے اور پاکستان کی تمام اسمبلیوں میں سب سے زیادہ ہے۔

پنجاب اسمبلی کی شاندار کارکردگی کا سہرا قائد ایوان اور کابینہ کے علاوہ سپیکر پنجاب اسمبلی، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی اور قائد حزب اختلاف کے ساتھ ساتھ تمام ممبران اسمبلی کو جاتا ہے۔

یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف اور پاکستان مسلم لیگ(ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اعادہ کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار بھی کرتا ہے کہ ان کی قیادت میں پاکستان مسلم لیگ(ن) آئندہ بھی عوامی خدمت کے اس عمل کو آگے بڑھاتی رہے گی۔

یہ ایوان پاکستان مسلم لیگ(ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کے حالیہ بیان کو اپنے معنی پہنا کر بھارتی میڈیا کی ہرزہ سرائی کی مذمت کرتا ہے اور اس ہرزہ سرائی سے متاثر ہو کر اپنی سیاسی دکانداری چمکانے اور میاں محمد نواز شریف کی عوامی مقبولیت سے خوف زدہ مخصوص لابی کی طرف سے منفی مہم جوئی کو یکسر مسترد کرتا ہے اور پُر زور الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہے۔

یہ ایوان پاکستانی عوام کے محبوب، محب وطن، ایٹمی پاکستان کے خالق اور معاشی طور پر مضبوط پاکستان کے مستقبل کے منصوبے "سی پیک" کے معمار میاں محمد نواز شریف کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان آئندہ انتخابات 2018 کے بروقت، منصفانہ، شفاف اور آزادانہ انعقاد پر زور دیتا ہے نیز الیکشن کمیشن آف پاکستان اور تمام متعلقہ اداروں سے اپنا بھرپور کردار ادا

کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے امید کرتا ہے کہ پاکستان ایک جمہوری پاکستان کے طور پر آگے بڑھے گا۔" انشاءاللہ

وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! شکریہ۔ میری آپ سے اور وزیر قانون سے request ہے کہ اگر اس قرارداد میں اسمبلی سٹاف کا بھی ذکر کر دیا جائے کیونکہ ہمارا جو ماحول یہاں رہا ہے اس میں سیکرٹری اسمبلی اور ان کی ساری ٹیم ہے تو یہ بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسمبلی کے پورے سٹاف اور ہمارے ساتھ جتنے لوگ related ہیں ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(قرارداد منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس مرحلہ پر کہ موجودہ معزز ایوان کی آئینی مدت مکمل ہونے جا رہی ہے اور غالباً یا یقیناً آج ہمارا last session ہے تو اس موقع پر میں اپنی جانب سے بھی اور قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف کی جانب سے بھی ایوان کے تمام معزز ممبران کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا اور بالخصوص قائد حزب اختلاف اور جو ہمارے معزز ممبران جن کا اپوزیشن سے تعلق ہے، ان کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! یہ بات کافی وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ معزز ایوان قائم رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم میں سے کچھ ہوں گے لیکن شاید سب نہ ہوں اور ہم میں سے کچھ اور ہمارے ساتھی ہمارے بھائی ہوں تو اس مرحلے پر خاص طور پر ہمارے اپوزیشن کے ممبران، چونکہ اس ایک لمبے عرصے میں ایسا ہو نہیں سکتا کہ کوئی مشکل یا متنازعہ بات نہ ہوئی ہو۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً اپوزیشن کے ممبران کے بھی یہی جذبات ہوں گے کہ ہر معزز ممبر انتہائی عزت اور احترام کے لائق ہے اور اس دوران حکومتی بنچز کی طرف سے، ہماری کابینہ کی طرف سے اگر کسی مرحلے پر بھی اپوزیشن سے متعلق کوئی ایسی بات ہوئی جس سے

ان کی دل آزاری ہوئی تو میں اپنی طرف سے اور حکومتی بنچز کی طرف سے بھی اس پر معذرت خواہ ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہیں اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جب کبھی بھی اگر کوئی ایسا مرحلہ آیا جس طرح سے ابھی آج بھی تھوڑی دیر پہلے ایسی ہی بات ہوئی تھی یقیناً ان کی نیت میں بھی ایسی بات نہیں تھی ایک on the spur of the moment میں کوئی بات ہو جاتی ہے تو بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی کھلے دل سے، کیونکہ ان پانچ سالوں میں بہت سی اچھی یادیں اور درمیان میں کچھ کچھ تلخ مرحلے بھی ہیں تو میری معزز ایوان میں موجود تمام اپنے بھائیوں سے بھی، لیڈر آف اپوزیشن سے بھی اور اپوزیشن کے معزز ممبران سے بھی گزارش ہے کہ وہ اچھی باتوں کو یاد رکھیں اور تلخ لمحات کو آج ہی اپنے دل سے نکال دیں۔ ان کی طرف سے بھی جو یہاں پر مثبت ہوا وہ ہمیشہ ہماری یادداشت کا حصہ رہے گا اور جو مثبت نہیں ہوا اسے ہم کبھی بھی یاد کرنا نہیں چاہیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس موقع پر اسمبلی کا جو سٹاف ہے، جو سیکرٹری صاحبان ہیں میں خصوصی طور پر اس پورے سٹاف کا اور سکیورٹی سٹاف کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! مجھے یہاں پر مختلف ادوار میں منتخب ہو کر آتے تقریباً 28 سال ہو گئے ہیں۔ میں 1990 میں پہلی دفعہ اس ایوان میں داخل ہوا تھا تو میں نے یہ اس وقت سے دیکھا ہے کہ اس اسمبلی میں کام کرنے والا جو سٹاف ہے اس کا ہر ممبر کے ساتھ، میں نے اپوزیشن کا دور بھی دیکھا ہے میں نے ٹریژری میں بھی دیکھا ہے کہ ایک نائب قاصد سے لے کر سیکرٹری تک ہر سٹاف کا روّیہ ایسا ہی رہا ہے کہ ایک ممبر کو اس معزز ایوان میں اور اس بلڈنگ میں آ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ واقعی وہ ایک VIP ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس ممبر نے ہمیشہ تعاون پایا ہے اور ہمیشہ عزت پائی ہے۔ اس کے اوپر میں سٹاف کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کروں گا۔ اگر اس سے پہلے ہماری محترمہ فنانس منسٹر صاحبہ نے تنخواہ دینے کے بارے میں announce نہیں کیا تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ مجھے ابھی سیکرٹری اسمبلی نے بتایا ہے کہ تنخواہ کی سمری sign ہو گئی ہے تو بہر حال اس سمری کو انشاء اللہ اگلے تین دن میں نکلوا دیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ جو پریس گیلری میں ہمارے دوست بیٹھے ہیں میں پورے معزز ایوان کے ہر رکن کی طرف سے including ٹریژری، اپوزیشن، سٹاف کی طرف سے اور آپ کی طرف سے بھی ان تمام معزز بھائیوں کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کروں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ہمارے وہ بھائی ہیں، اس معزز ایوان میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اگر ہمارے لوگوں تک نہ پہنچے، وہ ہمارے ووٹرز تک نہ پہنچے تو شاید اس کی وہ افادیت نہ ہو جو کہ اس کی ہونی چاہئے۔ پریس گیلری کے ہمارے یہ وہ دوست ہیں جنہوں نے یہاں پر ہمارے الفاظ کو، ہماری ہر کاوش کو ہمارے ووٹرز تک، ہمارے اضلاع تک اور ہمارے حلقوں تک پہنچائے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی بڑی خدمت ہے اس معزز ایوان کی، اس جمہوری عمل کی، جمہوریت کی، rule of law اور rule of Constitution کی کہ ہمارے معزز صحافی بھائیوں کے role کو کسی طور پر بھی ایک طرف نہیں کیا جا سکتا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ باقی تمام چیزیں ایک طرف اور ان کا role اس سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ میں دوبارہ سے پریس گیلری میں موجود تمام احباب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں میرے Cabinet colleagues اور ٹریژری بنچز کے colleagues ہیں ان سے بھی اس بات پر کہ اس معاملے میں کبھی کبھار ایسا مرحلہ آتا ہے کہ ایک ایسی بات جو تھوڑی قدرے تلخ ہو وہ کرنی پڑتی ہے تو یہ ہوتی رہی ہیں لیکن یہ ایک لمبا عرصہ تھا اور اس دوران مختلف مرحلے پیش آتے رہے ہیں۔ بہر حال کسی بھی مرحلے پر اگر کسی بھی بات سے میرے کسی بھی بھائی کو اگر کوئی دکھ پہنچا ہو تو میں اس کے اوپر بھی معذرت خواہ ہوں۔ میں امید اور یقین رکھتا ہوں کہ ہمارا یہ تعلق، ہمارا یہ پیار جو ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ملک کی، قوم کی اور اس صوبے کی خدمت کرنے کے مزید مواقع فراہم کرے گا۔ میں اسی کے ساتھ جناب آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتے ہوئے ان تمام اپنے بھائیوں کو اور اس معزز ایوان کو آئندہ دوبارہ کامیابی کی دعا دیتے ہوئے خدا حافظ کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تعزیت

سابق ممبر اسمبلی سردار امان اللہ خان دریشک کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! 2008 میں بھی ہمارے ساتھ ہمارے بزرگ سردار امان اللہ خان دریشک اس ایوان کا حصہ رہے ہیں اور اس سے پہلے بھی وہ دو تین دفعہ elect ہوئے ہیں تین دن پہلے وہ اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر یہاں پر موجود ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کروا دیں۔ سردار امان اللہ خان دریشک راجن پور سے ہمارے colleague رہے ہیں ان کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر نے سردار امان اللہ خان دریشک
کے لئے دعائے مغفرت کرائی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(107)/2018/1762. Dated: 18th May 2018. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **17th May 2018** ***(Thursday)*** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the
17th May 2018

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 33

-The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 (Bill No. 22 of 2018)

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-14th May, 2018 3
-15th May, 2018 25
-16th May, 2018 63
-17th May, 2018 159

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Details about area of and fund granted to Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9466*)* 98
-Details about subsidy granted for tunnel farming *(Question No. 9640*)* 85
-INQUIRY AGAINST FORMER PRINCIPAL AGRICULTURE UNIVERSITY TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 9750*)* 90
-Offices and budget of Agriculture Department in Lahore *(Question No. 9707*)* 105
-Offices and employees of Agriculture Department in Gujrat city *(Question No. 9726*)* 108
-Provision of solar tube wells to farmers *(Question No. 9639*)* 78
-Purchase of bulldozers of Agriculture Department in Bahawalpur, Multan and Dera Ghazi Khan *(Question No. 9737*)* 110
-Step taken to make the salted and water logged land cultivatable in Sahiwal *(Question No. 8861*)* 74

AHMED SAEED, QAZI

question REGARDING-

-CT Scane and medical tests in Shaikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 9694*)* 51

AKHTAR ALI, BAO

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 16 of 2018) 32

	PAGE NO.
AKMAL SAIF CHATTHA, MR. *(Parliamentary Secretary for Environment Protection)*	
Answer to the question REGARDING-	93
-AIR AND WATER POLLUTION IN GUJRAT *(QUESTION NO. 9725*)*	
ASIF MEHMOOD, MR.	
DISCUSSION On-	
	204
-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18	
QUORUM-	117
-INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON 16TH MAY, 2018	154
	215
report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-	
-Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9)	
SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18	
DISCUSSION ON-	
-Police	
AUTHORITIES-	
-Of the House	5
AYESHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*	
BUDGET-	
-Speech on Supplementary Budget for the year 2017-18	17, 209
SCHEDULE of-	
-Supplementary Budget and Revised Accounts for 2017-18 *(Laid in the House)*	22
-Supplementary Schedule of Authorized expenditures for the year 2017-18 *(Laid in the House)*	243
SUPPLEMENTARY DEMANDS FOR GRANTS FOR 2017-18	
DISCUSSION ON-	
-Education	221
-Police	213

B

BILLS -	
-The Drugs Punjab (Amendment) Bill 2018 *(Introduced, Considered and passed by the House)*	118, 119-121
-The Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)*	140-142
-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018	

PAGE NO.

(Considered and passed by the House) 151-153
-The Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 138-139
-The Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018 *((Introduced, Considered and passed by the House)* 125,126-128
-The Punjab Fertilizers Bill 2018 *(Introduced in the House)* 118
-The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 132-134
-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 148-150
-The Punjab Legal Aid Bill 2018 *(Introduced, Considered and passed by the House)* 121,122-124
-The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 135-137
-The Punjab Witness Protection Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 128-131
-The Registration (Punjab Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 142-145
-The Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 145-148

BUDGET-
-Speech by Finance Minister on Supplementary Budget for the year 2017-18 17
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2017-18 171-209

C

CABINET-
-OF THE PUNJAB 5

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB
-SEE UNDER MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN

D

DISCUSSION AND VOTING ON SUPPLEMENTARY DEMANDS FOR GRANTS FOR 2017-18 regarding-
-Education 221
-Police 213, 220

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

PAGE NO.

questions REGARDING- 96
-Budget of Environment Protection Department of 2017-18 in district Faisalabad *(Question No. 9667*)* 112
-Cases registered in Shalamar Police Station in March 2017 *(Question No. 9138*)*

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 92

-AIR AND WATER POLLUTION IN GUJRAT *(QUESTION NO. 9725*)* 96
104
-Budget of Environment Protection Department of 2017-18 in district Faisalabad *(Question No. 9667*)* 101
-Condition of air and water pollution in Gujrat *(Question No. 9702*)* 112
-Employees in Environment Protection Department of Sheikhupura and Nankana *(Question No. 9674*)*
-Number of factories in PP-130, district Sialkot *(Question No. 9038*)*

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

point of order REGARDING-
-Admiration of performance of the House on completion of constitutional period of the Assembly 169

55
questions REGARDING-
101
-Building and staff of BHU and RHC in PP-159, Lahore *(Question No. 9758*)*
-Employees in Environment Protection Department of Sheikhupura and Nankana *(Question No. 9674*)* 49
-Nonpayment of salaries to employees of Services Hospital Lahore according to new pay scales *(Question No. 9679*)* 105
-Offices and budget of Agriculture Department in Lahore *(Question No. 9707*)*

PAGE NO.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-*** 255

-On sad demise of Ex MPA Sardar Aman Ullah Khan Drishak

h

Home department-

questions REGARDING- 100

-Budget of Safe City Project Lahore and crime ratio *(Question No. 9236*)* 112

-Cases registered in Shalamar Police Station in March 2017 (*Question No. 9138*)* 113

-Details about duty of Traffic Wardens in Lahore city *(Question No. 9401*)* 103

-Details about traffic management in Lahore *(Question No. 9398*)* 96

-Incidents of blasts of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)*

I

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Minister for Primary & Secondary Healthcare)*

Answers to the questions REGARDING- 56

-Building and staff of BHU and RHC in PP-159, Lahore *(Question No. 9758*)* 40

-Dispensaries in PP-73 Chiniot *(Question No. 9505*)*

-Filling of vacant posts of Charge Nursing and other staff *(Question No. 9506*)* 42

-Medical staff in hospitals of PP-112, Gujrat *(Question No. 9766*)* 57

-Number of hospitals in PP-111, Gujrat and budget thereof *(Question No. 9723*)* 48

-Posting of officer of Grade 17 against the post of grade 19 in THQ Hospital Kamalia *(Question No. 9713*)* 45

-Provision of free medicines in Health Centres and Hospitals *(Question No. 9733*)* 53

-Revamping of DHQ and THQ Hospitals in Toba Tek Singh *(Question No. 9728*)* 51

-Upgradation of RHC Satrah PP-128, district Sialkot *(Question No. 9715*)* 46

-Vacant posts of Medical Officers and Paramedical staff in THQ Hospital Lahore *(Question No. 9734*)* 54

IMRAN ZAFAR, HAJI

questions REGARDING- 92

104

-AIR AND WATER POLLUTION IN GUJRAT *(QUESTION*

PAGE

NO.

NO. 9725*) 47

-Condition of air and water pollution in Gujrat *(Question No. 9702*)*

-Number of hospitals in PP-111, Gujrat and budget thereof *(Question No. 9723*)* 108

-Offices and employees of Agriculture Department in Gujrat city *(Question No. 9726*)*

K

KHADIJA UMAR, MRS.

SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18

DISCUSSION ON-

-Education 225

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 117, 118

BILLS *(Discussed upon)-*

-The Drugs Punjab (Amendment) Bill 2018 140

-The Explosive Substances (Punjab Amendment) Bill 2018 151

-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority Bill 2018 138

-The Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018 123

-The Punjab Criminal Prosecution Service Inspectorate Bill 2018 118

-The Punjab Fertilizers Bill 2018 130

-The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 148

-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018 120

-The Punjab Legal Aid Bill 2018 135

-The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 128

-The Punjab Witness Protection Bill 2018 142

-The Registration (Punjab Amendment) Bill 2018 145

-The Registration (Punjab Second Amendment) Bill 2018

MOTIONS regarding-

-Suspension of rules for consideration and passage of bills 118,122,125,131,134,137

L

LEADER OF OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

M

MADIHA RANA, MRS.

question REGARDING-

PAGE NO.

-Details about area of and fund granted to Agriculture University Faisalabad *(Question No. 9466*)* 98

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*

DISCUSSION ON-

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 171

points of order REGARDING-

-Demand for out of turn taking up resolution about statement by Ex-Prime Minister Nawaz Sharif against national safety 29

-Problems faced by people due to load-shedding 71

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Seceretary for Higher Education)*

SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18

DISCUSSION ON-

-Education 228

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Muhammad Naeem Akhtar Khan Bhabha, Mr.

MINISTER FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS

-SEE UNDER ZAEEM HUSSIAN QADRI, SYED

Minister for Environment Protection

-See under Zakia Shahnawaz Khan, Mrs.

MINISTER FOR FINANCE

-See under Ayesha Ghaus Pasha, Dr.

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-See under Khalil Tahir Sindhu, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE

-See under Imran Nazir, Khawaja

MINISTER FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Salman Rafiq, Khawaja

MOTIONS regarding-

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF RESOLUTIONS 243,246

-SUSPENSION OF RULES FOR CONSIDERATION AND PASSAGE OF BILLS 118,122,125,131,134,137

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION ON-

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 199

SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18
DISCUSSION ON-
-Police 214

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 16th May, 2018 78, 148

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.
DISCUSSION ON-

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 201

questions REGARDING-
-Medical staff in hospitals of PP-112, Gujrat *(Question No. 9766*)* 56
-Posting of officer of Grade 17 against the post of grade 19 in THQ Hospital Kamalia *(Question No. 9713*)* 44
-Step taken to make the salted and water logged land cultivatable in Sahiwal *(Question No. 8861*)* 74

MUHAMMAD HASSAAN RIAZ, MR. *(Parliamentary Secretary for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answer to the question REGARDING-
-Beds and doctors in Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate Lahore *(Question No. 9310*)* 34

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

questions REGARDING-
-Dispensaries in PP-73 Chiniot *(Question No. 9505*)* 39
-Filling of vacant posts of Charge Nursing and other staff *(Question No. 9506*)* 41

MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
DISCUSSION ON-

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 185

MUHAMMAD NAEEM AKHTAR KHAN BHABHA, MR. *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING-
-Details about area of and fund granted to Agriculture University 98

PAGE NO.

Faisalabad *(Question No. 9466*)* 86
-Details about subsidy granted for tunnel farming *(Question No. 9640*)* 91

-INQUIRY AGAINST FORMER PRINCIPAL AGRICULTURE UNIVERSITY TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 9750*)* 105

-Offices and budget of Agriculture Department in Lahore *(Question No. 9707*)* 109
-Offices and employees of Agriculture Department in Gujrat city *(Question No. 9726*)* 79
-Provision of solar tube wells to farmers *(Question No. 9639*)* 111
-Purchase of bulldozers of Agriculture Department in Bahawalpur, Multan and Dera Ghazi Khan *(Question No. 9737*)* 75
-Step taken to make the salted and water logged land cultivatable in Sahiwal *(Question No. 8861*)*

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN

DISCUSSION ON-

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 190

questions REGARDING-

-Details about subsidy granted for tunnel farming *(Question No. 9640*)* 85
-Provision of solar tube wells to farmers *(Question No. 9639*)* 78
-Revamping of DHQ and THQ Hospitals in Toba Tek Singh *(Question No. 9728*)* 50

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.

question REGARDING-

-INQUIRY AGAINST FORMER PRINCIPAL AGRICULTURE UNIVERSITY TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 9750*)* 90

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-

-Budget of Safe City Project Lahore and crime ratio *(Question No. 9236*)* 100
-Cases registered in Shalamar Police Station in March 2017 (*Question No. 9138*)* 113
-Details about duty of Traffic Wardens in Lahore city *(Question No. 9401*)* 113
-Details about traffic management in Lahore *(Question No. 9398*)* 103
-Incidents of blasts of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)* 96

MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION ON-
-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 188

MURAD RAAS, DR.
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 15th May, 2018 59

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-14th May, 2018 14
-15th May, 2018 28
-16th May, 2018 70
-17th May, 2018 168

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18
DISCUSSION ON-
-Education 222

NAUSHEEN HAMID, DR.
questions REGARDING-
-Beds and doctors in Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate Lahore *(Question No. 9310*)* 34
-Facilities for treament of psychiatry patients and addicted persons in Lahore *(Question No. 9313*)* 47

NIGHAT SHEIKH, MS.
questions REGARDING-
-Area of and estblishment of Amir-ud-Din Medical College Lahore *(Question No. 9263*)* 42
-Number of factories in PP-130, district Sialkot *(Question No. 9038*)* 112

NOTIFICATION of-
-Appointment of time and date for presentation of Supplementary Budget Statement for the financial year 2017-18 1
-Prorogation of 36th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th May, 2018 255
-Summoning of 36th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th May, 2018 1

O

OFFICERS-
-Of the House 11

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 36th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th May, 2018 15

Parliamentary Secretaries- 9

-OF THE PUNJAB

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENVIRONMENT PROTECTION

-See under Akmal Saif Chattha, Mr.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HIGHER EDUCATION

-See under Mehwish Sultana, Ms.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Muhammad Hassaan Riaz, Mr.

PAGE NO.

points of order REGARDING-
-Admiration of performance of the House on completion of constitutional period of the Assembly 169
-Congratulation to House for passing the bill of Compulsory Education of Holy Quran in schools 116
-Demand for out of turn taking up resolution about statement by 29
Ex-Prime Minister Nawaz Sharif against national safety 71
-Problems faced by people due to load-shedding

Primary & Secondary Healthcare Department-
55
questions REGARDING- 39
-Building and staff of BHU and RHC in PP-159, Lahore *(Question No. 9758*)*
-Dispensaries in PP-73 Chiniot *(Question No. 9505*)* 41
-Filling of vacant posts of Charge Nursing and other staff 56
(Question No. 9506)*
-Medical staff in hospitals of PP-112, Gujrat *(Question No. 9766*)* 47
-Number of hospitals in PP-111, Gujrat and budget thereof
(Question No. 9723)* 44
-Posting of officer of Grade 17 against the post of grade 19
in THQ Hospital Kamalia *(Question No. 9713*)* 53
-Provision of free medicines in Health Centres and Hospitals
(Question No. 9733)* 50
-Revamping of DHQ and THQ Hospitals in Toba Tek Singh 46
(Question No. 9728)*
-Upgradation of RHC Satrah PP-128, district Sialkot *(Question No. 9715*)* 54
-Vacant posts of Medical Officers and Paramedical staff in THQ Hospital Lahore *(Question No. 9734*)*

Prorogation-
255
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 36TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY

OF THE PUNJAB COMMENCED ON 14TH MAY, 2018

Q

questions REGARDING-
AGRICULTURE DEPARTMENT-
-Details about area of and fund granted to Agriculture University 98
85

PAGE NO.

Faisalabad *(Question No. 9466*)*
-Details about subsidy granted for tunnel farming *(Question No. 9640*)* 90

-INQUIRY AGAINST FORMER PRINCIPAL AGRICULTURE UNIVERSITY TOBA TEK SINGH 105
(QUESTION NO. 9750*) 108
78
-Offices and budget of Agriculture Department in Lahore *(Question No. 9707*)*
110
-Offices and employees of Agriculture Department in Gujrat city *(Question No. 9726*)*
74
-Provision of solar tube wells to farmers *(Question No. 9639*)*
-Purchase of bulldozers of Agriculture Department in Bahawalpur, Multan and Dera Ghazi Khan *(Question No. 9737*)* 92
-Step taken to make the salted and water logged land cultivatable in Sahiwal *(Question No. 8861*)* 96

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT- 104

-AIR AND WATER POLLUTION IN GUJRAT *(QUESTION NO. 9725*)* 101
112
-Budget of Environment Protection Department of 2017-18 in district Faisalabad *(Question No. 9667*)*
100
-Condition of air and water pollution in Gujrat *(Question No. 9702*)*
-Employees in Environment Protection Department of Sheikhupura and Nankana *(Question No. 9674*)* 112
113
-Number of factories in PP-130, district Sialkot *(Question No. 9038*)* 103
96

Home department-

-Budget of Safe City Project Lahore and crime ratio 55
(Question No. 9236)* 39
-Cases registered in Shalamar Police Station in March 2017 (*Question No. 9138*)* 41
-Details about duty of Traffic Wardens in Lahore city *(Question No. 9401*)* 56
-Details about traffic management in Lahore *(Question No. 9398*)*
-Incidents of blasts of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)* 47

Primary & Secondary Healthcare Department- 44

-Building and staff of BHU and RHC in PP-159, Lahore *(Question No. 9758*)*
-Dispensaries in PP-73 Chiniot *(Question No. 9505*)* 53
-Filling of vacant posts of Charge Nursing and other staff *(Question No. 9506*)* 50
-Medical staff in hospitals of PP-112, Gujrat *(Question No. 9766*)* 46
-Number of hospitals in PP-111, Gujrat and budget thereof *(Question No. 9723*)* 54

PAGE NO.

-Posting of officer of Grade 17 against the post of grade 19 in THQ Hospital Kamalia *(Question No. 9713*)*
-Provision of free medicines in Health Centres and Hospitals *(Question No. 9733*)* 42
-Revamping of DHQ and THQ Hospitals in Toba Tek Singh *(Question No. 9728*)* 34
-Upgradation of RHC Satrah PP-128, district Sialkot *(Question No. 9715*)*
-Vacant posts of Medical Officers and Paramedical staff in THQ Hospital Lahore *(Question No. 9734*)* 51

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT- 47

-Area of and estblishment of Amir-ud-Din Medical College Lahore *(Question No. 9263*)* 41
-Beds and doctors in Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate Lahore 49
(Question No. 9310)* 39
-CT Scane and medical tests in Shaikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 9694*)*
-Facilities for treament of psychiatry patients and addicted persons in Lahore *(Question No. 9313*)*
-Installation of Incinerator in Bahawalpur to dispose of waste of hospitals *(Question No. 9175*)*
-Nonpayment of salaries to employees of Services Hospital Lahore according to new pay scales *(Question No. 9679*)*
-Traning institutions of Midwives in Punjab *(Question No. 9075*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-15th May, 2018 59
-16th May, 2018 78, 117, 148

PAGE NO.

R

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-14th May, 2018 13
-15th May, 2018 27
-16th May, 2018 69
-17th May, 2018 167

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Starred Question No. 8383 asked by Mr. Asif Mehmood, MPA (PP-9) 154
-The Punjab Boned Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 19 of 2018) 32
-The Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 16 of 2018) 32
-The Punjab University of Technology Rasul Bill 2018 (Bill No. 22 of 2018) 33

resolutions REGARDING-
-PAYMENT OF TRIBUTE TO COL. SOHAIL ABID AND HAWALDAR SANA ULLAH MARTYRED DURING OPERATION AGAINST TERRORISTS IN BALOCHISTAN 244
-Show of satisfaction on completion of constitutional period of Assemblies in Pakistan 248

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
DISCUSSION ON-
-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 207

SALMAN RAFIQ, KHAWAJA (*Minister for Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Area of and estblishment of Amir-ud-Din Medical College Lahore *(Question No. 9263*)* 43
-CT Scane and medical tests in Shaikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 9694*)* 52
-Facilities for treament of psychiatry patients and addicted persons 47

PAGE NO.

in Lahore *(Question No. 9313*)* 41
-Installation of Incinerator in Bahawalpur to dispose of waste of hospitals *(Question No. 9175*)* 49
-Nonpayment of salaries to employees of Services Hospital Lahore according to new pay scales *(Question No. 9679*)* 39
-Traning institutions of Midwives in Punjab *(Question No. 9075*)*

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

MOTIONS regarding-

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF RESOLUTIONS 243, 246

resolutions REGARDING-

-Payment of tribute to Col. Sohail Abid and Hawaldar Sana Ullah martyred during operation against terrorists in Balochistan 244
-Show of satisfaction on completion of constitutional period of Assemblies in Pakistan 248

SUPPLEMENTARY DEMAND FOR GRANT FOR 2017-18

DISCUSSION ON-

-Police 218

SCHEDULE of-

-Supplementary Budget and Revised Accounts for 2017-18 *(Laid in the House)* 22
-Supplementary Schedule of Authorized expenditures for the year 2017-18 *(Laid in the House)* 243

SHAZIA KAMRAN, MRS.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-The Punjab Boned Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2018 (Bill No. 19 of 2018) 32

SHUNILA RUTH, MS.

questions REGARDING-

-Budget of Safe City Project Lahore and crime ratio *(Question No. 9236*)* 100
-Details about duty of Traffic Wardens in Lahore city *(Question No. 9401*)* 113
-Details about traffic management in Lahore *(Question No. 9398*)* 103
-Incidents of blasts of substandard gas cylinders *(Question No. 9165*)* 96
-Traning institutions of Midwives in Punjab *(Question No. 9075*)* 38

SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 42

PAGE NO.

-Area of and estblishment of Amir-ud-Din Medical College Lahore *(Question No. 9263*)* 34
-Beds and doctors in Nawaz Sharif Hospital Yaki Gate Lahore *(Question No. 9310*)* 51
-CT Scane and medical tests in Shaikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan *(Question No. 9694*)* 47
-Facilities for treament of psychiatry patients and addicted persons in Lahore *(Question No. 9313*)* 41
-Installation of Incinerator in Bahawalpur to dispose of waste of hospitals *(Question No. 9175*)* 49
-Nonpayment of salaries to employees of Services Hospital Lahore according to new pay scales *(Question No. 9679*)* 39
-Traning institutions of Midwives in Punjab *(Question No. 9075*)*

SPEECH-

-By Finance Minister on Supplementary Budget for the year 2017-18 17

SUMMONING-

-Notification of summoning of 36th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th May, 2018 1

SUPPLEMENTARY DEMANDS FOR GRANTS FOR 2017-18

DISCUSSION AND VOTING-

-Administration of Justice 232
-Agricultural Development & Research 242
-Agriculture 233
-Charges on Account of Motor Vehicle Acts 231
-Civil Defence 236
-Civil Works 235
-Communications 235
-Cooperation 234
-Development 241
-Education 221
-Fisheries 233
-Forests 231
-General Administration 239
-Government Buildings 242
-Health Services 233
-Housing and Physical Planning Department 240
-Industries 234
-Irrigation and Land Reclamation 232
-Irrigation Works 237
-Jails and convicts settlements 232
-Land Revenue 230
-Loans for Municipalities/Autonomous Bodies etc. 243
-Miscellaneous 228
-Miscellaneous Departments 235, 241

	PAGE NO.
-Museums	239
-Opium	237
-Other Taxes and Duties	238
-Pension	234
-Police	213, 220
-Provincial Excise	231
-Public Health	239
-Registration	238
-Relief	240
-Roads & Bridges	237
-Stamps	238
-State Trading in Foodgrains and Sugar	236
-State Trading in Medical Store and Coal	241
-Stationery & Printing	236
-Subsidies	240
-Town Development	242
-Veterinary	234

T

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING-

-Provision of free medicines in Health Centres and Hospitals *(Question No. 9733*)* 53

-Vacant posts of Medical Officers and Paramedical staff in THQ Hospital Lahore *(Question No. 9734*)* 54

TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.

question REGARDING-

-Upgradation of RHC Satrah PP-128, district Sialkot *(Question No. 9715*)* 46

U

UMAR FAROOQ, HAJI, MALIK

DISCUSSION ON-

-SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 192

point of order REGARDING-

-Congratulation to House for passing the bill of Compulsory Education of Holy Quran in schools 116

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

PAGE NO.

questions REGARDING-

-Installation of Incinerator in Bahawalpur to dispose of waste of hospitals *(Question No. 9175*)* 41

-Purchase of bulldozers of Agriculture Department in Bahawalpur, Multan and Dera Ghazi Khan *(Question No. 9737*)* 110

Z

ZAEEM HUSSIAN QADRI, SYED *(Minister for Auqaf & Religious Affairs)*

point of order REGARDING- 73

-PROBLEMS FACED BY PEOPLE DUE TO LOAD SHEDDING

Zakia Shahnawaz Khan, Mrs. ***(MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION)***

Answers to the questions REGARDING-

-Budget of Environment Protection Department of 2017-18 in district Faisalabad *(Question No. 9667*)* 97

-Condition of air and water pollution in Gujrat *(Question No. 9702*)* 104

-Employees in Environment Protection Department of Sheikhupura and Nankana *(Question No. 9674*)* 101

-Number of factories in PP-130, district Sialkot *(Question No. 9038*)* 112